

تحفة دار الشرف

مؤلفه

واعظ سحر البيان، شيخ الحديث حضرت علامہ صیّب البشر خیرمی

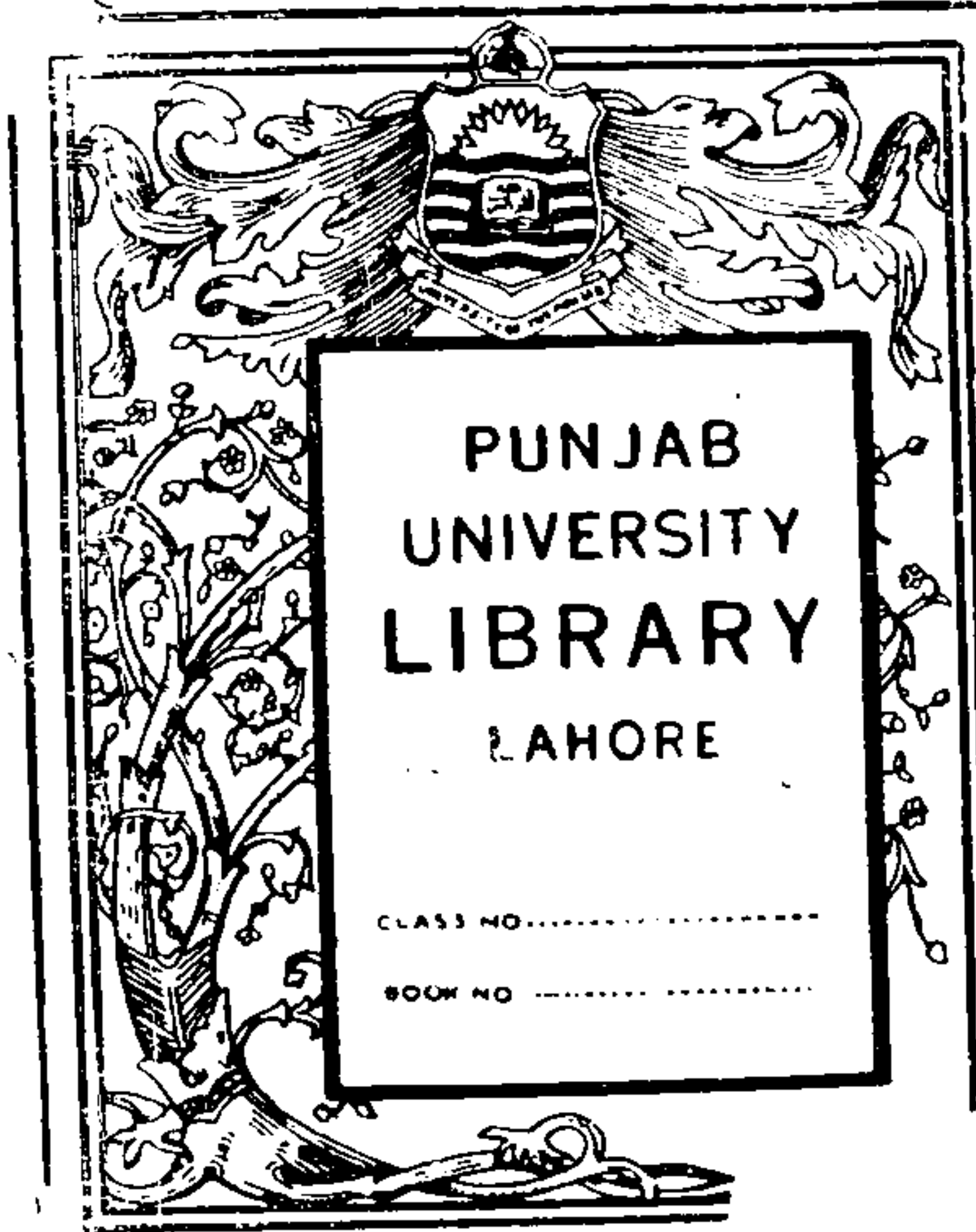
رنگون

4338

ذخیرہ صاحبزادہ میاں گمیل احمد شرقپوری، نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

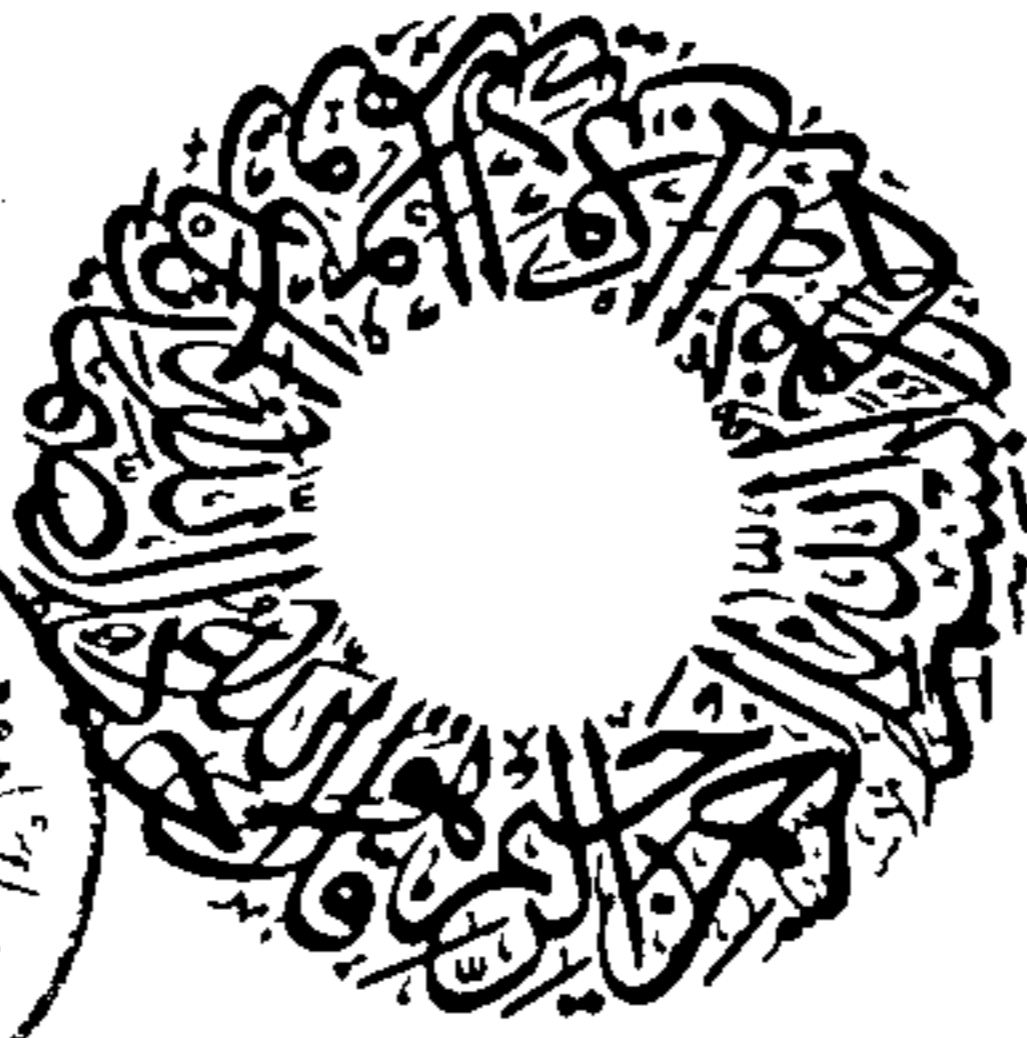
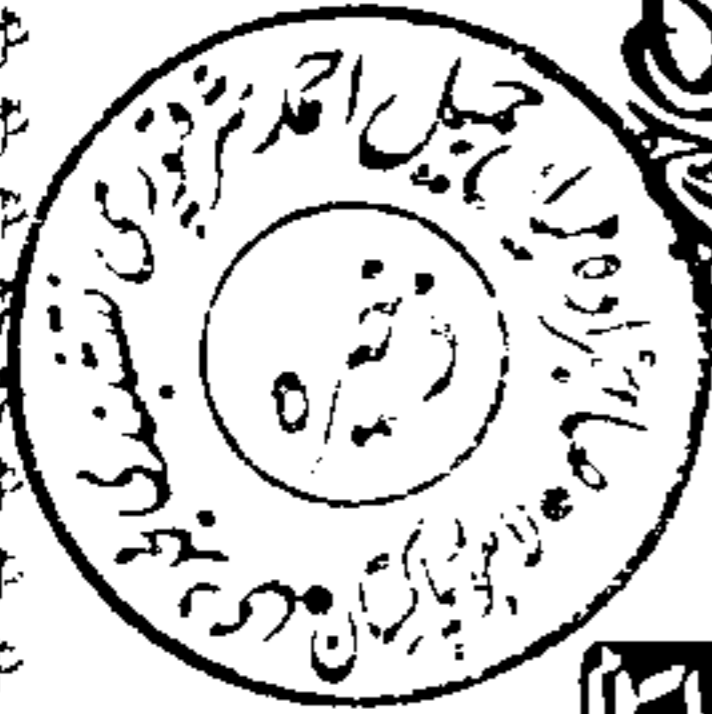
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا



S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

Decorative border at the top of the page.

2017



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَدْرَسَةُ اَهْلِ السُّنَنِ وَالْجَمَاعَةِ
لَاہُور

تحفہ در شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان، شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیرتی

رنگون

مکتبہ مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
انڈونیشیا، کراچی، لاہور، پورٹ بکیر

Decorative border at the bottom of the page.



87657

~~87657~~

- نام کتاب: _____ صل علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
- مترجم: _____ شیخ الحدیث علامہ صیب البشر خیسری (رنگون)
- موضوع: _____ فضائل درود شریف و منظوم گلہ شہ نعت و سلام
- اشاعت: _____ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق فروری ۱۹۹۶ء
- تعداد: _____ تین ہزار
- ناشر: _____ کیپٹن عبدالستار احمد پانگرکر
مینجنگ ڈائریکٹر دارالقرآن پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ بمبئی
- کتابت: _____ یا قوت لم حافظہ محمد ساجد سنجموری دہلی
- آرٹسٹ: _____ طارق آزاد عثمان علی (ایم ایف ای) دہلی، اختر نذیر بی بی حسن بی بی یاسر
- طباعت زیر اہتمام: _____ انور کمال و طارق آزاد۔ انمول پرنٹس جوڈھپور (راجستھان)
- بائینڈنگ زیر اہتمام: _____ کمال بائینڈنگ ہاؤس (جوڈھپور)، الفردوس ٹریڈرز (دہلی)
- نگران اعلیٰ جملہ امور ترتیب طباعت و اشاعت: _____ نور الدین آزاد خواجہ کمال الدین بمبئی ۳
- معاون: _____ عبدالرحیم انصاری، نگراں عروج انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ۲
- ہلالیہ: ۱ برطانیہ میں پندرہ پونڈ (دیگر ممالک میں زر مبادلہ کے مطابق)

پاکستانی ایڈیشن B

- ناشر: _____ مرکزی مجلس رضا، نعمانیہ بلڈنگ کھالی گیٹ۔ لاہور
- ترتیب از: _____ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
- سال طباعت: _____ ۲۰۰۲ء / ۱۴۲۳ھ
- مدیر: _____ دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا لاہور
- پاس و شکر: _____ کیپٹن عبدالستار احمد پانگرکر بمبئی
- معاونین کے علاوہ بیرونی حضرات ۳۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اعزازی حاصل کریں
- مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ کھالی گیٹ لاہور
- تقسیم کار: _____ برانچ مرکزی مجلس رضا۔ مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرستِ مضامین

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

فضائلِ دُرود، گلدستہٴ نعمت، میلاد، سلام و مناجات

صفحہ نمبر	مضمون	پہا	مضمون
	دُرود و سلام کے معجزاتی ثمرات		انتساب "علامہ عیوب البشہ خیری"
	دُرود و سلام کے لیے افضل اوقات		حرف آغاز " " " " "
	صلوٰۃ و سلام اور احادیث صحیحہ روایاتِ حسنہ		التجا.....
	دُرود و سلام کی نعمتیں		احوالِ اقصیٰ، کیسٹن عبدالستار احمد پانچوہمی
	صلوٰۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامات		صلوٰۃ علی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے حکم ربانی
	صلوٰۃ و سلام کی ظاہری و باطنی عطائیں		دُرود و سلام کی فضیلت
	دُرود و سلام کا عمل اور انعام و اکرام کی باتیں		دُرود شریف کی برکتیں
	نعمتہائے ربانی کی گل ریزیاں		صلوٰۃ و سلام کی اہمیت
	عنایاتِ قدسی کی چند جھلکیاں		
	رحمتِ خداوندی کا جمال و کمال		
	کثرتِ دُرود و سلام پر عقبنی کی خوشخبریاں		
	صلوٰۃ و سلام کے مسنون و مقبول نمونے		
	الاقصیٰ (صفحہ ۱۴۹) — تعارف مؤلف		



بہ تعاون و تشکر

۱۔ جناب محمد اشرف صاحب ریڈیو ڈسٹرکٹ اٹارنی لاہور

۲۔ جناب جاوید اکبر صدیقی و جمشید اکبر صدیقی لاہور

۳۔ محترمہ سلیمہ ملک گورنمنٹ اسلامیہ گریڈ ہائی سکول برانڈر تھرو ڈلاہور

۴۔ مہتاب انڈسٹریز۔ عارف والاروڈ۔ ساہیوال

۵۔ مرکزی مجلس رضا۔ نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ابتدائیہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ نگران مرکزی مجلس رضالاہور

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور افکار رضا پر ایک طویل عرصہ سے بڑا تحقیقاتی

لٹریچر شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم کر رہی ہے، افکار رضا کے ساتھ ساتھ سنی

اعتقادات پر بڑی جامع اور مستند کتابیں تقسیم کرتی ہے۔ خصوصاً عشق رسول کی شمع کو

اہل ایمان کے دلوں میں فروزاں رکھنے کے لیے درود پاک کے مختلف مجموعے اہل

محبت اور ارباب ذوق تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ایک خوبصورت

کتاب ”صلی اللہ علیہ وسلم“ بمبئی (انڈیا) سے چھپی ہے۔ جسے شیخ الحدیث حضرت

علامہ حبیب البشر خیری صاحب نے تالیف فرمایا۔ کیپٹن عبدالستار احمد باگر کرنے

دارالقرآن پبلشرز لمیٹڈ بمبئی (انڈیا) سے زیور طباعت سے آراستہ کر کے جس ذوق و

شوق سے جلوہ گر کیا ہے وہ مولف گرامی اور پبلشرز نامی کی عشق رسول سے لگاؤ کی

مقدس داستان ہے پھر یہ کتاب جس نفاست اور صفائی سے شائع کرائی گئی ہے اسے

دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور کتاب کو اٹھا کر مکمل پڑھے بغیر رکھنے کو جی نہیں

چاہتا۔ یہ کتاب اپنے موضوع اور نفیس طباعت کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی ہے کہ

ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور یورپ کے ممالک میں بھی پہنچ رہی ہے۔

”مرکزی مجلس رضا“ کے معاونین نے اس نورانی کتاب کو ”تحفہ درود شریف“

کے نام سے پاکستان میں شائع کرانے اور اسے اعزازی طوڑ پر تقسیم کرنے کا اہتمام

کیا۔ الحمد للہ۔ اب تک اس کتاب کے بیس ایڈیشن چھپ کر اہل محبت تک پہنچ چکے

ہیں۔ لیکن اس کتاب کی اہمیت اور اہل ذوق کے ہاں پسندیدگی کا یہ عالم ہے کہ گرد و

پیش سے ہزاروں لوگ اس کی طلب کے لیے صف بستہ نظر آتے ہیں ان کے اشتیاق

کے پیش نظر ہر سال کئی ایڈیشن چھپ رہے ہیں۔

جہاں ہم ان حضرات کے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں جنہوں نے اس کتاب کے ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ کیے اور لوگوں میں تقسیم کیے۔ وہاں ہم دوسرے مخیر حضرات کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور اس کار خیر میں مالی تعاون کریں ہم ان کے لیے طباعتی سہولتیں مہیا کریں گے اور انہیں اجازت ہوگی کہ وہ ”تحفہ درود شریف“ چھپوا کر اپنے اپنے احباب میں بطور ہدیہ پہنچائیں۔ ہم نے بساط بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب کا حسن برقرار رہے، ہم نے ہندوستان کے بعض دانشور علمائے کرام کی تقاریر کو دانستہ شریک اشاعت نہیں کیا جس وجہ سے ہم ناشرین سے معذرت خواہ ہیں۔

پاکستان کے ایسے مخیر حضرات جو اس کتاب کو صدقہ جاریہ کی حیثیت سے چھپوا کر عوام میں تقسیم کرنے کے خواہاں ہوں وہ مرکزی مجلس رضالاہور سے رابطہ کریں تاکہ انہیں ابتدائی طباعتی اخراجات برداشت نہ کرنا پڑیں۔

بادِ رحمت سناک سناکے جاتے

وادِ گناہاں مہک مہکے جاتے

چھٹے بات نطق حضرت کی

غنیمتہ فن چمک چمکے جاتے

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَذَكَّرُونَ

لَقَدْ خَلَقْنَاكَ رَجُلًا آدَمًا

تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے) ایسی

النفساء عر جلیہ عمت

شدید محبت کرنے والا ہے کہ تمہاری ہر پریشانی اس پر بھاری ہے کہ میرے محبوب کو یہ سزا گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

مرصعہ حلالہ بالمرین

سے بہتک کر (روز کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بے خصلت ہیں اور بڑے نرم دل و مہربان ہیں

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَذَكَّرُونَ

صَلَاةَ اللَّهِ الْعَظِيمَا

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا تُؤْمِنُ أُمَّةٌ حَتَّى تَحِبَّ

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حَتَّى تَحِبَّ وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ

وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ وَالْوَالِدَاتِ حَتَّى تَحِبَّ

نَعَتْ

حضرت امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ

احمد لہنشی اسلم من عدم

بِحَدِّ اللَّهِ مِنْشَى الْمَخْلُوقِ مِنْ عَدَمٍ

شلم اسلم علی الختام

نَهْ الصَّلَاةُ عَلَى الْخَتَارِ فِي الْقَدَمِ

مولای صل وسلم دائما ابدا

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

علی حدیک خیر الخلق کلہم

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْمَخْلُوقِ كُلِّهِمْ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے عدم سے مخلوق کو پیدا فرمایا
پھر درود اُس ذاتِ عالی پر جسے سب سے پہلے (اللہ نے) پسندیدہ بنایا
وہ میرے آقا ہیں اے اللہ اُن پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو
جو تیری ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے چہیتے ہیں



بَلِّغِ الْعُلَمَاءَ بِحَمَلِهِ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

كشَفِ اللَّهُ حَمَلَهُ

دُور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حَسُنَتْ بَيْنَ خِصَالِهِ

خوب ہیں ان کی سب خصوصیتیں

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

دُرواد بھیجُو اُن پر اور اُن کی آل پر (سعدی)

بِخَيْرِ نَبِيِّ كَرَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان ختم رسل اسیر ایوان وجود
دائے سریرین و سلطان وجود

از باب کتاب انیسویں

ان نام محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنوان وجود

وہ جو تمام انبیاء پر آخری مہر ہیں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دولہا ہیں
وہی اس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تحت پر جلوہ نما ہیں
دنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تو پوچھے
تو (جواب ملیگا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اسم گرامی ہے جو عنوان ہستی ہے



بِحُضُورِ نَبِيِّكَ ذِي الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

اُمِّي لَقَبِي كَهَيْئَةِ عَرْشِ كَمَا يَهُوت

اِحْمَدُنَا مِثْلَ نَفْسِ حَائِلٍ يَهُوت

كُوَيْدِكَ اَنْ مَنظَرِ حَائِلٍ سَائِلٍ

وَمِنْ طَرَفِكَ عَالَمٍ مِمَّنْ سَائِلٍ يَهُوت

وہ اُمِّي لَقَبِي کہ تختِ الہی، اُن کا مقام ہے۔
وہ اِحْمَدُنَا مِثْلَ نَفْسِ حَائِلٍ کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی بلک ہے۔
کُوَيْدِكَ اَنْ مَنظَرِ حَائِلٍ سَائِلٍ کہ نورِ الہی کے پر تو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہ تھا،
یہ عجوبہ اس لیے کہ کل عالم ہی اُن کے سارے عاطفت میں ہے۔

مغفرت دارم امید از لطف تو

جو حضرات یہ نورانی کتاب "تحفہ درود شریف" پڑھیں ان سے استدعا ہے کہ وہ مدرجہ ذیل حضرات کیلئے دعائے مغفرت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

حاجی شیخ متاب الدین (مرحوم) اور

الحاج شیخ محمد اسلم (مرحوم) مدفون بہ جنت النعلی مکہ مکرمہ

مقام والدین

☆ ماں باپ، رحمت و شفقت، کرم و عنایت اور مہر و محبت کا پیکر ہیں (سورہ یوسف، ۸۴، ۸۵)

☆ ماں باپ، اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہیں کہ جس کا کوئی بدل نہیں (لہی مسلم)

☆ ماں باپ، اولاد کے حق میں مستجاب اللہ نما ہوتے ہیں اگرچہ غیر مسلم ہی ہوں (۵۵)

☆ ماں باپ، کی خدمت و اطاعت سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے (۱۰۰)

☆ ماں باپ، کو ایک بار نظر شفقت کے ساتھ دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے (شعب الایمان بیہی)

☆ ماں باپ، کا شکر ادا کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے (۱۲۰)

☆ ماں باپ، کے بعض حقوق ان کی وفات کے بعد بھی واجب الادا رہتے ہیں (زندہ۔ ان ۱۰۰)

☆ ماں باپ، کے سامنے اظہار ذلت و کتری کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (س ۱۰۰)

☆ ماں باپ، کے نافرمان پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے (دری۔ منہ احمد، نائی)

☆ ماں باپ کی خدمت کا فریضہ جہاد میں جان قربان کرنے جیسے فرض پر مقدم ہے۔ (دری، مسلم)

☆ ماں، کے قدموں تلے اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا مجموعہ جنت ہے۔ (نالی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی مکمل طور پر خدمت و اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کتاب تقویت ایمان اور دنیا و آخرت میں فلاح پانے کیلئے اس پتہ سے بلا ہدیہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

مہتاب انڈسٹریز لمیٹڈ پی، او بکس ۸۵، عارف والا روڈ ساہیوال۔ پاکستان

(فون نمبر: 55-63652)

روح بھی تو، مسلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب

گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فرغ

ذرہ ریگ کر دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سحر و سلیم تیرے جلال کی نمود

فقرِ جنید و بایزید تیرا جمشادِ بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نسا کا امام

میرا قیام بھی حجابِ میرا سجود بھی حجاب
تیشی نگاہِ ناز سے دونوں مراد پائے گئے

عقلِ غیب و جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

نوازشِ دلِ ماکن کہ دلِ نواز توئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازا آپ کی فطرت ہے

بسا زکارِ سبیل کہ کارِ ساز توئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنا دین کہ کارِ سازی آپ ہی فرماتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

..... احوالِ واقعی

از قلم: کیپٹن عبدالستار احمد ساگر کر بمبئی ۲۰۰۰۸

میری پیدائش مہاراشٹر کے ضلع رتناگیری "زامبھاری" گاؤں میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی والدین کی نگرانی میں، دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ممبئی میں گذرا، الحمد للہ میرے والدین کو بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں میری بھی اولیائے کرام سے حُسنِ عقیدت لازمی تھی والد ماجد مرحوم کی فرائض کی ادائیگی کے بعد وِردِ وظائف کا پابندی کے ساتھ پڑھنے کا منظر میرے لیے روحانی مسرت کا باعث بنا رہا۔ ان وظائف میں زیادہ تر درود شریف کی کثرت، معمولات میں داخل تھی۔ دورانِ تعلیم اور اس کے بعد بھی میری عملی زندگی میں جب بھی کوئی آزمائش آئی، درود شریف کا کثرت سے وِرد کرنا ہی میرا معمول رہا۔ اور خدا نے اس درود شریف کی برکت سے مجھے صبر و سکون عطا فرمایا۔

۱۹۶۳ء سے ۱۹۸۶ء تک بحیثیت کپتان میری بحری زندگی کٹھن اور پرخطر تھی، طوفانی

حوادث سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ بحری ملازمت کے دوران مجھے امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرینچ حکومتوں کے جہازوں پر کام کرنے کا موقع ملا، اور ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل تک مجھے دُنیا کے اُن چند کپتانوں میں شمار ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جنہوں نے دریائے امیزن (برازیل) میں انتہائی دشوار حالات میں سخت ترین دریائی لہروں اور اچانک پانی کی آخری سے آخری سطح تک پہنچے ہوئے جہاز سے ۶۵۰ بحری میل تک سفر کیا، اور کامیابی کے ساتھ اس دشوار ترین راستے کو طے کیا۔ مذکورہ بالا حکومتوں کے حَسْرَتِ جَتِیْن

اور غیر معمولی کارکردگیوں کی وجہ سے خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب سرخرویاں بھی درود شریف کے ورد کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔ ارشادِ ربانی کے مطابق کہ ”عظیم سمندروں میں پہاڑوں کی طرح طوفانی موجیں اور ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ دکھائی دینے والے ہولناک اندھیروں میں“۔ درود شریف کا ورد ہی میرا رہنما اور مینارہ نور تھا۔ دورانِ سفر جب بھی ساحلوں پر میرا جہاز رکتا، میرا معمول تھا کہ جمعہ کے دن ان شہروں کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرتا۔ ۱۹۶۲ء میں ایک سفر میں رنگون میں قیام کیا۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد حاضر ہوا۔ جامع مسجد کے خطیب علامہ حبیب الشیر خیری مدظلہ نے دورانِ تقریر درود شریف کے جو فضائل و اوصاف بیان فرمائے، وہ براہِ راست میرے قلب کی گہرائیوں میں سرایت کر گئے اور اس کے بعد اس کے ورد میں مزید کثرت پیدا ہو گئی۔ دوسرا واقعہ مدراس کے سفر کے دوران ۱۹۶۶ء میں قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و شرفِ ملاقات کے وقت پیش آیا۔ جس نے درود شریف کی فضیلت و عظمت میری روح کی گہرائیوں میں نورِ علی نورِ کردی۔ قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علمی، ادبی، مذہبی اور روحانی اعتبار سے برہنہا برس سے جنوبی ہند کے باشندگان کی روحانی عقیدت و محبت کا مرکز رہا ہے۔ بحر العلوم علامہ عب الحئی قرنگی محلی لکھنوی، مدراس ہی میں اپنا علمی، مذہبی، تبلیغی اور روحانی تقدس کا جھنڈا گاڑے ہوئے تھے، اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ آج بھی مرکزِ عقیدت نبی ہوئی ہے۔

قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ قادری حقیقی نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ تھے۔ تنویر سے کچھ کم عرصے تک آپ کا ظاہری، باطنی، علمی و روحانی تصرف رہا۔ ان کی وفات سے کچھ وقت پہلے آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے کمالِ شفقت سے درود شریف کا صحیح مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا اور ہمیشہ ورد کرنے کی

ہدایت فرمائی۔ الحمد للہ آج بھی اُن کی ہدایت پر عمل کر رہا ہوں اور بے پناہ لذت پاتا ہوں۔ اور میں چاہتا تھا کہ اس رُوحانی مسرت میں مسلمانانِ عالم کو بھی شامل کر لوں، چنانچہ رنگون میں علامہ صیب البشر خیرتی سے کئی ملاقاتوں کے دوران درخواست گزارا تا رہا کہ وہ دُرود شریف کا ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ تیار کریں۔ جو پورے عالمِ اسلام کے لیے نادر الوجود مجموعہ صلوة و سلام بن جائے۔

میں بے حد شکر گزار ہوں علامہ خیرتی صاحب کا کہ انھوں نے میرے مسلسل اصرار پر پوری عرق ریزی کے ساتھ یہ گراں قدر مجموعہ مرتب فرمایا جو افادیت کے اعتبار سے ان شاء اللہ مسلمانانِ عالم کے لیے درخشندہ و تابندہ مجموعہ صلوة و سلام بن جائے گا اللہ تعالیٰ علامہ خیرتی صاحب کو میری اور پوری اُمتِ مسلمہ کی طرف سے اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین) میں نے اس مجموعے کی بہترین طباعت و اشاعت کا ارادہ کر لیا۔ خدا کی مدد شامل حال رہی اور اپنے اس نچتہ ارادے کی تکمیل کے لیے اپنے مخلص بزرگ ساتھی خواجہ نور الدین آزاد سے تعاون حاصل کیا۔

موصوف خود بھی حُبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز قلب سلیم رکھتے ہیں، اور توفیقِ خداوندی نے انھیں کتابت و طباعت کا نہایت سُستھرا ذوق عطا کیا ہے جس کا مظاہرہ اُن کے شائع کردہ ”القرآن الحکیم اللفی“ اور میرے ساتھ مل کر شائع ہونے والے ”القرآن الحکیم رقی“ کی ترتیب و تحقیق، طباعت و اشاعت کے ذریعے ہندوستان اور بیرون ہند ہو چکا ہے۔ انھوں نے میری اس آرزو کی تکمیل کے لیے کام کی شروعات کر دی۔

گزشتہ تین سال سے موصوف القرآن الحکیم (ورقی) کی طباعت و اشاعت میں مصروف تھے۔ بیرون ہند بھی اُن کے کئی سفر ہوئے۔ مجموعہ کی کتابت کا کام جاری تھا۔ میرا گزشتہ سال رمضان المبارک میں عمرہ کے لیے جانا ہوا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، بریڈ فورڈ، برطانیہ کے ہر دل عزیز شخصیت محترم ممتاز خان اکبر خان اور

اُن کے کئی رفقا سے نیاز حاصل ہوا۔ مجموعہ ڈرود و سلام کا بھی فکر ہوا۔ یہی اشتیاق کے ساتھ ممتاز خان صاحب نے اس کی تکمیل پر اصرار کیا۔ اور اس کی طباعت و اشاعت میں اور برطانیہ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مسلمانوں تک اس گنجینہ بیش بہا کو پہنچانے کیلئے ہر طرح کی خدمات پیش کیں اس کے لیے پھر بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت کی التجائیں اور دعائیں بھی ہوئیں، اور ممتاز پان ہاؤس۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ) ہی میں القرآن الحکیم (ورقی) کے ساتھ ساتھ ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاعتی پروگرام کا سینٹر بنانے کی پیشکش کی۔ جس ذوق و شوق اور وہمانہ انداز میں اُن کا اصرار تھا اُس نے کام میں بڑی تیزگامی کی فضا پیدا کر دی۔ کتابت کا کام بڑی تیزی سے ہوا پھر طباعت بھی معیاری ہونا تھی، وہ ہوئی اور اب الحمد للہ یہ گلدستہ ڈرود و سلام اور گلدستہ نعت و سلام ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم) روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بارگاہِ خداوند تعالیٰ میں شرفِ قبولیت کے بعد مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش ہے۔ الحمد للہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

گر قبول اُفتِ ذرہ ہے عز و شرف

میں ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ٹپھنے والے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ڈرود و سلام کو ہمیشہ کے لیے اپنا ورد بنالیں اور اپنی دعاؤں میں مجھے اور اس خدمت کے سلسلے میں میرے تمام معاونین کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمایا کریں۔ جِنَّاهُ اللهُ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فرداً فرداً ہماری اس ادنیٰ خدمت کے صلے میں اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازیں، مجھے اور خاندان کے جملہ افراد، متعلقین اور مسلمانانِ عالم کو نماز کے ساتھ ڈرود شریف کا پابندی کے ساتھ ورد کرنے والا بنائے اور اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے دین و دنیا کے تمام کام بہتر سے بہتر طریقے پر انجام دلائیں آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین یاد

طالب خیر: کیپٹن عبدالکبار احمد لکڑی بمبئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ كَيْلَيْهِمْ رِيبَانِي

خَمْدًا وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سُورَةُ أَحْزَابٍ)

★ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ“ الایۃ نازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ”ہینیونی“ یعنی میرے صحابو! مجھے مبارکباد کہو، مجھے مبارکباد کہو کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ“ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہر شاش و ریشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا ہنیانی لک یا رسول اللہ یعنی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو! اس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ

ہیں اس آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے توہں تازندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لیے دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں۔ ”غفر اللہ لک“ یعنی ”اللہ تمہاری مغفرت فرمائے“ ان فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ بذات خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتے ہیں ”آمین“ اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اٹھتے ہیں ”لا غفر اللہ لک“ یعنی ”اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے“ اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں۔ ”آمین“ نزہۃ المجالس ص ۱۱۹ (جلد دوم) معارج النبوة مقدر ص ۱۵

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا، اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر کا لگ جانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا، زبان کو درود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خود خدا کی طرف سے مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔ درود شریف کو مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا بہت معمولی، آسان اور سہل کام ہے مگر اس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے اس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔

تیرا ذکر لب پر، خدا دل کے اندر
یوں ہی زندگانی گزارا کروں میں

جو ہے قلب سوتا، تو یہ ہے سہاگہ ۲۱
تیری یاد سے دل نکھارا کروں میں
تیرا کفش پاؤں سوار کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بہا کر کروں میں
میرا دین و ایمان، فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

دُرُودِ سَلام کی فضیلت

★ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار، ظالم، فاسق و فاجر شخص تھا، جب اُس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دُور ہو گیا ہے، تو لوگ انتقاماً اس بدکار کے پاؤں میں رسی ڈال کر کھینچتے ہوئے اُسے غلاطت اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبریل امینؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا کہ اے موسیٰ! اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُن کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے ازراہ دشمنی اس کی لاش کو غلاطت کی جگہ پھینک دیا ہے، تم جاؤ اُس کو وہاں سے نکال کر بخوبی تجھیز و تکفین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو اور اعلان کر دو کہ جو جو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فی الفور وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عمر گزار دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مُتخیر ہوئے چونکہ مامور تھے حکمِ الہیٰ بجالائے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر جنابِ الہیٰ میں عرضی پیش کی، کہ بارِ الہیٰ یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے موسیٰ میرے بندوں نے جو کچھ اُس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں

دیکھیں، وہ اُس سے تنوگنا زیادہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اُس نے توریث کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اُس کی نظر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس پر پڑی اور صفتِ رسول کو دیکھا، محبتِ محمدیؐ اُس کے دل میں جاگ اُٹھی۔ اُس نے اُس ورق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاءؐ کا نام لکھا تھا، خوب چوما اور پیار کیا اور اپنے چہرے سے بار بار لگایا، لہذا میں نے اُس کو میرے محبوب کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا، اور اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروا دیا۔ اے گدائے محمدیؐ! اپنے آقا کی صفت سن لی؟ اگر ایک یہودی احترام نام نبی کے وسیلہ سے مقامِ عزت اور راہِ نجات حاصل کرنے اور ہم امتیانِ محمدیؐ اور جاں نثارانِ احمدیؐ ہو کر وردِ درود سے محروم رہ جائیں، اور بروزِ محشر، ساقی کوثر کے دستِ مبارک سے آبِ کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

★ آفلے نامدار، دو عالم کے تاجدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے، اُس پر حق تعالیٰ سو بار بارانِ رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار صلوات بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو ہزار بار نگاہِ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلمِ قدرت سے تحریرِ فرادیت ہے کہ دو سخت بُری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہوگی ایک تو نفاق سے تم مُخلصی پاگئے، دوسری آتشِ جہنم سے تمہاری نجات ہوگی اور بروزِ قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہِ دار کے ساتھ ہوگی۔

87657



۲۳
اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے و

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک

سے اپنی حاجت طلب کرے، تو پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

سے آغازِ التجا کرے، اُس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے، پھر آخر میں درود شریف

پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اول و آخر کی درودوں

کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہ اول و آخر کی درود کو قبول کرتا ہے،

تو وہ درمیان کی دعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعثِ موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب

تم خالقِ دو جہاں سے مانگو، تو مانگنے سے پہلے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اللہ عزوجل کی یہ عادت

نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ شہنشاہِ عرب و عجم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ جو شخص

مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملائکہ سبعِ سماوات دُعائے مغفرت کرتے ہیں،

اور جس شخص کے لیے جنود اللہ، ملائکہ خدا و درخواستِ مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ

بذاتِ خود اس کے لیے خزانہ رحمت کھول دیتے ہیں اور جس پر خود خدا بارانِ رحمت

برساتے ہیں، اُس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے

طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دستِ دعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے دُرود پڑھا، بروزِ قیامت اُس کے دُرود کی شہادت ہر چیز دے گی۔ حتیٰ کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خشک و تر شے شہادتِ دُرود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا میں خود نعتِ شہید والا

قلم اے کاش بل جانا مجھے جبریل کے پر کا

★ ارشاد رسول اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت ان کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے ان کے ہاتھوں میں سونے کا قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور دُرود شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے میانِ تحریر بولتے جاتے ہیں ”زید و زادکم اللہ“ یعنی اور زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اُبرت کو اور زیادہ فرمائے۔

★ حضرت سرورِ موجودات ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ مجھ پر دُرود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبت کرنا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر از روئے محبت و شوق ایک بار دُرود بھیجے، اللہ جل شانہ کراما کا تین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں گناہ نہ

لکھے جائیں۔

★ حضرت ابی ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسولُ معظم و محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا ہیں تم لوگوں کو نہ بتادوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ نجیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اٹھے یا رسول اللہ! ضرور ضرور بتا دیجئے بمقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے نجیل ترین شخص ہے جو میرے نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریتِ دنیا و عقبی آرزو داری

بدرگاہِ شش بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن (ملارومی)

اگر دنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں، خواہ جسمانی حیثیت سے ہو یا روحانی طریقہ پر، حاضر خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو تمنا ظاہر کرو۔

★ جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک اُمّتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے، کبھی لڑکھڑاتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے، پھر اپنی سرہن پر گھسٹ گھسٹ کر راستہ طے کرتا ہے، پھر گر پڑتا ہے، پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے، اتنے میں وہ درود شریف جو اُس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے، آتے ہیں اور اُسکے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں پیش آئے، یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے، تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کر دو، کیونکہ صلواتِ مشکلات

تفکرات اور پریشانیوں کی مدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کُنجی اور رِزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔

عاصیو! سحّام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

★ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں اور جتنی تمہاری رُوح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے؟ اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مائے خوشی کے اچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بچہ خواہش ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیبِ رسولِ آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت و رُوح کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ

حافظ از دستِ مدہ، صحبتِ آلِ کشتیِ نوح

ورنہ طوفانِ حوادث، بہ بُردِ بنیادت

اے حافظ! درود کے ساتھ اس رسول کی صحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ورنہ

طوفانِ حوادث تیری بنیادوں کو اکھاڑ دے گا۔

★ سیدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمّتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروزِ محشر تمہارے اعمال کے جبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیت پر ہے،

اور نیتوں میں نقص کا احتمال ہے مگر مجھ پر بھی ہونی درود کی حفاظت کا میں بذاتِ خود ضامن ہوں۔

اے میرے اُمّتیو! قیامت کے دن خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں، اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود موجود و شامل نہ ہوں، تو گویا اللہ پاک تمہیں جنت جانے کی اجازت بھی دے دیگا، مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے، کیونکہ مجھ پر درود راہِ جنت کی راہِ نماہیں۔

تفسیر قرطبی ہیں سورہ رعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے، اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو جلّ شانہ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے، مزید برآں دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر مُشعّین ہیں جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بخیری میں کوئی مُضر شے داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالقِ اکبر کا فقط ”صلواتُ البنی“ کی حفاظت و شمار کے لیے دو فرشتے ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا ”حُبِّ وَصْفِ نَبِيِّ وَعِظْمَتِ صَلَاةِ مُصْطَفَىٰ“ کی روشن

دلیل ہے۔

★ شیخ علامہ ابن المبارک کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سیدنا عبدالعزیز الدباغ سے سنا ہے کہ ہر مومن کی درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوة یعنی درود شریف ان فرشتوں کا خاص ذکر ہے جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں، اور درودوں کی برکت ہی سے جنت کی وسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے، کیونکہ جب جب کہ وہ فرشتے اطراف جنت میں درود کرتے ہیں جنت اپنی وسعت میں بڑھتی رہتی ہے یعنی فرشتے جس قدر درود پڑھتے جاتے ہیں، اسی قدر جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکر درود سے رکتے نہیں اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رکتی نہیں فرشتوں کا درود جاری رہتا ہے اور جنت کی وسعت ذکر صلوة کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنت کا وسعت اختیار کرنا اس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے درود سے ذکر تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں مگر فرشتے اس وقت تک ذکر صلوة و درود میں مشغول رہتے ہیں جب تک اللہ جل شانہ جنت میں اہل جنت پر جلوہ گری نہیں فرماتا، جب اللہ پاک جنیتوں پر جلوہ افگن فرماتا ہے اور اس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کر دیتے ہیں جنت کی توسیع رک جاتی ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکون اختیار کر لیتی ہے۔

اگر جنت کے اطراف کے فرشتے ان کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے، تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر نہیں بڑھتی اور وسعت نصیب نہ ہوتی تو جنت کا وسعت

پانا بھی حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروڑوں کی برکت سے ہے۔

★ شیخ ابن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد حضرت عبدالعزیز الدبایغ سے دریافت کیا کہ جنت صرف رسولِ کرم ﷺ کی صدائے دروڑ سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور بیچوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ جنت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نورِ پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپتا اور مچلتا ہے، اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سُن لیتا ہے، تو بچہ اشتیاق و محبت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے، تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطرافِ جنت کے فرشتے ذکرِ نبی ﷺ اور دروڑِ رسول ﷺ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنت اپنی اصل کے اشتیاق کی بنا پر صلوة رسول ﷺ کی پکار کی طرف ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے، فرشتے جنت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں، پھر نتیجتاً جنت اپنی تمام جہتوں میں وسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

★ حضرت شیخ عبدالعزیز الدبایغ فرماتے ہیں کہ اگر ارادہ الہی نہ ہوتا اور اللہ عزوجل جنت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دُنیا کی طرف نکل پڑتی، اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنت بھی وہیں ساتھ ہوتی، جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنت بھی ساتھ ساتھ چلتی، جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنت بھی وہیں رات گزارتی، تو نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اگر اللہ جل شانہ جنت کو اپنی مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنت اپنی مُقررہ جگہ سے نکل کر مکہ المکرمہ پھر مدینہ المنورہ پہنچ جاتی، کبھی میدان بدر، کبھی خیبر، کبھی حدیبیہ کا سفر کرتی، اور قدمِ رسول ﷺ کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنا لیتی۔

لیکن اللہ جل شانہ نے جنت کو حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

بکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنت دیکھے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنت بذات خود قدیم رسول پر لوٹتی جاتی تو دنیا میں ہر فرد بشر ذات خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہذا اللہ پاک نے رسول کی دنیوی زندگی سے جنت کو دور رکھ کر اطاعت رسول کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں بندہ کو تنبیہاً اور اشارۃً فرمادیا ہے ”وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“ یعنی جس نے میرے رسول کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفان رسول پہچان الہی ہے، ذکر رسول ذکر الہی ہے۔ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد الہی ہے۔

★ — ایک مرد خدا، بجز خدا ہر شے سے جدا ختم اللہ علیہ طلبِ رضا سے جل و علا و خوشنودی احمد مجتبیٰ کی خاطر ایک مریض کی عیادت کو گئے جن پر جان کنی کی حالت مسلط تھی، یہاں بزرگ نے بیمار سے پوچھا ”کیف وجدت مرارة الموت موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے بولا کہ کچھ تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ میں نے ایک عالم ربانی سے سُن رکھا ہے کہ جو محمد رحمت لقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے امن پالیتا ہے۔

★ — حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ مرقوم ہے۔ جب دنیا

میں کوئی بندہ خدا، محمد عربی، نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة بھیجتا ہے تو اس فرشتے کے ہر ہر بال، ہر ہر رُوں، اُس قاری صلوة الرسول کے لیے درخواستِ مغفرت کرتا ہے؛

★ — امام سخاوی فرماتے ہیں کہ خالق دو جہاں کا باعث کون و مکاں پر صلوة بھیجتا ہے ایک ایسی واحد خصوصیت محمد رسول اللہ ہے جس میں صرف ذاتِ محمدی ہی تنہا شریک ہے، کیونکہ اللہ جل شانہ کی صلوة کسی نبی یا رسول پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں ہے لہذا ہمارے نظیر نبی و صدہ لا شریک کی صلوة میں شریک ہو کر تمام انبیار و مرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔

جو ہو محبوب اُس درکا، وہ محبوب الہی ہے

جو ہو مردود اُس درکا، وہ مردود خدا ٹھہرے

★ — شیخ عبد الرحمن الصفوری روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے، اثنائے سفر انکی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا، کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ أَوراقِ الشَّجَارِ

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْأَنْهَارِ وَالنُّجُومِ وَصَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبَحَارِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ

رَمْلِ الْقَفَارِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِئَةِ الْبَرَارِيِّ وَالْبَحَارِ

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظہ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دنیا کی آخری گھڑی تک کے لیے عاجز و لاچار کر دیا ہے اور اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے جناتِ عدن اور نعمتہائے جنت عطا کر نیکی ذمہ داری بخوشی قبول فرمائی ہے۔ رنگ برنگ کی مدح نبی قریشیؐ، انوکھے طرز کی صلوة الرسولؐ، اللہ جل شانہ کو کس قدر پسند و مرغوب ہے، احاطہ عقل و فراست سے بعید ہے، کیونکہ طاقتِ ملکوتی جب انکے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانہ دراز کی فرصت و مہلت میں، لانے سے عجز کا اعتراف کر رہی ہے تو اندازہ بشری و قوتِ ذہن انسانی، رسول کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کما حقہ، اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔

لہذا ملا سعدی کا قول ہے

نہ جنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا، ہیچتاں باقی

★ حضرت امام مالکؒ مسجد نبویؐ میں معتکف تھے اچانک امیر المؤمنین امام جعفر المنصورؒ یا پانچو لشکر کے ہمراہ امام مالکؒ کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پوچھنے لگے تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند ہونے نہ دیجئے کیونکہ اللہ جل شانہ نے قومِ مسلم کو قرآن مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور ربّ دو جہاں نے فرمایا ہے "لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول الایۃ" یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسولؐ کی آواز سے بلند مت کرو اور رسولؐ پاک سے بوقت گفتگو آہستگی اور نرمی اختیار کرو۔ سن کر امیر المؤمنین نادم و خاموش ہو گئے۔ بعد آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت

امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارتِ رسولؐ کر لی ہے اب دعا کرنا باقی رہ گیا ہے لہذا آپ ایک امام ہیں پوچھتا ہوں کہ وقت دعا کیا قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسولؐ کی طرف رخ کروں؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ ”خبردار اپنے چہرے کو رسولِ کریم ﷺ کی طرف سے ہرگز نہ پھیرئے تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وجود کا وسیلہ ذاتِ محمدیؐ ہے رسولِ پاک ﷺ کی طرف منہ کر کے اپنی تمنائیں طلب کیجئے اور ان کی سفارش کا وسیلہ پڑیے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے کلامِ پاک میں فرمایا ہے:

”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ

لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا“ (سورہ نسا آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ”اگر میرے بندے اپنی جانوں پر خطا و عصیان سے ظلم کریں، اور اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں اور اللہ پاک سے معافی کے طالب بنیں اور رسول ﷺ کی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرے گا اور انہیں پامیوں سے بے شمار ورق درنا کرے۔

رُوئے دل را جانب دلدار کن
حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ مشنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ ”سو کتابوں اور بے شمار ورقوں کو آگ میں جلا ڈال اور اپنے دل کے چہرہ کو محبوبؐ کی طرف کر لے۔

دُرود شریف کی برکتیں

حاجیو آوشہنشاہ کا روضہ دیکھو! ❖ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو!
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ❖ یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو!
غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا ❖ میری آنکھوں سے میسے پیارے کا روضہ دیکھو!

کعبہ میں تین سو ساٹھ بنت کی غلط خدائی تھی اس کعبے کو بتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلہ نماز بنانے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے کعبہ کی بزرگی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے تھی تو اسے نماز زیادہ ادا کرنے والو! نماز کو افضل العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو! نماز کی جگہ پیدا کرنے والو! محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوات ملی ہے ان پر صلوات بھیجو، حکیم خداوندی "هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ" بجالاؤ۔

اسے مسجد سے تعلق رکھنے والو، مینار مسجد کی خوبصورتی اور بلندی پر فخر کرنے والو! محراب و منبر کو عزت کی نظر سے دیکھنے والو، سجدے کو افضل الاعمال و قریب خداوندی کا اعلیٰ زینہ تصور کرنے والو! یہ تمام کے تمام میراث محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہے۔ تمہیں خدا ملا تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے، مسجد ملی، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے، صلوات و صوم، صدقہ و زکوٰۃ حج و طواف، زمزم و قربانی، عید و جمعہ، لیلۃ البراءة و لیلۃ القدر، اذان و عقیقہ، کفن و دفن اور صلوات جنازہ، کعبہ، مدینہ اور بیت المقدس نصیب ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں، جنت کی خوشخبری، جہنم کے عذاب، حوروں کا مژدہ، علمائوں کی خدمت، پل صراط و میزان، مالک جہنم اور رضوان جنت و تسنیم و کوثر سے باخبر کر نیوالا ذات محمدی ﷺ کے سوا کون تھا؟

تمہیں ایمان بخشنے والا، زہد و عبادت کی پاشنی چکھانے والا، تمہیں غازی اور شہید کا لقب عطا کرنے والا، معراج کی رات تمہاری نجات کے لئے بارگاہِ الہی میں گڑ گڑانے والا، حیات و زندگی میں قدم رکھتے ہی "امتی امتی" کی صدا بلند کرنے والا، پھر دنیا سے سفرِ آخرت

کرتے وقت اُمت کو نہ بھولنے والا، باعثِ موجودات و فخرِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمہیں کھانے کا پینے کا، اٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، چلنے کا پھرنے کا، ہنسنے کا رونے کا، سننے کا بولنے کا، دوستوں سے ملنے کا، غموں میں صبر کا اور مسترتوں میں ضبط و شکر کا، یگانہ و بیگانہ سے برتاؤ کا، اہل و عیال سے بہتر سلوک کا، غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی و محبت کا، ماں باپ اور بزرگوں کی عزت و فرمانبرداری کا، پڑوسیوں سے ملنساری کا، ایثار و قربانی کا، بیوی سے ہمبستر ہونے کا، نجاست و حدت سے پاکی حاصل کرنے کا، حتیٰ کہ خدا کی خدائی تم پر فدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسولِ عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تمہارے معلمِ اول و مربیِ معظم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر احسان شناسی کے طور پر صرف ذرا سی بوتلوں کی جنبش سے صلوات ادا کرنے میں اگر تمہیں بارگزرے تو کس بوتے پر امتیازِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست میں اپنا نام آنے کی امید کرتے ہو؟

★ — حضرت علامہ ابن حجر اپنی تصنیف ”کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر“

میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ ہے اور ان تمام کبائر کے درمیان سب سے اشد ترین کبیرہ، باعثِ کائنات حضرت محمد بنی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سُنکر دُرود شریف نہ پڑھنا ہے۔ کیونکہ اس ناشائستگی پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے وعیدِ شدید کی مختلف ڈراونی خبریں حدیثوں میں بھری پڑی ہیں۔

سائلو! دامنِ سخی کا ہتھام لو : کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو : باغِ خلد، اکرام ہو ہی جائے گا

★ — امام سہل بن محمد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے قول ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الْآيَةَ“ کی بدولت حضرت محمد، یتیم عبدالمطلب، نبی اُمّیؐ کو عطا فرمایا یہ اس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مکمل شرف ہے جو ربُّ العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدے سے مُشرف کرنے میں ذاتِ الہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب مسرورِ دو جہان کو شرف عطا کرنے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ مالکِ یوم الدین بذاتِ خود شریک رہا۔ تو جس عطاے شرف میں خود خُدا مع ملائکہ شریک ہوں، وہ اُس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شریک کریں اور ذاتِ الہی شریک نہ ہو، بدرجہا افضل و اشرف ہوگا۔ مسلمان ذہن نشین کر لیں کہ انعامی بزرگی، آدم کو عطا کرنے کی مجلس میں ربُّ العزت شریک نہ تھا مگر رحمۃ للعالمین کو تمغہ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں خالقِ دو جہان نے بذاتِ خود شریک فرمائی۔ ع نسبت خاک را با عالم پاک

★ — ”منازل الانوار“ میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر دی کہ الشجر جل شانہ نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قبۃ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مُدتِ سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو مُشرف و کرامت کی ہواؤں سے معمور کر رکھا ہے اُس قبۃ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی۔

★ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح ملیا میٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو فنا کر دیتا ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

صلوٰۃ وسلام کی اہمیت

بیٹھے اٹھتے، بحق مصطفیٰ ﷺ التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ﷻ مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

★ ——— احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی فرماتے ہیں کہ فرمانِ محبوبِ حرمینؐ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوبِ خدا پر درود صلوات نہ ہوں۔ بروز قیامت وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ ——— محبوبِ معبودِ وود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رک جاتا ہے؟ تو جبریل نے بصدآہ وزاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرورِ دو عالم میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلیاتِ جل جلالہ کے انوار مجھے جلا کر رکھ بنا دیں گے حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاکؐ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر مجبالم نماذ ﷻ بماندم کہ نیروی بالم نماذ

اگر یک سرموتے برتر برم ﷻ فروغ تجلی بسوزد پریم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین و صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبریلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رک جانے کی جگہ ہے اس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پر و بال میں نہیں ہے اگر بفض محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلیاتِ الہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔

اے اہل ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے جہاں جس جگہ، پروبالِ جبرئیل کی طاقت پروازِ جواب دے جاتی ہے وہاں اور اس جگہ ہمارے شافعِ محشر کی طاقت پروازِ شباب پر ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جہاں پروبالِ جبرئیل قوتِ پرواز سے عاجز و عاری ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخر الزماں کی رفعت اُولو العزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہ صیبِ رب العالمین محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جبرئیلؑ کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو ان سے دریافت کیا کہ ”اے جبرئیل تمہاری کوئی حاجت بارگاہِ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟“ جبرئیل علیہ السلام بولے کہ ”ہاں یا رسول اللہ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروزِ محشر پُلِ صراط پر آپ کی امتیوں کا گزُ باسانی ہو سکنے کے لیے، اپنے پروں کو بچھا دینے کی اجازت دیں تاکہ میں آپ کے دل کو خوش کرنیکی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں۔“ حضرت شافعِ جن و بشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ پاک تمہارے اس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے۔“

”اے صاحبِ نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف امتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکار کون و مکان، نبی آخر الزماں کی وکالت، عدالتِ الہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیلؑ کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے۔“

اس کے بعد محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلیاتِ الہی کے اعلیٰ پیروں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستر ہزار حجابات طے کراتے گئے آخری حجاب

اقس سے ایک آواز آئی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سے ہو بہو ملتی جلتی تھی ” قِفْ
 يَا مُحَمَّدَانِ رَبِّكَ يُصَلِّي“ اے سرورِ سغیراں! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا رب اکبر
 صلاۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی
 حیرت جاگزیں ہو گئی پہلے اس بات پر متعجب ہوا تھا کہ یہ ابو بکرؓ کی آواز یہاں کی سی ہے؟ کیا
 وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا
 ہوں کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ ”صلاۃ“ کو صرف نماز
 سے تعبیر کیا تھا۔

بعد اللہ پاک کی ندا آئی کہ ”اے میرے محبوب محمد بن عبد اللہ میری نزدیکی
 میں آجا“ پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پکار رہا ہے۔ پھر مجھ کو اس قدر قریب
 کر لیا کہ اقربت کا درجہ اعلیٰ ہاتھ آ گیا۔ جس کی طرف اللہ جل شانہ نے اپنے کلام
 بے مثال میں ”ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ“ سے
 اشارہ فرمایا ہے۔

اقربت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد مجھے اس مقام مبارک
 سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عالم الغیب والشہادۃ کو میرے دل کی صدا معلوم
 تھی فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپس ہونا مرغوب نہیں ہے مگر
 اے محبوب، اے میرے نور! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے بندوں کی طرف
 خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام
 پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغ رسالت میں فتور آئے گا لہذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور
 رسالت کی ذمہ داریوں کو پورا کرو میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی صلاۃ کے لئے

کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے روبرو پاؤ گے اور یہ نظارہ معراج تمہارے سامنے ہوگا،
یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی
لیے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ”قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ“
کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلاۃ میں ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی : نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دیدسراپا نیاز تھی تیسری : کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیسری
پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے
اجازت کاملہ ہے، تو میں نے عرض کیا ”اے پروردگار عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے
مجھے ایک طرح کی وحشت و گھبراہٹ محسوس ہوئی تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
آواز میں ایک اعلانی جملہ سنا، مجھے تعجب ہوا کہ کیا ابو بکر ”بارگاہِ بے مثالی میں“ مجھ سے پہلے
پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی ”کہ تیرا رب صلوٰۃ میں
مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز
ہے پھر صلوٰۃ میں مصروف ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟“

اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھ کی نماز نہیں ہے۔
میں اللہ ہوں اور ہر شے سے بے نیاز ہوں مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ میں تم
پر اور تمہاری اہمیتوں پر اس لقاؤ مبارک کے موقع پر رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور
تیرے دوست ابو بکر کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے موسیٰ کو بطور معجزہ عصا عطا فرمایا
مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے، اُن کو فرعون کے پاس ہدایت کرنے

بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰ نا تجربہ کاری کی بنا پر گھبرانہ جائیں۔ لہذا اس عصا کی تبدیلی حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً میں نے موسیٰ سے کہا ”وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ“ اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ تو موسیٰ نے جواب دیا ”قَالَ هِيَ عَصَايَ“ کہ ”یہ میرا عصا ہے!“ میں نے کہا ”قَالَ اَلْقِهَا“ اے موسیٰ! عصا کو زمین پر پھینک دے۔ موسیٰ نے میرے حکم کو بجالاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ عصا زمین پر پھینکتے ہی اس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی صورت اختیار کر لی ”فَاذَاهِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ“ اور موسیٰ مارے خوف کے گھبرا گئے تو میں نے پھر حکم دیا ”قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْاُولَىٰ“ ڈرو مت! اس کو پکڑ لو، وہ پہلی صورت میں جائیگا۔ جب موسیٰ کی تعلیم پوری ہو گئی اور عصا کی تبدیلی حالت سے گھبرا جانا موقوف ہو گیا۔

اسی طرح اے محبوب! تم بھی جب ملار اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر پہنچے، مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہوگی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں ملاقات سے وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے سے میں نے ابوبکرؓ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے، صدائے دوست سنانے کیلئے اس کو اُس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آتی تھی جب اُس فرشتہ نے ابوبکرؓ کے لہجہ میں صدائی تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کا فوراً مہر ہو گئی۔ وہ ابوبکرؓ نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکرؓ کی آواز بخشی گئی تاکہ تمہاری اور ہماری ملاقات وحشت میں نہ ہو، پیار و محبت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

اے محبوب! تم تو جانے لگے جبریلؑ نے آتے وقت جو درخواست کی تھی، وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا کہ الہی تو عالم الغیب والشہادہ ہے، تو سب جانتا ہے میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جل جلالہ عم نوالہ نے فرمایا کہ نہیں، نہیں تمہارے بیان کی از حد ضرورت ہے، درخواست جبریل کی قبولیت تمہارے سوال و سفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ”اس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار امت کو صراطِ یوم القیامہ کے عبور کرنے میں سہولت و آسانی کے لیے اپنے پروں کو پیل صراط پر بچھا دے۔“ تو مالک ارض و سما نے فرمایا کہ ”تمہاری عرضی نے جبریل کے حق میں تو قبولیت حاصل کر لی لیکن تمہاری امت کی صرف ایک جماعت کو جبریل کے پروں پر سوار ہو کر صراطِ یوم القیامہ عبور کرنے کی اجازت ملے گی“ تو حیرت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہوگی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف اس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کرتی ہے۔

دوستو! آج کل ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے کے لیے

جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے، تو احاطہ جہنم سے سرحدِ جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت حاجت ہوگی، تو یاد رکھیے! بال جبریلؑ پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے آگے میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلوات و سلام، پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراطِ یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتش جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبریلؑ جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرورِ کونین و مالک تسنیم و کوشرکی و کالمت اور

سفرش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعت رسولؐ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

★ — لہذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث رسولؐ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرورِ دو جہاںؐ نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے جب تک دُعا کرنے والا بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے وردِ درود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دُعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب درود شریف پڑھ لیتا ہے، وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور دُعا میں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہے اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آوازِ بازگشت کی مانند دُعا کو کی طرف لوٹ پڑتی ہے۔

جی بھی تو آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال نے فرمایا ہے کہ اے میرے اُمیتو! جب بھی تم ربِّ تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمہاری التجاؤں کے آگے بیچھے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو تاکہ تمہاری درخواستیں ضائع نہ جائیں۔“

حکمت: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا ”وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى“ اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ ”قَالَ هِيَ عَصَاي“ فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لفظ ”میرا“ پسند نہ آیا کیونکہ اللہ جل شانہ کو دعویٰ خودی سے نفرت ہے، بلکہ دعویٰ عطائے الہی پر بجز رحمت بہا دیتا ہے، اگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام جواب دیتے کہ ”الہی یہ تیرا عطا کردہ عصا یا ڈنڈا ہے تو خوشی میں خزانہ رحمت شاکر دیتا اور نقشہ بدل جاتا مگر جب موسیٰ علیہ السلام نے ”میرا عصا“ کہہ دیا تو غیرت الہی خوش میں آئی اور حکم صادر فرمایا کہ ”الْقَصَا“ اگر تیرا عصا ہے تو زمین پر پھینک دے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ عصا موسیٰ علیہ السلام کی بے بہا دولت تھی موسیٰ بکریاں بڑھتے وقت جب تھک کر سو جاتے تو یہ عصا گلے کی نگہبانی کرتا تھا سانپ و درندہ کو

مار دیتا تھا، دشمنوں کا مقابلہ کرتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں سفر کرتے تو یہ عصا، مشعل کی صورت میں روشنی پیدا کر دیتا تھا جب موسیٰ تنہائی سے اُکتا جاتے تو یہ عصا مزے مزے کی باتیں سنا کر اُن کے دل کو خوش کرتا تھا۔ جب موسیٰ کو گہرے تالاب سے بکریوں کے لیے پانی کھینچنے میں رستی اور ڈول نہ ہوتا، یہ عصا رستی اور ڈول کی شکل میں بدل جاتا تھا جب موسیٰ کو بھوک اور پیاس ستاتی تھی تو اس عصا سے میوے، غذا اور پانی میسر آ جاتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو بکریوں کا پیٹ بھرنے میں اگر وقت پیش آتی، نرم و کومل گھاس اور پتے میسر نہ آتے تو یہ عصا کافی حد تک درازی اختیار کر کے، درختوں کی پھینگوں پتیاں توڑ توڑ کر گراتا تھا اور موسیٰ کی بکریاں آسودہ ہو جاتیں، ان کے تھن دودھ سے بھر جاتے تھے، غرض ہزار فائدے موسیٰ علیہ السلام کے لیے اس عصا نے جنت میں پوشیدہ تھے کیونکہ اس عصا کو بحکم خدا جنت کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر جسٹریل علیہ السلام حضرت آدمؑ کے لیے لائے تھے اور میراثِ آدم کے طور پر ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ آخر میں حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاتھ آیا۔ خدمتِ شعیب علیہ السلام کے وسیلے میں، جو کہ حضرت موسیٰؑ کے سسر اور صفورا کے والد ماجد تھے، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ لگا۔ اس قسم کے عصاے مبارک کو زمین پر پھینک دینے کا حکم، گرچہ عام انسانوں کے دلوں پر بارگزر نے کا امکان تھا، مگر موسیٰ علیہ السلام چونکہ رسولِ بنی اسرائیل تھے، حکمِ خداوندی بجالانے میں دیر نہ کی۔

چونکہ موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر تھے اور پیغمبروں کی یہ عادت و فطرت ہوتی ہے کہ حکمِ الہی کے بجالانے میں اپنی جان کو قربان کر دینا تمغہ فخر اور سندِ کامرانی یقین کرتے تھے اس لیے موسیٰؑ نے حکمِ خداوندی پر عزیز، شفیق اور مفید عصا کو زمین پر دے مارا قالفاھا

یعنی موسیٰؑ نے عصا پھینک دیا زمین پر عصائے جنت کو پھینکنے کے بعد کی حالت کو قرآنی عبارت میں یوں بیان فرمایا ”فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى“ کہ پھینکتے ہی عصائے موسیٰؑ نے ایک خطرناک سانپ کی صورت میں پھن کو پھیلانے اور بلند کر کے دوڑنا شروع کیا، موسیٰؑ گھبرا گئے تو احکم الحاکمین کا فرمان آیا کہ ”اے موسیٰؑ! تم نے تو اس عصا کو ”میرا“ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اب تم اپنی چیز سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے عالم خوف و حیرت میں جواب دیا کہ ”اے مالک یہ میرا عصا نہیں ہے بلکہ تیرا عطا کیا ہوا عصا ہے“ جب موسیٰؑ نے بیچارگی کا اعتراف کر لیا تو دریائے رحم جوش میں آکر اعلانِ کرم فرماتا ہے ”خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْاُولَى“ اے موسیٰؑ اب جب تم نے دعویٰ خودی کو ترک کر کے اقرار عطا کر لیا ہے تو اب اس سانپ کو پکڑ لو اور مت ڈرو ہم اس کو اس کی اگلی صورت میں بدل دیں گے۔ موسیٰؑ علیہ السلام نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا اور پکڑتے ہی عصا بن گیا۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ، موسیٰؑ علیہ السلام کو پند و نصیحت فرماتے ہیں کہ یہاں تمہاری کوئی چیز نہیں، حتیٰ کہ تمہارا وجود تک تمہارا نہیں ہے۔ آج سے یہ ”میرا میرا“ کرنا ترک کر دو کیونکہ جب تم نے ”میرا عصا“ کہا تھا وہ عصا تمہارے لیے سانپ بن گیا اور جب تم نے ”میرا“ کو اپنے ذہن و دماغ سے مٹا دیا تو سانپ نے مہربان عصا کی صورت اختیار کر لی۔

میرا میرا مت کرو ”میرا“ تم کو مارے گا
 ”مارو میرا“ مارے بیڑا تیرا پارے (خیری)

مار فارسی میں سانپ کو کہتے ہیں۔ ترجمہ سہل ہے، تشریح طلب نہیں ہے۔

★ — عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تزییل کے قصد سے، اپنے باغ میں کام کرنے والے، ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا، حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اس مہاجر غریب مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تمہا کر خھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور چاروں منافقوں نے شہادت دیں کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے۔ ہم اس اونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحبِ علم الاولین و آخرین ؑ نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی غریب مہاجر نے کہا کہ یا رسول اللہ ؐ میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقرار کو، صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑ کر اپنے اسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کے لیے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں یہ میرا اونٹ ہے مگر میرے پاس کسی قسم کا گواہ اور شہادت موجود نہیں ہے۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ یہودی کو دیدیا اور چوری کے جرم میں اس نادار مہاجر کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا، وہ مسلم حیرت زدہ ہو کر جانب آسمان نظر اٹھائے عرض کرنے لگا کہ اے ربِّ علیم و حکیم تو جانتا ہے کہ اونٹ کی چوری میں نے نہیں کی، اسکے بعد رسول اللہ ؐ سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم مبارک حق ہے مگر جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت بخشی ہے، ذرا مہربانی فرما کر اس اونٹ سے

دریافت کر لیجئے! کہ اس کا سچا مالک کون ہے؟ رسولِ برحق نے یہودی سے واپس آنا
اونٹ کو اپنے سامنے لاکر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے؟
اب قدرتِ الہی اور معجزہ مصطفوی کی بہار دیکھو! اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع
کیا ”انا لهذا المسلم وان هؤلاء الشهود لکاذبون“ کہ یا رسول اللہ
میں اس مسلمان کا ہوں اور یہ مدعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے ہیں۔ رسولِ کریم
نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اُس غریب مہاجرِ مسلم کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تو کونسا
عمل کرتا ہے مجھ سے کہہ، کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے
اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی۔“

اس عاشقِ رسول نے روتے ہوئے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے پیٹ پالنے کیلئے
دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور
میں اُس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا، جب تک آپ پر سجدہ و صلوات کا ورد ختم نہ
کر لوں یہی میرا عمل ہے، یہی زادِ راہِ آخرت ہے۔

حضرت رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اس دُرد کی برکتوں
نے دنیا میں دستِ بُریدگی کی رُسوائی سے تجھے بچالیا اور آخرت میں تو غضبِ الہی
سے نجات پا گیا ہے۔

وہ دل بچھرے بذر، جو نہ ہوشیاد محمد کا
کوئی مانے نہ مانے، انکے رتبے میں کمی کیا ہو
محمد کی اطاعت ہی خدا کی عین طاعت ہے
فرشتے آسمان سے، روز آتے ہیں زیارت کو
وہ سر کس کام کا جس میں، نہ بخسودا محمد کا
کوئی چاہے نہ چاہے، ہے خدا شیدا محمد کا
وہی تابع خدا کا ہے، جو ہے تابع محمد کا
کہاں وہ عرشِ عظیم ہے، کہاں روضہ محمد کا

دُرود و سلام کے معجزاتی ثمرات

صاحب کتاب "الملاذوا الاعتصام" سرورِ مخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم کی

اس حدیثِ پاک کو زیرِ قلم لائے ہیں کہ زبانِ نبوت کا فرمان ہے کہ اللہ عز و شانہ نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبقے کے تحت میں جائے گیر ہیں۔ اُس کے اتنی ہزار پر ہیں اور ہر پر میں اتنی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اتنی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالق کون و مکاں کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور مجھ پر دُرود بھیجنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

غریبوں کی مدد بے بس کا بس زوئی فدا تم ہو : سہارا بے سہاروں کا، ہمارا آسرا تم ہو
وہ لاثانی ہو تم آقا، نہیں ثانی کوئی جس کا : اگر ہے دوسرا کوئی تو، اپنا دوسرا تم ہو

★ — حضرت فضیل ابن عیاض حضرت سفیان الثوری رضی اللہ عنہ سے

روایت فرماتے ہیں کہ میں حج کے لیے حرم شریف میں پہنچا میں نے ایک شخص کو حرم شریف میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ پر دُرود شریف کا ورد ہر جگہ کرتا جا رہا ہے حرم پاک میں، طوافِ کعبہ میں، سعیِ صفا و مروہ میں، عرفات میں، منیٰ و مزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر صلواتِ رسول میں مشغول ہے میں نے اُس شخص سے عرض کیا کہ اے دوست ہر مقام کے لیے الگ الگ مقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو، سوائے اس کے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود ہی دُرود پڑھتے جا رہے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں ایک واقعہ کے سبب سے اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں! میں نے عرض کیا براہِ کرم اُس واقعہ سے مجھے بھی کچھ

اطلاع دیجئے! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں خراسان سے اپنے سن رسیدہ والد کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوا جب ہم کو فہ پٹنچے میرے والد ماجد کی طبیعت اس قدر بگڑ گئی کہ رات کو انتقال فرما گئے۔ میں نے ان کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا، از دیاد غم میں قدرے بعد میں نے اس کے رخسار کو کھول کر دیکھا تو اس کی صورت ایک گدھے کی صورت میں تبدیل پائی۔ یہ دیکھ کر میں بید پریشان ہو گیا اور سوچنے لگا کہ میرے والد کی یہ بدلی ہوئی صورت لوگوں کو کیسے بتاؤں؟ میرے والد کی ذلت کی حد نہ رہے گی اور ساتھ ساتھ مجھے بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا یہ سوچتے سوچتے میری آنکھیں لگ گئیں۔ قدرے سونے پایا تھا کہ مجھے خواب آیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و دلکش بزرگ، چہرے پر نقاب ڈالے تشریف لائے اور اپنے چہرہ سے نقاب کو ہٹا کر کہنے لگے کہ ”کس بات پر اس درجہ غمگین ہو؟“ میں نے جواب دیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، پھر پورا واقعہ میں نے بیان کیا۔ تو وہ خوش پوش و خوش رو بزرگ میرے والد صاحب کے پاس تشریف لائے، چادر کے اوپر سے منہ پر ہاتھ پھیر دیا میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرہ کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور چمکیلا پایا میں نے دوڑ کر جا کر اس بزرگ کے رخسار مبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا نظر آیا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے۔ گھبرا کر میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں محمد مصطفیٰؐ ہوں۔ حالت بیقاری میں ان کی چادر کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خدا کی قسم! آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مطلع فرمائیے۔ تو محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ سودخور تھا اور یہ خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سود کھاتا ہے بعد مرگ اس کی صورت دنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت اختیار کرے گی تمہارے والد کے حق میں یہ بات عالم ظاہر

۵۰
 میں ظہور پزیر ہوئی لیکن تمہارے والدہ برات آرام فرمانے سے پہلے مجھ پر سوار درود و
 صلوات بھیجنے کے عادی تھے۔ جب بعد مرگ ان کو یہ حالت پیش آئی، اُمتوں کے اعمال
 مجھ پر پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے خبر دی، میں حاضر ہوا اور
 اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوات بھیجنے والے کو دُنیا میں اس بُری حالت سے
 ذلیل نہ فرمائیں۔ خدائے ستار و غفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے
 والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و منور ہو گیا ہے۔ لہذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذلتِ
 دُنیوی و اخروی سے نجات کا باعث کثرتِ صلوة الرسول ﷺ سے زیادہ کوئی مُفید اور افضل
 عمل خیر نہیں ہے۔

صد کتاب و صد ورق در ناکن : رُوئے دل را جانب دلدار کن

جس کی جاں کی قسم، رب نے قرآن میں کی
 اُس نبی کی رسالت پہ، لاکھوں سلام
 شکرے پتھر کے، کلمہ پڑھیں ہاتھ میں
 ایسی نادر شہادت پہ، لاکھوں سلام
 وہ جگہ جس پہ، احمدؑ تولد ہوئے
 اُس مقامِ ولادت پہ، لاکھوں سلام
 صاحبِ قابِ قوسین، حسہ حسین
 محرمِ سترِ قدرت پہ، لاکھوں سلام
 جس پہ حسین و حمید و زہد و شرافت
 اُس محمدؐ کی تربت پہ، لاکھوں سلام

★ ————— "الملاذ والاعتصام" میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "اے میرے امتیہو! تم پر رومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟" فرمایا کہ وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جا کر غیر خدا کی عبادت کرتے ہیں، مجھے سب و شتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوع آفتاب دو رکعت "یا جنتی طاقت اللہ تم کو عطا فرمائے" نماز پڑھ کر مجھ پر ساٹھ بار درود بھیجو گے پھر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گے تو رب العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا مستجاب ہے۔ جو بھی کار خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔

۵ حضور مرثد کھڑا ہوں گا، کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا

بگاہ لطف و کرم اٹھے گی، تو جھک کے میرا سلام ہوگا

★ ————— حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ اپنی کتاب مشنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد پاک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، کیونکہ اللہ جل شانہ نے مکھیوں کو جسد اطہر پر بیٹھنا اس لیے حرام کر رکھا تھا کہ انہیں آمیزگی، غلاظت پسند تھی۔ مگر شہد کی مکھی دربار رسولؐ میں حاضر ہو کر، کبھی لباس پر، کبھی جسم اقدس پر تصدق ہوتی تھی، ایک بار شہد کی مکھی حاضر خدمت تھی، رسول پاکؐ نے پوچھا کہ اے مکھی یہ تو بتا کہ تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ عرض کیا کہ یا حبیب اللہ! ہم بیلا، جنیلی، گلاب، جوہی وغیرہ ہر پھول کا رس چوستے ہیں اور جب اپنے چھتے میں آکر اگل دیتے ہیں تو وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس بات پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان پھولوں کا رس تو پھیکا اور قدرے تلخ ہوتا ہے لیکن شہد میٹھا و شیریں ہوتا ہے! یہ بتا کہ ان پھیکے رسول میں شیرینی کہاں سے آتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا کہ

گفت چو خوانیم برا حسمد درود

می شود شیریں، و تلخی را ز بود

یا حبیب اللہ! ہمارے منہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھولوں کا رس چوس کر پرواز کرتے ہیں تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے اپنے چھتوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ شیرینی آپ کی صلوات کی برکت اور آپ کے نام کا صدقہ ہے۔ سبحان اللہ! جب صلوات الرسول کی برکت سے پھولوں کے پھیکے رسول میں میٹھا س پیدا ہوتی ہے تو ہم گنہگاروں کو بھی اس بات کا یقین واجب ہے کہ ہمارے تلخ، پھیکے اور بدمزہ اعمال درود شریف کی برکت سے شیریں اور قابل قبول حتی طور پر بن جائیں گے۔

★ — ایک خدارسیدہ بزرگ شخص فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ جو اپنے نفس پر گناہوں کی کثرت سے زیادتی کرنے والا تھا میں اس کو وقتاً فوقتاً پند و نصیحت کرتا تھا کہ وہ ان بیہودگیوں سے باز آجائے۔ لیکن وہ سنا نہ تھا، جب اُس نے وفات پائی، خواب میں اُس کو میں نے جنت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے دریافت کیا کہ تم کو یہ رفعت و منزلت کیسے ہاتھ لگی؟ تو اُس نے بتایا کہ میں ایک بار ایک محدث صاحب کے درس حدیث میں حاضر ہوا تھا ان کی زبانی میں نے سنا کہ جو شخص صلوات الرسول کو بلند آواز میں پڑھتا ہے، اس کے حق میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۵۳
یہ سن کر میں نے اپنی آواز کو صلواتِ رسولؐ سے بلند کیا اور میرے ساتھ پوری جماعت نے ساتھ دیتے ہوئے صلواتِ رسولؐ میں آواز بلند کر دی اور ہماری پوری جماعت کی اللہ جل شانہ نے مغفرت فرمادی جس کے ثبوت میں آپ میرے مقام کا معائنہ کر رہے ہیں۔

کوئی ملے ہمیں نہ ملے مُصطفیٰؐ ملے
وہ شے ملے کہ ملنے سے جس کے خدا ملے

★ — حضرت شیخ عبدالرحمن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ جب تیس والد کا انتقال ہوا دونوں بھائیوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصے میں تقسیم کر کے ایک ایک حصہ پر قبضہ کر لیا، لیکن باپ کے ترکہ میں رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین عدد بال مبارک بھی تھے ہر ایک بھائی نے ایک ایک بال مبارک لے لیا۔

بڑے بھائی کہنے لگے کہ چلو تیسرے بال مبارک کو کاٹ کر دو حصہ کر لیں تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عظمتِ رسولؐ واجب ہے، ان کے بال مبارک کو کاٹنا بڑی بے ادبی ہے۔ بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اگر تم راضی ہو تو تم تینوں بال مبارک لے لو اور مال کا جو حصہ تمہیں ملا ہے مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے منظور کر لیا اور حضرت سرکارِ دو عالم کے تینوں بال مبارک کو لیکر بڑے بھائی کو کل مال دے دیا۔ تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ مفلس بن گیا ایک رات اُس مفلس بھائی نے رسولِ اقدس کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے محروم و بد قسمت! تو نے

میرے بال مبارک کی توقیر نہ کی بلکہ دنیا کو ان پر ترجیح دی، لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اس قدر احترام کیا کہ سب اموال میراث ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وہ ان بال مبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی محبت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرتِ صلوات کے نتیجے میں دنیا و آخرت کا ریس بنا دیا ہے، اس نے سعادتِ دارین حاصل کر لی اور تو محروم رہ گیا، جاگنے کے بعد بڑے بھائی نے بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈ نکال کر اس کی خدمت میں پہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صلواتِ الرسولؐ اور توقیرِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان کی دنیوی و اخروی زندگی کو سنوارتی ہے، اور جو بے اعتنائی برتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دنیا میں اس سے دور بھاگ جاتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں ترارہتا عبادت اس کو کہتے ہیں

★ روایت ہے کہ ایک زاہد و پرہیزگار نمازیں اس درجہ کیسوتی و سچتی سے حمدِ الہی و عبادتِ باری تعالیٰ میں مشغول ہو گئے کہ کشمکش میں صلواتِ رسولؐ کی یاد نہ رہی اس زاہد پاکباز نے ایک شب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے سوال فرمایا کہ تم نے تشہد میں مجھ پر درود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ شانے الہی میں اس قدر منہمک ہو گیا تھا کہ درود کی ادائیگی باقی رہ گئی۔

حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے ”کیا تم نے میرے اس قول کو نہیں سنا؟“ **الْاَعْمَالُ مَوْقُوفَةٌ وَالِدَعْوَاتُ مَحْبُوسَةٌ حَتَّىٰ يُصَلِّيَ عَلَيَّ** کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دعائیں مقید ہیں جب تک مجھ پر صلوات نہ بھیجی جائے۔“ **لَوْ جَاءَ عَبْدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَهْلِ الدُّنْيَا وَلَمْ تَكُنْ فِيهَا صَلَاةٌ عَلَيَّ رَدَّتْ وَلَمْ تَقْبَلْ** اگر کوئی بھی بندہ بروز حشر تمام دنیا والوں کی نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مجھ پر بھیجے ہوئے صلوات اس کے ذخیرہ اعمال میں موجود نہ ہوں تو تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے اور مقام قبولیت کا رتبہ نہ پاسکیں گے؛ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا

حضرت سرور کائنات و فخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مقرب فرشتے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرئیل کہنے لگے کہ یا رسول اللہ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روز بعثت و نشور میں بذات خود اس کا ہاتھ پکڑ کر، کوندتی ہونی بجلی کی مانند صراطِ یوم القیامت سے گزر جائیگا بعدہ میکائیل بول پڑے کہ یا رسول اللہ میں اس شخص کو آپ کے حوض کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کر دوں گا۔

پھر اسرافیل پکار اٹھے کہ یا رسول اللہ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیش خدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیلؑ نے وعدہ فرمایا کہ یا رسول اللہؐ ایسے شخص کی رُوح کو میں اس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی رُوحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراطِ قیامت کو جبرئیلؑ کا ہاتھ پکڑے کو نڈتی ہوئی بجلی جیسی سرعت سے عبور کرنا چاہے، جو میکائیلؑ کے ہاتھوں کو ثر سے سیراب ہونے کی خواہش رکھے، جو اسرافیلؑ کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنا رکھے اور جس کو عزرائیلؑ کے ہاتھوں، نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل میں ہو، وہ ہرگز ہرگز صلوات الرسولؐ سے بخیلی ولا پرواہی نہ برتے گا۔ بلکہ اپنی آسانی و سہل ترین جاں کنی کی خاطر وردِ درود کی کثرت پر جان دیگا۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف

رحمن خود ہے میرے طرف دار کی طرف

★ — حضرت شیخ علامہ خوہوئی رحمۃ اللہ علیہ ”درة الناصحین“ میں رقم طراز ہیں کہ

حضرت عبداللہؑ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا وہ فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دو عالم کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے، پس کس طرح اس کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شفیع المذنبین مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے بارگاہِ الہی میں اس کی شفاعت کر دی اور باری تعالیٰ نے اس کو بری کر دیا۔ میں نے بصد حیرت آقائے دو عالم سے درخواست کی کہ کس سبب سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا؟ تو صاحبِ کوثر و تسنیم نے فرمایا کہ ”صرف مجھ پر کثرتِ صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ

منزلت ملی۔ شیخ کو فجر میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نماند بعضیاں کسے دزگرو

چو دارد چنین سید پیش رو

یعنی بوجہ عصیان وہ شخص، قیدیوں اور مرہون آتش سوزاں نہیں رہے گا جو ایسے نامدار آقائے دو جہاں و سید مرسلان کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا ”السّلام علیکم یا اهل العزّ الشامخ والکرم الباذخ“ یہ سن کر رسول پاک نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکر کے درمیان بٹھالیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اس زمین پر میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں ہے۔ آپ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا از و حکمت ہے؟

محبوب خالق کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”مجھے جبریل علیہ السلام نے آ کر خبر دی ہے کہ شیخ مجھ پر ایک ایسی درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا

تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بصد نیا عرض کرنے لگے کہ اس کا درود کس قسم کا ہے تو محبوب جنت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے درود کی یہ صورت ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْيُنِ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ

ملاحظہ فرمائیے کہ رسول پاک کو درود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور درود کی ندرت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوق سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پزیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہانی کو سرور عالم اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعث کون و مکان اپنے قریب بٹھالیتے ہیں، وہ اللہ جل شانہ کی نظر میں بھی مقام قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مژدہ ہے ”وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“ جس نے دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودی خالق اکبر بھی پا گیا ہے۔

وہ جس کو ملے ایمان ملا، ایمان تو کیا رحمن ملا
قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا، جب دل نے وہ نور ہدیٰ پایا

جیسی تو حضرت ملا سعدی شیرازی نیت نئے رنگ میں قسم قسم کی شنائے رسول فرما کر اس مقام قربت کو حاصل کرنے کا ارمان دل میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زباں تا بود در دہان جائے گیسر
شنائے محمد بود دل پزیر

سعدی فرماتے ہیں کہ جب تک میرے منہ میں یہ زبان ہلتی رہے گی تو یہ زبان سعدی نیت نئے رنگ و روپ میں دل پسند صلوٰۃ محمدی گائی رہے گی۔

صیبِ خدا، اشرفِ انبیاء : کہ عرشِ مجیدش بود متکا

”وہ ذاتِ محمدی ربِّ اعلیٰ کا صیب ہے تمام نبیوں سے برتر و بزرگ ہیں، وہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ عرشِ پاکِ جل شانہ اس کا تکیہ گاہ بنا ہے۔“

سوارِ جہا نکیر یگراں بُراق : کہ بگزشت از قصر نیلی رواق

وہ نورِ احمدی جسدِ بشری کے ساتھ، برقِ رفتار، دنیا کو یک لحظہ میں طے کرنے والے بُراق پر سوار ہو کر، لقاہِ محبوب کے لیے لمحہ بھر میں نیلی چھت سے گزر گئے۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک کوئی ہستی درجہ ولایت پر بجز وردِ شانے محمدی

وصلواتِ الرسول کے فائز نہ ہو سکی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم : خدا چاہتا ہے رضائے محمد

محمد براے جنابِ الہی : جنابِ الہی براے محمد

★ — حضرت شیخ علامہ عبد الرحمن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک

خدا رسیدہ بزرگ نے ایک ایسے شخص کو مین میں دیکھا جو آنکھوں سے اندھا بھی تھا، برص

کا مریض بھی تھا، گونگا اور اپاہج بھی تھا اس کے متعلق اُس بزرگ نے لوگوں سے

دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت یہ مادر زاد اندھا، گونگا اور اپاہج نہیں

ہے بلکہ وہ بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا اور کلامِ پاک جب تلاوت کرتا

تھا تو اُس پاس کے لوگ جھوم جھوم جاتے تھے۔ ایک دن اُس نے اس آیت شریف کی

تلاوت کی ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ تلاوت تو کر لی لیکن درود شریف

پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برتی، اس کے بعد وہ ان تمام مُصیبتوں میں مبتلا ہو گیا

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۶۰

حافظ علم و ادب و رزقہ در حضرت آں شاہ
ہر کہ آ نیست ادب، لائق قربت نہ بود

اے حافظ شیرازی! شاہِ دو عالم، فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
و حضوری میں علم اور ادب کو ہاتھ سے نہ جانے دے، کیونکہ جو علم و ادب سے نابلد
ہوتا ہے وہ مقامِ قربت کا مستحق نہیں ہوتا۔

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ خلق خدا کو اس طرح نصیحت و انتباہ
فرماتے ہیں کہ ۶۱

ہر آن کہتہ کہ با مہت ستیزد
چناں اُفت کہ ہرگز بر نہ خیزد

ہر وہ کمتر و کمزور، جو بہت بہتر اور شہ زور سے لڑتا ہے۔ تو پھر وہ ایسا
چت کرتا ہے کہ پھر اٹھ کھڑے ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔

★ — حضرت شیخ علامہ زماں، عبدالرحمن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ "القول
البدیع فی الصلاة علی الشفیع" کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں
کہ حضرت علی کریم اللہ وجہ سید المرسلین کی زبان پاک سے سن کر یہ حدیث شریف
روایت کرتے ہیں کہ فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے
کے بعد حج بیت الشکریا اور بعد حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جل شانہ و عم نوالہ
اس کے غزوہ کا ثواب چار سو بار حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سن کر ضعیف اور سن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر بیخ و الم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا کہ **وَاحْسَرَتًا** ! جو آنی باقی نہ رہی حج تو بجالا سکتے ہیں لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے!

اَرَحْمُ الرَّاحِمِينَ نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوبؐ کے پاس جلد سے پیشتر پہنچو۔ جبرئیل حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے کہ اے رسولِ خدا! اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر از روئے محبت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا اللہ پاک اس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوے کے ثواب کے برابر کر دے گا جن غزوؤں کا ہر غزوہ چار سو بار حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔

★ حضرت علی کریم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا، اس درخت کی ٹہنیاں تروتازہ موتیوں کی اور اس کی ٹھنکیں زرخاں کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتیاں زبرجدی ہوں گی اس درخت کا پھل، محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہوگا۔ انصاف و ترک خود پسندی کا مقام ہے درود شریف اعمال کے درمیان، اللہ جل شانہ کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنا لیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درود کی اجرت چار سو غزوے، ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرم الاکرمین کے کرم کی حد ہو گئی ہے ایک درود پر خزانہ رحمتِ خداوندی نچاؤ رہو رہا ہے۔ حساب لگائیے! ہر درود شریف

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوة الرسول کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضل الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا ورد کرنے والوں کی خاطر، میزبانِ جنت، خالقِ رحمت، احسن الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عملِ درودِ بجالانے والوں کو بطورِ انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں ربِّ دو جہاں نے اپنے محبوبِ جہاں افروز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے وہاں مدارِ رسول اور قاری درودِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ایسی خاص مہانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عیش کرنے لگے۔ بابِ مدینہ علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ان حدیثوں کا بیان، خالقِ دو جہاں کے فضلِ بجدی کا اعلان اور کثرتِ درود پر دل کو ابھارنے کا سامان ہے۔

عجب کیا اگر رسم فرماتے ہم پر : خدائے محمد برائے محمد
دم نزع جاری ہو میری زباں پر : محمد محمد خدائے محمد

★ ——— نذرہ المجلدات میں شیخ علامہ زماں عبدالرحمن الصفوری فرماتے ہیں کہ بعض مظلوم خدائے شخص ایک ظالم بادشاہ کے ستم سے جنگل کی طرف جان کی حفاظت میں نکل گئے چونکہ بادشاہ سخت جابر و طاقت ور تھا، درویش کو خوف ہوا کہ کہیں بادشاہ کی قوت اور مہارتِ تجسس یہاں تک آنے پہنچے، درویش نے سُنسانِ جنگل میں، ازراہ احتیاط زمین پر ایک ایسا دائرہ کھینچ دیا جو بظاہر ایک قبر کی صورت دکھائی پڑتا تھا۔ بعد اُس نے اس دائرہ کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکر کنارے بیٹھے ایک ہزار دفعہ درود شریف کا ورد کیا اور قاضی الحاجات کے دربار میں بیگناہ ہاتھوں کو

پھیلائے بھیک مانگی کہ اے رَبِّ اَعْلٰی! بندہ نے اس صاحبِ قبر کو اپنا شفیع بنا لیا ہے۔ مجھے اُس ظالم شاہ کے خوف سے بحرِ مت محمد قریشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امن اور اطمینان عطا فرما۔ جھٹ اسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں بعید ہیں، لیکن وہ کرامت و منزلت میں مجھ سے حدِ درجہ قریب ہے۔ جاؤ! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چلے۔ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سُنکر کہ ظالم سلطان کی وفات ہو چکی ہے، شکرِ الہی بجالایا۔

لہذا رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمیتو! جب کوئی بھاری مُصیبت اور مُشکل تمہارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کرو کیونکہ میرا درود مُشکل کُشا و دافعِ البلیا ہے۔

آپ کے رب نے دیا، آپ کو فضلِ کُلی
وہ دیا تم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

★ کتاب ”الملاذوالاعتصام“ میں مُندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر بحکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آ پہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے ”اے موسیٰ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگالائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی، اب سارے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا“

اے موسیٰ اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کر دے ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربارِ الہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض گزار ہوئے کہ مولیٰ اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمانِ الہی پہنچا کہ عصا سِطحِ دریا پر مارو، دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے بصد زاری وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عصا سے کام لو۔ حضرت موسیٰ نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارہ بھر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہِ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبرئیل فرماتے لگے 'موسیٰ! تم نے صرف "ضربِ عصا" کے جملہ کونسا، لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے تم پہلے "ضربِ عصا" کا طریقہ معلوم کر لو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل خدا کے واسطے بتا دیجئے نا، کہ کونسا طریقہ ہے کافی دیر ہو رہی ہے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکمِ خدا یوں ہے کہ رسولِ آخر الزماں پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضربِ کلیمی سے فائدہ اٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب ہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی 'ضربِ کلیمی کو صلواتِ رسولِ مدنی نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قوم بنی اسرائیل نے نجات پائی۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا : دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

تو ہے رحمت، باپِ رحمت، تیرا دروازہ ہوا : سایہ فضلِ خدا، سایہ تیسری دیوار کا

★ — حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمد صیب اللہ! اللہ جل

شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالمِ بجنبری میں رکھا، بعدہ مجھے پکارا کہ

”اے جبرئیل! اُس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے

جواب میں کہا ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔

اللہ جل شانہ نے حکم صادر فرمایا ”قَدْ سَنِي“ میری پاکی و بے نیازی کے ذکر

میں مشغول ہو جا۔ میں خالقِ اکبر کی قدسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر

صدا آئی ”مَجْدَنِي“ اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہا میں

دس ہزار برس عظمتِ الہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی ”اَحْمَدَنِي“ میری حمد

و ثنا کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس تحمیدِ الہی میں زندگی گزار لی۔ اس کے بعد

”ساقِ عرش“ کے پردہ کو گر کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری

فرمایا اُس عرصہٴ نظارگی میں ”ساقِ عرش“ پر ایک سطر پر مقوم پایا۔ اللہ پاک نے

مجھے ہم عطا فرمائی کہ یہ سطر ”اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ ہے۔ میں

نے عرض کیا ”یا خالقِ ذوالمنن! یہ ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبرئیل!

اگر میرے ارادہٴ قدرت میں ”تخلیقِ محمد“ نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب

نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم، نہ سورج ہوتا نہ چاند اور نہ

ثواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبرئیل! اس محمد باعثِ تخلیقِ دو عالم پر صدقے جاؤ اور

ہدایہٴ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبریلؑ نے آپ پر یا رسول اللہؐ دس ہزار برس درود بھیجا، اب یہ حقیر فقیر ناظرین وقارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اپنے محبوبؐ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطے میں لاسکتا ہے؟

جب جبریلؑ جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقتِ خدمت و قابلیت دیدارِ رسولؐ کی خاطر احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک، عالم بے خودی، عملِ تقدیس، تجمید و تحمید و نظارگی "ساقِ عرش" میں مشغول رکھنے کے بعد، دس ہزار برس تک صلواتِ الرسولؐ کا ورد کراتے ہوئے کامل مودب بنا لیا پھر تو اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے اپنے فضلِ محض سے "رَسُولِ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اٰمِيْنٍ" کی سندِ خدمتِ محبوبِ خالقِ کل، جبریلؑ کو مرحمت فرمائی۔

اگر "ساقِ عرش" کی نظارگی جبریلؑ علیہ السلام کو میسر نہ آتی تو "سِدْرَةُ اٰهِي" کو عبور نہ کر سکتے والا ناموس اکبر کو، عرشِ بریں تک پہنچ کر دیدارِ لِقَاءِ اٰهِي سے مشرف ہونے والے نبیِ اعظم و خاتم کے چہرہ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھریں پر تجلی اٰهِي دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقابِ چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا اسی طرح خود خدا تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوبؐ کے عالم سازِ رُخْسَارَةِ مَنُوْرٍ پر مَزِيْلٍ و مَدَثَرٍ کا نقاب چڑھا دیا تھا۔

مُوسَىٰ زَهْوٰشٍ رَفِيْعٍ بَيْكٍ بِرٍ تَوْصِفَاتٍ

تَوْعِيْنٍ ذَاتِ مِي نَغْرِي دَرْتِيْسِي

صفتِ جمالِ اٰهِي کا عکس دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا ہوش جاتا رہا۔ تو ذاتِ محمدیؐ کو

دیکھو کہ وہ مسکراتے ہوئے عین ذاتِ خداوندی کو دیکھتے رہ گئے۔

عہدِ بین تفاوتِ راہ، از کجاست تا بہ کجا

تو ہم جیسے عاصیوں کے لیے ”صلواتُ الرسول“ افضل الاعمال کیوں نہ بنے؟ پھر ہم بغیر ”صلواتُ الرسول“ کے حضرت حق تعالیٰ اور حضرت محبوبِ مالکِ پست و بالا کے منظورِ نظر کیسے بن سکیں گے؟

برائے دیدنِ تو چشمِ دیگرم باید

کہ این چشمے کہ من دارم جمالتِ رائی باید

تجھے دیکھنے کو مجھے ایک دوسری قسم کی آنکھ چاہئے، کیونکہ جس قسم کی آنکھ میں

رکھتا ہوں وہ تیری دیدارِ جمالِ باکمال کے لیے لائق و شایستہ نہیں ہے۔

اگر حُبِّ خدا خواہی، بجاں شو پیرو احمدؑ

صراطِ مستقیمِ این ست و راہِ جلدِ کاملہا

اگر خدا کی محبت کا طالب ہو، تو پہلے تابعِ محبوبِ خدا بن جاؤ کیونکہ خدا کی قربت

حاصل کرنے کا یہی ایک سیدھا اور سہل راستہ ہے اور یہی راستہ تمام ولیوں اور

کاملوں کا اختیار کردہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدثِ دہلویؒ اپنی تصنیف ”جذبُ القلوب الی دیارِ

المحبوب“ میں ذکرِ رسولؐ کی از یادِ اشتیاق کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ

جاں میدہم در آرزو، اے قاصدِ آخر بازگو

در مجلسِ آن نازنینِ حسرتی کہ از مایِ زود

اے قاصدِ ملامتِ مائے! اتنی سی بات کی وہاں خبر کر دے کہ یہ بندہ

صرف اس ارمان پر قربان ہو جانا چاہتا ہے کہ سید انس و جان، نازنین زمین و زمان کی مجلسِ مقدسہ میں تھوڑی سی ہماری بات آجائے۔

لَوْ شِئْتُ عَنْ قَلْبِي تَرَى فِي وَسْطِهِ
ذِكْرُكَ فِي سَطْرِ وَالتَّوْحِيدِ فِي سَطْرِ

اگر کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھے، تو ضرور میرے قلب کے بیچ دو سطریں پائیگا، جہاں ایک سطر میں یادِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری سطر میں توحیدِ خالق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر معمور ہو گیا ہے اور کسی شے کی گنجائش ناممکن ہے۔

حضرت میر تقی میر کے شعروں میں ایک شعر قابلِ صدِ داد ہے۔
تجھے دیکھا جس نے ہے اے پری، بخدا کسو کو نظارہ کی
نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس

☆ حضرت شیخ ملا مصلح الدین سعدی شیرازی ایک انوکھے طرز پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف کی بجدی کو ظاہر فرماتے ہیں۔
نہ حُسنش غایتے دارو، نہ سعدی را سخن پایاں
بمیر و تشنہ مُستسقی، و دریا ہچتہاں باقی

محبوبِ خدا کا حُسنِ بے مثال کی انتہا نہیں ہے اور سعدی کے سُخن ناقص کی ایک حد ہے، لہذا محدود کلمے کی پُختا محال ہے جس طرح دریا کے کنارے استسقا کا مریض پیاسا مر جاتا ہے اور دریا اپنی پہلی حالت پر باقی رہ جاتا ہے بالکل اس ناقص مثال کے مطابق مادِحِ رسول کی پیاس وصفِ نبی لاثانی سے بچتی نہیں، مادِحِ پیاسا مر سکتا ہے لیکن بحرِ بکیراں، مدحتِ نبی ﷺ میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔

ترا عز لولاک تمکین بس است سبحہ شای تو طہ و سین بس است
 چه وصفت کند سعدی ناتمام سبحہ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام
 اے باعثِ موجودات، محبوبِ قاضی الحاجات، آپ کے لیے شکستے الہی میں
 سے صرف دو الفاظ آئے اور بس کافی ہیں اور آپ کی عزت افزائی میں بدرج جناب
 باری تعالیٰ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" کا جملہ جامع و مانع ہے۔
 حضرت شیخ ملا عبد الرحمن جامی اصفہانیؒ کے چند عشق آمیز اور طرب انگیز

اشعار رقم کرتا ہوں اور ناقص ترجمہ بھی کر دیتا ہوں۔

ز جودش گر نگشتی راہ مفتوح ✽ بجودی کے رسیدی کشتی نوح؟
 اگر فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سمندرِ جود و کرم کی طغیانی نہ ہوتی تو
 حضرت نوح علیہ السلام کی کشتیِ جودی پہاڑ کا دامن نہ پاتی۔
 جودِ مصطفوی سے کشتیِ نوح نے "جودی" میں پناہ پائی !!!

تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گلہ ہے ؟ کئی بر حال لب خشکانِ بگلہ ہے
 اے زبدۂ اربابِ کرم، محمد اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سرتاپا رحمت ہی
 رحمت ہیں۔ بہتر ہوگا اگر کبھی کبھار ہم خشک لبوں کی طرف بھی نظر فرمائیں۔

چشمِ فیاض سے گر کچھ بھی اشارا ہو جائے

نام ہو آپ کا، اور کام ہمارا ہو جائے

بگردِ روغناتِ گشتیم گستاخ

دلِ چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ

اے قدوہ اہلِ وفا، جب آپ کی زیارت سے بندہ مُشرف ہوا گستاخانہ

آپ کے روضہ پاک کے گرد طواف کرتا آیا۔ کیونکہ میرا دل دُرود کی فرقت میں پخیرہ
جیسا سُورخ سُورخ بن گیا ہے۔

اکنوں گرتن نہ خاکِ آں حریم است
بحمد اللہ کہ جاں آنجا مُقیم است

گرچہ میرا جسم و تن اس وقت حرمِ مدینہ میں حاضر نہیں ہے، مگر اللہ پاک کا
بید شکر ہے کہ میری رُوح و جاں وہاں اقامت پزیر ہے۔

اگر نبود چو لطفَتِ دَسْتِ یاکے : ز دَسْتِ مانیاید بیچ کارے

آپ کے لطف و کرم اگر ہمارے حاتم و مددگار نہ ہوں تو ہمارے ہاتھوں سے
کوئی کام انجام پانا محال ہے۔

قَضَائِیْ اَقْلَتِ دَارَاهُ مَارَا سَہْمُ خُدَا اِزْخُدَا دَرْخَوَاهُ مَارَا

قضائے الہی نے (تفکراتِ جہاں عیب جوئی دشمنان، نفرتِ امیراں اور
لشکرِ خبیثاں کو) مجھے نزع میں لینے کیلئے چھوڑ کر، مجھے راہِ خدا سے گرانے کی آزمائش
میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دُرود برائے خُدا، پیشِ خُدا میری سفارش کر کے ان حملوں سے بچالیجے گا۔

★ حضرت انس رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم سے یہ حدیث روایت
فرماتے ہیں کہ آپ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے بچوں کو، رونے پر ایک سال تک
مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچہ یا بچی کا رونا، چار ماہ تک ذکرِ لا اِلهَ اِلاَ اللہ ہوتا
ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلواتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے اور آخر
کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لیے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحب مقام محمود علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا۔
 ”اللَّهُمَّ ارِنِي حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ“ کا اثر و قبولیت، مینتہ العلم کی
 دانش کا غلو اور ان کی نظر کا عمق اس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔
 خدائے کیا تجھ کو آگاہ سب سے : دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

دُرُودِ وَسَلَامِ كَيْلِ افْضَلِ اَوْقَاتِ

★ — سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جمعہ
 کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دوسرے دنوں میں تمہارے
 درودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے درودوں
 کو میں بذات خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ نقیبہ ابی اللیث سمرقندی نے اپنی تصنیف
 ”تنبیہ الغافلین“ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہے
 کہ جو شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جل شانہ
 اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری : فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
 نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی غشٹی : اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
 تیرے در کا درباں ہے جبریل اعظم : ترا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے

بچوں کی بے زبانی رونے کی صورت میں درود ہونا، شب جمعہ اور روز جمعہ
 کی درودوں کو بذات خود رسول اللہ کا اپنے کان مبارک سے سننا اور کثرت درود کے

عادی کی موت پر خالق اکبر، تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا، ایک عجیب و غریب محبتِ الہی کا نقشہ و رضائے محمدیؐ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درودِ خوانی و بدعتِ نبیؐ سے غفلت برتیں تو یہ ہماری بد قسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ع علمے کہ رہ بحق نہ ہا ید جہالت است

ترجمہ: وہ علم جو حق کا راستہ نہ دکھاسکے، سراسر جہالت ہے۔

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا! پھلتے ہیں پودے لکھنے والے

★ — ایک رات مسجدِ نبویؐ میں، رسولِ پاکؐ صلوٰۃ تہجد ادا کر رہے تھے۔

حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطانِ کونین کا پھٹا ہوا کرتہ سی رہی تھیں، رات اندھیری تھی، چراغ کی روشنی میں سلامی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا

جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سُونی زمین

پر گر پڑی۔ بہت ڈھونڈی، بہت ٹٹولی مگر سُونی ہاتھ نہ آئی، اتنے میں افضل العباد

وسید الزما علیہ الصلاۃ والسلام تہجد سے فارغ ہو کر حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے

کوارٹر کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکسِ چہرہ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجرہ عائشہ

اس درجہ منور ہو گیا کہ اُم المؤمنین نے سُونی زمین پر دیکھ کر اٹھالی، اور حیرت و خوشی

سے عرض کیا ”مرحبا صد مرحبا“ کیا منور چہرہ آپؐ نے پایا ہے جس کی روشنی نے

اندھیرے کمرے میں گہری ہوئی سُونی بتادی! یہ سن کر سید السادات، شافعِ مخلوقات

علیہ الصلوٰۃ والسلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ ”اے عائشہ! بڑی حسرت و افسوس و

شومی تقدیر کی بات ہے جو اس چہرہ منور کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے گا“

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ ”یا رسول اللہؐ وہاں آپ کو کون نہ دیکھ پائیںگا“
 ارشاد ہوا کہ ”جو بخیل ہوگا“ اُمّ المؤمنینؓ نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ ”بخیل کون ہے؟“
 فرمایا کہ ”بخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا ہے“
 اگر خیریتِ دنیا و عقبی آرزو داری
 بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمتا کن

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا ؟ دریا بہا دینے ہیں، دُرِ بے بہا دینے ہیں
 ★ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی آپ اٹھ جاتے
 اور صدادیتے ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا
 الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ“ اے لوگو! اٹھو ذکرِ الہی کرو کہ زمین
 کانپنے اور زلزلہ شروع ہونے کا وقت قریب ہے۔ موت اپنے سر و سامان کے
 ساتھ آرہی ہے۔ یعنی قریب قیامت ہے۔ صورِ اسرافیل کی صدا نزدیک ہے۔
 حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ خدمتِ رسولؐ میں حاضر ہو کر عرض گزار
 ہوئے کہ اے رسول اللہؐ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد بندہ آپ پر
 درود کی کثرت کرتا ہے۔ لہذا بتا دیجئے کہ وقت کا کس قدر حصہ آپ کی صلوة میں
 صرف کروں؟ سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”جتنا تم چاہتے ہو!
 اُبی بن کعبؓ نے درخواست کی کہ ”بندہ تمام وقت کا چوتھائی حصہ آپ کے درود
 میں صرف کرنا چاہتا ہے“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تمہاری
 خوشی، جو تیرے جی میں آئے۔ مگر وقت کو اور بڑھا دینے سے تم زیادہ فائدہ میں رہو گے۔“

ابن کعب نے عرض کیا ” پھر تو میں نصف حصہ وقت کا درود میں مشغول رہوں گا“
 آنحضرت نے ارشاد فرمایا ” تمہاری مرضی! اگر زیادہ کرو گے تو اور فائدے میں رہو گے“
 ابن کعب نے کہا ” تین حصہ کا دو حصہ کر لوں گا“ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 فرمایا ” تمہاری خوشی! اگر وقت کو اور بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا“ ابن کعب
 نے عرض کیا ” یا رسول اللہ! اب سے لیکر بندہ جمع اوقات کو آپ کے درود میں صرف
 کر دے گا۔“ اس جواب پر سید الموجدات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ” تب تو
 تمہاری دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن جائیں گی“

☆ امام عبدالباقی الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”طبقات الکبریٰ“ میں حضرت
 ابن الموابب الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ شیخ
 شاذلی نے سید المرسلین کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ابن کعب
 کے اس قول کا معنی کیا ہے ” فکم اجعل لک من صلاتی؟“ میں کتنا
 حصہ وقت، آپ کے درودوں کے لیے رکھ لوں؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ”وہ اپنے نامہ اعمال کے کتنے ثوابوں کو
 میرے لیے وقف کرتے رہیں“

تو جب ابن کعب نے اپنے کل ذخیرہ اعمال کے ثوابوں کو محمد تہامی علیہ
 الصلوٰۃ والسلام پر نچھاور کر دیا تو ان کی دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن گئیں۔

خدا کی رضا، چاہتے ہیں دو عالم : خدا چاہتا ہے رضائے محمد
 عجب کیا اگر، رحم فرمائے ہم پر : خدائے محمد، برائے محمد
 محمد برائے، جناب الہی : جناب الہی، برائے محمد

دمنزع جاری ہو میری زباں پر : محمد محمد، خدائے محمد
 خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے : جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد

صلوٰۃ وسلاک اور احادیث صحیحہ و روایات حسنہ

★ ————— جناب سید ابرار و رسول مختار علیہ افضل الصلوات و اکمل التسلیمات
 کی کچھ احادیث صحیحہ اور روایات حسنہ برائے ترغیب عاشقانِ مدینہ بر صلوات صاحبِ
 مفاتیح الجنۃ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللہ
 الموفق والمعین۔

- ① مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔
 - ② مجھ پر کثرتِ دُرود کی عادت کرو جو بروز قیامت پلِ صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام آدگی۔
 - ③ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جل شانہ سے برضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر دُرود بھیجے۔
 - ④ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود بھیجے کیونکہ کثرتِ دُرود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔
 - ⑤ دُرود کی کثرت حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔
- ع ذکر الحبیب للمریض طبیب
- ⑥ کثرتِ دُرود روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔
 - ⑦ بوجہ کثرتِ دُرود حوضِ کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔
 - ⑧ جس قدر تمہارے دُرودوں کی کثرت ہوگی اس قدر حورانِ جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

۹) بروزِ محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرتِ درود ہوگا۔

۱۰) تین قسم کے لوگ بروزِ حساب و کتاب عرشِ الہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱. جو چھا لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ۱۔ جو میری امت کے کسی غمگین شخص کا غم دور کرے ۲۔ جو میری سنت و طریقہ کو رواج دے اور ۳۔ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے کو عزیز رکھے۔

۱۱) تشنگی یومِ قیامت سے وہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرتِ درود کا عادی ہوگا۔

۱۲) طاعون کی مدافعت کثرتِ درود سے ہوتی ہے۔

۱۳) اللہ جل شانہ نے جبلِ قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد

و شمارِ قادرِ مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کو صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

۱۴) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمّن ہے۔

۱۵) جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پرستار فرشتے طلبِ

مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام و ٹھکانہ جنت ہی ہوتا ہے۔

۱۶) تمہاری بھیجی ہوئی صلوات، تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنیں گی۔

۱۷) مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجنے والوں کے کندھے، جنت کے دروازے پر سے

کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

۱۸) جو مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجے گا اُسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی

جب تک وہ جنت کی اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

۱۹) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ الہی کی لگن اور خیال

میرے دل سے جاتا رہتا تو میں صرف صلوٰۃ الرسولؐ ہی کو قربتِ الہی کا ذریعہ بناتا

کیونکہ فرمانِ الہی کے مطابق درودِ رسولؐ غضبِ الہی سے امن دلانے والا ہے۔

۲۰) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط

ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

۲۱) مجھ پر درود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازمی ہے۔

۲۲) جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھے۔ تاکہ اسکی

بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔

۲۳) جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب

پر میرا درود ثابت رہے گا، ملائکہ اس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

۲۴) جبریل علیہ السلام نے اگر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس

نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا پس سمجھ لو وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

۲۵) جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا وہ روز قیامت جنت کا

راستہ بھول جائے گا۔

۲۶) یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور درود نہ پڑھا جائے۔

۲۷) میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا نہ وہ مجھ سے ہے نہ میں اس سے ہوں

یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسول ہوں

نہ وہ میری امت میں داخل ہے۔

بہر سلام ممکن رنجہ در جواب آن لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب ز تو

میرے برسلاام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ
میرے سوسلاموں کے لیے آپ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

نوٹ : حصول ذکر الہی، صلوة رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درود کے

جملے میں اکثر خطاب ”اللہم“ کے ساتھ الشَّجَلِ شَانِ سے ہے۔ لفظ اللہ

اسم ذات الہی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذکر کا الہ ہے۔

لہذا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو ”اللہم“

سے یاد کیا گویا اس نے جمیع اسماء الحسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

زِلَافِ حَمْدٍ وَنَعْتٍ أُولَى اسْتِ بِرِخَاكِ أَدَبِ خُفْتِنِ

سُجُودِ مِی تَوَانِ كَرْدَنِ، دَرُودِ مِی تَوَانِ كُفْتِنِ

خدا کی حمد اور رسول ﷺ کی نعت بجالانے کی ڈینگیں مارنے سے بہتر یہ ہے کہ ادب

کی زمین پر خاموشی سے سو جائے۔ کیونکہ انسان خدائے بزرگ کے لیے ایک سجدہ ہی

تو کر سکتا ہے اور محبوب خدا کے لیے ایک درود ہی تو زبان سے ادا کر سکتا ہے۔ اس

سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے؟



دُرُودِ اِسْلَامِ کے نِعْمَتِیٰ

حضرت سیدی العارف باللہ شیخ عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ”لوائح الانوار“ میں تسبیح عاشقانِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر کچھ صلوٰۃ و سلام، افضل ذخائر الاعمال کے فوائد و منافع بیان کئے ہیں جن کو مختصر اور مجمل طور پر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

❶ جو شخص کثرتِ دُرود کی عادت رکھتا ہے گویا وہ اپنے نامہ اعمال کے ثوابوں کو، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیفہ کے حوالہ کر دیتا ہے جس طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ وہ دنیا و آخرت کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

❷ رسول پر دُرود رحمتِ الہی کے نزول اور مغفرتِ طلبی ملائکہ کا سبب ہے۔

❸ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ، اعمال کی طہارت و پاکیزگی اور رفعِ درجات کا ذریعہ؛ دُرود خواں کے لیے دُرود، بروزِ محشر مددگار ہوگا۔

قدسی: ع۔ ہوگا دُرود خواں کا رہبر دُرود

❹ قیراط یعنی جبلِ احد کے برابر عمل نامہ میں ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

❺ عصیان مٹ جاتے ہیں، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

❻ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات اور رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت و شفاعت سے سرفراز ہوتا ہے۔

❼ رضائے خدا کا سبب، عذاب سے امن اور عرش کے سایہ تلے جگہ ملنے کا وسیلہ ہے؛

❽ میزان کا وزن، دُرودِ حوضِ کوثر اور پیاسِ عرصہٴ محشر سے امن کا واحد ذریعہ ہے۔

❾ جہنم سے آزادی، گوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ قیامت کا عبور، موت سے قبل منزلِ جنت کے دیدار کا سبب ہے۔

❿ جنت میں ازواج کی کثرت نصیب ہوتی ہے۔

⓫ بیشمار غزروں اور حج بیتِ الحرام کا ثواب گھر بیٹھے ملتا ہے۔

⓬ مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور دولت میں زیادتی ہوتی ہے۔

- ۱۳) ہر درود پر تنو یا سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔
- ۱۴) درود خواں ہونا اہل سنت ہونے کی دلیل ہے۔
- ۱۵) ملائکہ کی مغفرت طلبی، درود خوانی پر موقوف ہے۔
- ۱۶) مجلس کی زینت، فرار فقر و تنگی زندگی کی فارغ البالی درود مرہون منت ہے۔
- ۱۷) موضع خیر و نیکی کے التماس کا آلہ ہے۔
- ۱۸) درود خواں، روز محشر، آقائے مدنی حضرت محمد مصطفیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔
- ۱۹) درود سے اپنے کو اور اپنی اولاد تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔
- ۲۰) قبر میں، حشر میں اور صراطِ قیامت میں روشنی اور نور ثابت ہوگا۔
- ۲۱) دشمن پر غلبہ، اور نفاق سے قلب کی تطہیر کا باعث ہے۔
- ۲۲) مؤمنین کی محبت کا موجب ہے، منافق کی نفرت کا مقام ہے۔
- ۲۳) خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا طریقہ ہے اگر کثرت درود کی حد ہوگئی تو دیدار بیداری میں بھی ہو سکتا ہے۔
- ۲۴) درود کی کثرت کرنے والا غیروں کی غیبت کرنے سے باز رہتا ہے۔
- ۲۵) قربت الہی و اقربیت رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبع ہے۔
- ۲۶) توصل الی اللہ بحیب اللہ کا یہی سہل راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے۔
- ۲۷) "وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ" حبيب اللہ سے بڑھ کر اللہ پاک کے نزدیک اقرب و عظیم وسیلہ وجود میں نہیں آیا ہے۔
- ۲۸) صلاة الرسول و حقیقت حکم خدا بجالانا اور عمل الہی میں شریک ہونا ہے۔
- ۲۹) نعمتہائے الہی کا شکر بجالانے کا واحد طریقہ ہے۔ کیونکہ نعمتہائے خداوندی کا

سبب ”نعمت وجود محمدؐ“ ہے۔ جن نعمتوں کی شمار ممکن نہیں۔ قول باری تعالیٰ ہے ”وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا“ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو احاطہ بیان میں لانا چاہو گے تو نہ لاسکو گے کیونکہ ”نعمت اللہ“ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اور نام مبارک ہے۔ جس طرح ”نور اللہ“ اور ”ذکر اللہ“ ذات پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف ہے اسی طرح ”نعمت اللہ“ بھی اسم پاک محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حضرت ابن عباسؓ آیت کریمہ ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ ”الْمُتَرَاتِلِ الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا“ کیا تم نے ان کی حالتوں پر غور نہیں کیا جو ”نعمت اللہ“ کے عوض میں نافرمانیاں اختیار کیں؟ کفر کا مرتکب خصوصاً ابوجہل اور عموماً کفار قریش ہیں اور ”نعمت اللہ“ محبوب خدا کے عزوجل ہے حضرت سہیلؓ فرماتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ ”وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا“ میں ”نعمت الہی“ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

❖ صلوٰۃ الرسول کی کثرت بذات خود پیر دستگیر و شیخ طریق بن جاتی ہے۔

❖ درود ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ کے نزدیک ”احب الاعمال“ ہے۔



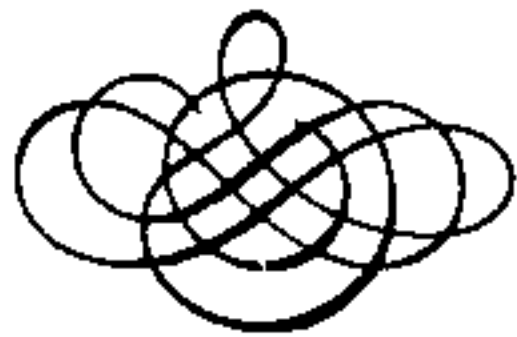
صلوة علی الرسول کی کتاب

کتاب ابن فرحون القزطبی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ صلوة علی الرسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دس بزرگیاں اور کرامتیں ہیں۔ جو ذیل میں

درج ہیں :

- ① خالق و مالک و جبار کی صلاۃ ہے۔
- ② شفاعت نبی ﷺ مختار ہے۔
- ③ اقتدائے ملائکہ ابرار ہے۔
- ④ مخالفت منافقین و کفار ہے۔
- ⑤ موحطایا و اوزار ہے۔
- ⑥ قضا حوائج کا مددگار ہے۔
- ⑦ کاشف انوار اسرار ہے۔
- ⑧ نجات دار البوار ہے۔
- ⑨ دخول دار القدر ہے
- ⑩ سلام رحیم و غفار ہے۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ



صلوٰۃ و سلام کی ظاہری و باطنی عطائیں

★ — صاحب کتاب "حداق الانوار" حقیقۃ النخاستہ میں ثمرات و

نتائج صلوات الرسول کو جس طرح زیر قلم لائے ہیں۔ اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں:-

① درود شریف پڑھنا، حکم خدا بجالانا ہے۔ ② اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ محمدی کے ساتھ

موافقت کرنا ہے۔ ③ فرشتوں کی درود رسانی میں شرکت کرنا ہے۔ ④ ایک

بار درود پر اللہ کی دس رحمتیں حاصل کرنا ہے۔ ⑤ دس درجات کی ترقی پانا ہے۔

⑥ دس گناہوں کو مٹانا ہے۔ ⑦ دس نیکیوں کو اپنے صحیفہ میں درج کرنا ہے۔

⑧ اجابت دعا کی امید سے فائز ہونا ہے۔ ⑨ شفاعتِ شفیع المذنبین کا موجب

ہے۔ ⑩ گناہوں کی مغفرت اور غیبوں کو پوشیدہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ ⑪

بندے کے اہم کاموں کی کفایت کا ضابطہ ہے۔ ⑫ حضرت خاتم النبیین کی قربت

کا ذریعہ ہے۔ ⑬ درود سے صدقات و خیرات کی خالی جگہ کو پُر کرنا ہے۔ ⑭

قضائر حوائج کا بہترین وسیلہ ہے۔ ⑮ رحمت الہی اور ملائکہ کی مغفرت طلبی کی علت

ہے۔ ⑯ درود حصولِ طہارت و پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ ⑰ موت سے قبل

جنت کی بشارت کا سبب ہے۔ ⑱ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کا

سہارا ہے۔ ⑲ رحمۃ اللعالمین کی زبانِ معطر سے سلام کے جواب پانے کا خوشتر

ضابطہ ہے۔ ⑳ بھولی ہوئی باتوں کو یاد دلانے والا ہے۔ ㉑ مجلس کی زینت

ہے، روزِ قیامت اس مجلس کی حسرت کا دافع ہے۔ ㉒ غربت و ناداری سے

نجات بخشنے والا ہے۔ ㉓ صفتِ بخیلی کو دور کرنے والا ہے۔ ㉔ رسول

علیہ الصلوة والسلام کی "ترکِ صلاۃ" پر ناخوشگوار دعا سے رہائی عطا کرنے والا ہے۔

۲۵) جنت کے راستہ کا رہبر ہے ع ہوگا رہبرِ درود خواں کا درود (قدسی)

۲۶) مجلس کی بدبو کو مشک و عنبر کی خوشبو میں تبدیلی بخشنے والا ہے۔ کیونکہ رسول

اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک ہے کہ جس مجلس میں رسول پر درود نہ ہوں اس

مجلس سے ناخوشگوار بو نکلتی ہے۔ ۲۷) تمہید و صلاۃ کی ابتداء سے کلام میں خوبی و

دکھتی پیدا ہوتی ہے۔ ۲۸) صراطِ قیامت عبور کرنے میں ایک مضبوط طاقت ور

سہارا ہے۔ ۲۹) بندے کو "جفا بر محمد" سے یعنی درود سے بے نیاز بن کر جو ظلم و ستم

ذاتِ محمدیؐ پر ہوتا ہے درود اُس سے بچا لیتا ہے۔ ۳۰) آسمان و زمین کے درمیان

بحکمِ الہی، درود خواں کی مدخ سرائی ہوتی ہے۔ ۳۱) رحمتِ الہی کا بہانہ ہے۔ ۳۲)

نزولِ برکتِ الہی کا حسین موسم ہے۔ ۳۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادتی

الفت و محبتِ دائمی کا سبب ہے۔ ۳۴) درود خواں پر، رسول کا دل آجانیکہ بہترین

موقع ہے ۳۵) بندے کی ہدایت اور قلب کی حیات و زندگی کا مدار ہے۔ ۳۶)

صدائے درود، سماعتِ رسولؐ میں، قبولیت و خوشنودی کا تمغہ حاصل کر لیتی ہے۔

۳۷) صراطِ قیامت پر قدم کو لڑکھڑانے سے بچا لیتا ہے۔ ۳۸) قدرِ قلیلِ درود

بھی شکرِ نعمتِ الہی کے لیے کافی ہے۔ ۳۹) درود بذاتِ خود ذکر و شکرِ الہی اور

اس کے احسان کی معرفت کی دلیل ہے۔ ۴۰) درودِ مصطفیٰ، مزدِ خدا، بندہ کا سوال

و دعا بن کر پہنچتا ہے۔ ۴۱) ثمرہ عظیم یہ ہے کہ درود سے صورتِ رسول پاکؐ،

بندہ کے نفس میں منقش ہو جاتی ہے۔ ۴۲) کثرتِ درود شیخِ فریبی و پیرِ دستگیر کی

کی جگہ لے لیتی ہے۔ ۴۳) شرفِ اکبر ہے کہ درود خواں کی سکراتِ موت کے وقت

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا سلام سنا کر اور جنت کی نعمتیں بتا کر مرنے والے کا دل خوش کرتے ہیں۔ کلام رب العالمین ہے ”الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“

جو لوگ پاکیزہ حالت میں ہوتے ہیں۔ ان سے قبضِ رُوح کے وقت فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تمہارے اوپر سلامتی ہے، جنت میں داخل ہو جاؤ اس عمل خیر (و رحمتِ خدا) سے جو تم کرتے تھے۔

★ — حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شیخ المشائخ حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ”یا شیخ میری ایک بیٹی گمزد چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں“ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ”بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ ”الہاکمُ التَّكَاثُرُ“ ایک ایک بار پڑھو پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سید السادات، صاحبِ معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتی جاؤ“

عورتِ محکم بجالائی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اس کو عذاب میں مبتلا پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ”راہِ خدا میں حسبِ طاقت صدقات و خیرات کرو۔ بہت ممکن ہے کہ ارحم الراحمین اُسے چھٹکارا عطا کر دے۔“

خواجہ حسن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغِ جنت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین و جمیل دوشیزہ پر نظر پڑی جو کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ ”اے شیخ بصریؒ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟“ جواب دیا کہ ”نہیں!“ تو لڑکی نے کہا ”میں اُس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسول اللہ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام پر دُرود بھیجتے ہوئے سونے کا حکم فرمایا تھا۔“ حسن بصریؒ کہنے لگے ”تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار کیا تھا!“ لڑکی بولی کہ ”میری والدہ نے حالت صحیح بتائی تھی“ خواجہ حسن بصریؒ نے پوچھا کہ ”یہ درجہ اب تم کو کیسے نصیب ہوا؟“ لڑکی نے جواب دیا کہ ”میری والدہ کے قول کے مطابق ہم ستر ستر افراد عقوبتِ الہی میں مبتلا تھے کہ اچانک ایک خدا رسید بزرگ ہمارے مقابر کے مقابل سے گزرا اور دُرود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مرد صالح کے دُرود کے طفیل بخش دیا ہے مجھے اِتنا حصہ نصیب ہوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اِس واقعہ کو امام قرطبی نے بھی اپنی کتاب ”التذکرۃ“ میں بیان فرمایا ہے۔

مالک کو نین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

آنکھ محو جلوة دیدار، دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکرِ بخشش ساقی، پیالی ہاتھ میں

ہے انہیں کے دم و دم سے باغِ عالم کی بہار
وہ نہ تھے، عالم نہ تھا، گروہ نہ ہوں، عالم نہیں

عرش پہ تازہ چھپر چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
 کان جدھر لگائیے، تیسری ہی داستان ہے
 وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
 جان ہے وہ جہان کی، جان ہے توجہ ان ہے

★ حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر میں جب نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے ایک کنویں کے پاس گیا مگر پانی نکلنے کا سامان میسر نہ آیا حالت حیرت میں ادھر ادھر تک رہا تھا کہ ایک بلند جگہ پر سے ایک چھوٹی عمر کی لڑکی کی نظر مجھ پر پڑی۔ کہنے لگی کہ ”آپ کون ہیں؟“ جب میں نے اس کو اپنا نام و پتہ بتا دیا تو وہ بول پڑی کہ ”آپ وہ شخص ہیں جن کی تعریف بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور کنویں سے بغیر ڈول اور رستی کے پانی نکلنے سے عاجز و متحیر ہیں؟“ یہ کہہ کر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی ابھرتے ہوئے زمین پر بہنے لگا امام محمدؑ وضو سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے کہ ”اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم! کچھ تو بتا دے کہ یہ رفعت و منزلت کی حصول کی کیا علت ہے؟“ لڑکی نے جواب دیا کہ ”اُس رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت سے، جو ریگ زار صحرا میں چلتے وقت، جنگل و بیاباں کے جانور، اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ لپٹ کر ”یا رسول اللہ“ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے فیوضات بے نہایت حاصل کرتے ہیں“ حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی نے یہ سن کر قسم کھالی کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درود شریف میں ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔

اس کتاب کا نام عالمِ اسلام میں ”دلائل الخیرات“ سے مشہور و معروف ہے۔

دُرُودِ سَلَامِ كَامِلٌ

انعام واکرام کی بارشیں

★ ————— "جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات ایک مُعین عدد دُرُود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نورِ جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہ رسول خدا فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو دُرُودوں کی کثرت کرتا ہے میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہونی میں نے اپنے رخسار کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے مُعطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ دُرُود اور دُرُود خوال سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس درجہ محبت و اُلفت ہے۔

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرُود

تاج و فخرِ انبیا تم پہ کروڑوں دُرُود

★ ————— شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب میں شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلیؒ ابو بکر مجاہدؒ کے پاس پہنچے ابو بکر مجاہدؒ از روئے اکرام شبلیؒ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلیؒ کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ اقلنسیؒ نے کہا ”یاسیدی آپ یہ حرکت شبلیؒ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو ”دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابو بکر مجاہدؒ نے فرمایا کہ یہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میرے خواب میں تشریف لائے اتنے میں شبلیؒ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے شبلیؒ کے آتے ہی رسول اللہؐ بذاتِ خود کھڑے ہو گئے اور اس کو سینے سے لگا لیا پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہؐ آپ شبلیؒ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضرت سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں! وہ ہمیشہ بعد اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ“ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جو اُد و کریم، تم ہو رُؤف و رحیم
بھیک ہو دانا عطا، تم پہ کروڑوں درود

★ ————— حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال فرمایا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟“ کہنے لگے کہ ”اے شبلیؒ کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی ہوگی ورنہ یہ

حال کیوں ہے!“ آواز آئی کہ یہ عذاب دنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین و جمیل عطر میں بسا ہوا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلانے میں نے کہا اے دوست اللہ تجھ پر رحمت برسائے براہ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمہاری کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب ”مصباح الظلام“ میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آس، تم پہ کروڑوں درود

★ — شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ”جمع الجوامع“ کے دیباچہ میں رقم کرتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو زراعہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ”تم کو یہ مرتبہ کیسے ہاتھ آیا؟“ کہنے لگے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث رقم کرتے وقت ”قال رسول اللہ“ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا ہے۔ اسی سبب سے اللہ جل شانہ راضی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر مجھے یہ درجہ و فضیلت عطا کیا ہے۔

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں درود

ذات ہونی انتخاب، و تحف ہوتے لا جواب
 نام ہوا مستطین، تم پہ کروڑوں درود

★ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ

یک خدا سیدہ بزرگ تین ہزار دین کا مقروض ہو گیا ہے قرضدار نے مطالبہ
 کی صورت میں قاضی شہر کے پاس مقدمہ دائر کر دیا مرد صالح نے لہجہ لکھا اور عجز و
 باری کا نظیر کیا قاضی صاحب نے اس کو ایک ماہ کے اندر قرض کی ادائیگی
 کا حکم دے فرمایا۔ وہ بزرگ قاضی کے گھر سے نکل کر سیدھا محلہ مسجد میں آ گیا
 اور بندہ بے بے و شکساری زار زار روتے ہوئے پیش پروردگار عالم شہر کا ر دو عالم صلی
 علیہ وسلم پر درود بھیجا شروع کر دیا ستائیسویں رات خواب آیا کہ کوئی بولنے والا
 ہوتا ہے کہ حکومت کو تمہارا قرض اللہ جل شانہ ادا فرمادے گا تم وزیر علی بن عسین کے
 پاس پہنچو اور اس سے کہو کہ رسول عظیم محمد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ آپ میرا قرض
 تین ہزار دینار ادا کریں۔ وہ زاہد پاکباز فرماتے ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا
 خوش حالی کا اثر اپنے اندر پایا۔ اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارا
 خواب کی سچائی کا کیا ثبوت ہے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! وہ دن اس فکر میں گزر
 گیا پھر دوسری رات رسول عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، جو بڑے
 پہلی رات کے مانند حکم فرمایا۔ میں خوش خوش بیدار ہوا تو، لیکن طبع بشریت کی بنا پر
 آن ہی نہ گیا۔ تیسری رات پھر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہونی
 فرمانے لگے کہ تمہارا بے نہ جانے کی وجہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 اگر وزیر میرے خواب کی دلیل چاہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت محمد

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر میری تعریف کی اور فرمایا کہ اگر وہ علامت یا ثبوت دریافت کرے تو بغیر کسی خوف و خطر کہدینا کہ آپ وزیر صاحب ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک، کسی سے بات کرنے سے پہلے، دُرود کا تحفہ پانچ ہزار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے ہیں۔ اس راز کو سوائے اللہ تعالیٰ اور کراما کاتبین کے کوئی نہیں جانتا۔ بیداری کے بعد بڑی ہمت سے وزیر کے سامنے حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت اور علامت کو بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہو گئے اور مجھے مَرَحَبَا کہا اس کے بعد تین ہزار دینار لاکر مجھے قرض ادا کرنے کے لیے دیا۔ پھر تین ہزار لاکر کہنے لگا کہ اس کو اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے لیے رکھ لو، پھر تین ہزار دینار زائد لاکر مجھے دیے اور کہا کہ اس سرمایہ سے تجارت کرو۔ اور مجھ سے قسم لے لی کہ ان سے رابطہ محبت قطع نہ کروں اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو ان کو اطلاع کے بغیر نہ رہوں۔ پس میں نے تین ہزار دینار اٹھا کر قاضی کے سامنے رکھ دیئے۔ قرض پانے والے نے یہ تماشا دیکھ کر، کہ مجھ جیسے نادار نے اتنا بڑا سرمایہ کہاں سے اڑالیا۔ متحیر و مبہوت ہو گیا۔ میں نے دیناروں کی گنتی کر کے قاضی صاحب کے حوالہ کئے اور سارا قصہ سنا دیا۔ قاضی کہنے لگا کہ یہ شرف و کرامت وزیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سر پرست ہوں اس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اُس وقت قرض پانے والا چپک کر کہنے لگا کہ اس شرف و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں۔ کیوں کہ قرض میں نے دیا ہے۔ وزیر قاضی نے نہیں دیا۔ میں نے اس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر معاف کر دیا ہے اور یہ شخص میرے قرض سے بری ہے۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ

اور اس کے رسولؐ کے لیے نکالی، واپس نہیں لوں گا، میں قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار لیکر باہر آیا، پھر حق تعالیٰ کا حسب استطاعت شکر ادا کیا، اور راہِ خدا میں بھی صدقہ کیا۔

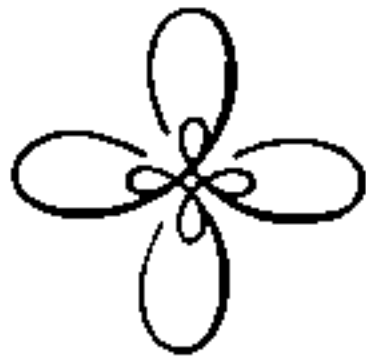
دل کروٹھنڈا میرا، وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو جھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

★ ————— حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سینچر کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اُس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سینچر کو مجھ پر سو درود بھیجے، اُس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور میری شفاعت بروز قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہو گئی۔

☆ ————— حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا، وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصہ ملنے کی گنجائش ہوگی۔
خدا بدھ ہے، ادھر نبی ہے بہتہ بدھ نبی ہے، ادھر خدا ہے
کرم خدا کا ادھر ہی ہوگا بہتہ بدھ وہ عالی مقام ہوگا
اسی تمتا میں حرم پڑا ہے بہتہ یہی سہارا ہے زندگی کا
بلا لو مجھ کو دینے مولیٰ بہتہ نہیں توجینا حرام ہوگا

★ ————— ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکر رسول کی مجلس قائم تھی، حضرت عائشہ فرما رہی تھیں ”کہ ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسول اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف کے آس پاس پرافشانی کرتے جاتے ہیں۔ اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت بمقتادہ ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت دوسری جماعت، اتنی ہی تعداد کی، آجاتی ہے۔ اسی طرح روضہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد اگر دہمیشہ ستر ہزار فرشتے پرافشانی کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر خدمت رہتے ہیں۔

سنگِ درِ حضور سے، ہم کو خدانہ صبر سے
جانا ہے سر کو جا چکے، دل کو قرار آئے کیوں



نعمتِ ربانی کی گل ریزیاں

★ — حضرت نین النعیم محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ "اے پستی میں اوندھی بڑی ہوئی زمین! زرا دیکھ! عرشِ الہی، ملائکہ، سورج، چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتِ ربانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصہ دراز تک جاری رہا۔

جب اصل کائنات و فخر و جودات محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمدِ سعیدۃ دنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے، مدتوں کے بعد سر اٹھا کر آسمان کو لکارا کہ "اے بلندی و رفعت پر اترانے والے، اپنی چمک دمک پر ناز کرتی والے، ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وہ نبیِ آخر الزمان، سید کون و مکاں ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ضو پائی ہے اور جس کے وجود سے خدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اس پستیِ رفعِ پستی کی بعثت اور دعوتِ بشریت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر جرأت ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گنگ ہو گئی اور اس عطلے بے بہا سے محرومیت پر زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہ و عزائمہ کو، ناموس محمدی پر زمین کا ناز اتنا بھایا کہ جذبہ محبت و رحمت جوش زن ہوا فرمانے لگے کہ "اے زمین! جب تم کو میرے محبوب کے

وجودِ بحرِ خود پر اتنا ناز و فخر ہے، تو میں نے بھی تیری مٹی کو شرق سے غرب تک میرے
طاہر و مطہر محبوبِ خوشتر کے صدقے میں اُس کے اور اُس کی اُمت کے لیے آج
سے لیکر پاک ہونے کی عزت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمہاری ساری سطح کو قابلِ سجدہ بنا دیا گیا۔ لہذا حضرت عز العرب و محبوب
کاشفُ الكرب علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا
وَقَطْعًا هُوًّا" میرے مالک نے میرے لیے تمام رُوئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ
بنا دیا ہے، حالانکہ کسی نبی کی اُمت کے لیے کل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اس کے بعد رَبُّ الْأَرْبَابِ نے آسمان کی حسرت و زاری پر رحم کھاتے ہوئے
فرمایا کہ "اے فلکِ بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں اُس کو بغیر جرم و خطا کے
پستی نہیں دکھاتا۔ رونا بند کر! میرے محبوب "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى"
کی قد مبوسی تمہیں شبِ معراج نصیب ہوگی جب میرا پیارا سچ دھج کر، بن ٹھن کر تھے
پاس آئے گا، تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر ان کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوبِ صاحبِ الفرج و دافعِ الحرج علیہ الصلوٰتِ والتسلیمات
مالیس لہا نہایت الدرَج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے محض فضل و کرم
سے پاک و طاہر بنا دیا، تو اُمتانِ محمدی و جان نثارانِ احمدی ﷺ اگر
صلواتِ الرسول کے تازہ بتازہ، رنگ برنگ کے پھول چھاؤ کرنے کو خوشنودی الہی
یقین کرے تو ان کے نامہ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہر و زاہر نہ بن جائیں۔



عناياتِ قدوسی کی چٹ جھلکیاں

★ حضرت رسولِ خوشتر، برتر از ماہِ اختر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں حبیب اللہ ہوں، نعمت اللہ و ذکر اللہ ہوں، نور اللہ و حق اللہ ہوں، حرمت اللہ و بدیۃ اللہ ہوں، سیف اللہ، شرف اللہ اور نصیح اللہ ہوں۔ روزِ محشر میرے ہاتھ "لوار الحمد" ہوگا جس کے سایہ تلے آدم سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک جملہ انبیاء ہونگے۔ میں سید الشافعیں ہوں۔ سب سے پہلے بروزِ بعثت و نشور قبر سے میں ستر اٹھاؤنگا۔ میں حاشر سے مُلقب ہوں۔ میرے بعد بندگانِ خدا کا حشر ہوگا۔ میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "ماحی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطحِ زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، مینری ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں بلقب "عاقب" مُلقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخر کی بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے!

★ اسرع الحاسبین، اکرم الاکرمین جلّ شانہ نے کلامِ حکیم میں فرمایا ہے: "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" پھر اس کلامِ ربّانی کی تائید میں جبریل علیہ السلام کے ذریعہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے "اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي" یعنی ایمان کی کمالیت تیرے ذکر پر منحصر ہے جس نے تجھے یاد کیا اس نے مجھے دیا کیا۔ لہذا صرف "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے اقرار سے مومن نہیں بن سکتا جب تک "مُحَمَّدٌ

رسول اللہؐ کا ایقان و اقرار نہو۔ اذان میں، اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشریح میں، کلمہ طیبہ و شہادت میں میرے ذکر کو ذکر الہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے مجھ کو ذکر صلاۃ کے ساتھ قرآن حکیم میں یاد فرمایا ہے: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ" بعدہ مجھے حکم فرماتا ہے "وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کہ نعمتہائے بیشمار و بے نظیر کا شکر تحذیثِ نعمت اور تبیانِ رحمت کے ساتھ اے میرے محبوب بشیرو بے نظیر زندگی بھرا اعلان کرتا جا۔

عز العرب و فخر العجم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "التَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ شُكْرٌ وَتَرْكُهُ كُفْرٌ" اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے۔

توجیبِ عنِ النعم، نعمۃ اللہ کی آمد مبارک پر ناز کرنے کی بدولت، ہستی میں پڑی ہوئی مٹی کو اشرف المخلوقاتِ نسل ابوالبشر کے سجد گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم امتانِ خیر البشر، نصیح اللہ و نعمۃ اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر صلواتِ الرسولؐ میں فرصت کے اوقات کو صرف کریں، تو ضرور مطیعِ حنن اور مادحِ رحیم و رؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔



Decorative border of repeating Arabic calligraphic motifs at the top of the page.

Decorative border of repeating Arabic calligraphic motifs on the left side of the page.

Decorative border of repeating Arabic calligraphic motifs on the right side of the page.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

فَضْلٌ
عَلَى
أَهْلِ
بَيْتِهِ
وَعَلَى
أَهْلِ
بَيْتِ
إِبْرَاهِيمَ

۰۹ ۵۵ ۲

Decorative border of repeating Arabic calligraphic motifs at the bottom of the page.

مِنْهُ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 حَقَّ اتَّقَاةِهِ إِنَّهُ كَانَهُ
 صَادِقًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 حَقَّ اتَّقَاةِهِ إِنَّهُ كَانَهُ
 صَادِقًا

عصیاں کہیں نہ کنا انکیا

پر تو نے دل آزدن ہمارا انکیا

ہم نے تو ہنم کی بہت کئی

لیکن ہی عمرتے کو انکیا

نے کا پتہ: جگرتان انجیلی

(عبدجید ویں رقم)

بلاصوق نمونہ کولی رائٹ

کثرتِ درود و سلام پر عقیب کی خوش خبریاں

۱۰۳

★ — امام نسائی عثمان بن حنیفؒ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسولِ اقدس ﷺ میں ایک نابینا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ ”یا رسول اللہ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے“ محبوب کاشفِ الكرب، عز العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”جاؤ، وضو کر لو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ يَا نَبِيَّ مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّكَ أَنْ تَكْشِفَ عَنِّي بَصَرِي اللَّهُمَّ شَفِّعْنِي فِي“

وہ نابینا حضرت محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسولِ پاک کا ترجمہ:۔ اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد قرشی کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمد میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

نبی کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبی کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبی کے حضور حاضر ہو کر، اگر درودِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت و خدا بینی عطا نہ ہو؟

★ — حضرت ثوبانؓ، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام، کو

حضرت فخر موجودات سید السادات علیہ الصلوٰت والتسلیٰمات سے شدید محبت تھی رسول کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمت رسول علیہ الصلوٰة والسلام میں اس حالت میں نمودارئے کہ اُن کا رنگ دُرُوپ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ”اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اڑا اڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟“ تو حضرت ثوبان نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے۔“

اسی وقت عاشق رسول کی تسکین خاطر کے لیے جبریل کے ذریعہ کرم الاکرم نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ”وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْحَسَنَاتِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا“

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعام سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقیوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا

اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشق رسولؐ کی تسکین خاطر کے لیے، رَبِّ ذُو الْجَلَالِ اپنے کلام حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشق رسولؐ سے معمور صلوة الرسولؐ کی قدر و منزلت بارگاہ ایزدی میں کس حد تک ہے۔ جب رسولِ اعظم علیہ الصلوة والسلام کی اطاعت کو بعینہ خدائے جل شانہ و عم نوالہ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلام قدیم میں فرمادیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو واللہ تم سے محبت فرمائے لگیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ تو پھر محبت رسولؐ دل میں پیدا کر کے، صلوات الرسولؐ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروز محشر عرش الہی کے روبرو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو وعدہ الہی کے مطابق مقامات انبیاء، شہداء اور صلحاء اس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلام رب العالمین سناتا ہے۔

بے تواس آرامِ جاغم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

ترے معجزے کو گذری ہیں نہ جانے کتنی صدیاں
انہیں وادیوں سے ہو کر کوئی رہنا گیا تھا
ابھی چاند کی جبیں پر وہی واقعہ جواں ہے!
اسے کہکشاں نہ کہتے، یہ غبارِ کارواں ہے!
اسی واسطے زیادہ مجھے غم نہیں ہے ہمدم!
میں اسی کا اُمتی ہوں، جو شہ سیراں ہے!

حَبِيبُ الْبَشْرِ خَيْرِي

۲۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ بعد جمعہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

أٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صلوة وسلام کے مسنون و مقبول نمونے مؤثر ترجمہ فضائل

الصَّلَاةُ الْاُولَى الْاِبْرَاهِيْمِيَّةُ

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

صلوة نمبر

ترجمہ: — اے اللہ ماگ رحمت نازل فرما، محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور ان کی آل و اولاد پر، جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہم السلام
پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہم وسلم پر جس طرح آپ نے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں بے شک تو
ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالاتر ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے
کہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا
بروز قیامت میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔ بعض

بزرگوں نے کہا ہے کہ اس کا وردِ رُؤیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ہے۔
 حدیث شریف میں یہ دُرود بدُون لفظ "سیادت" کے آیا ہے۔ یعنی لفظ "سیدنا"
 موجود نہیں ہے لیکن امام شمس الدین رملی اور امام احمد بن حجرؒ فرماتے ہیں اس دُرود
 میں لفظ "سیدنا" بڑھا کر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس سے ادب کی زیادتی ظاہر
 ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے "مواہب ارنیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیاتِ صلوٰۃ میں
 یہ صلوٰۃ سب سے زیادہ افضل و اشرف ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
 صحابیوں کو اس صلوٰۃ کی تعلیم فرمائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجے گا تو اس صلوٰۃ کو ادا کرنے سے وہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ

② اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ
 الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ
 وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
 آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (القول السابع)

صلاة نمبر ۲

ترجمہ: — اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمد پر جو تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی اُمی ہیں۔ اور ان کی آل پر، ازواج پر، ان کی ذریت پر جس طرح آپ نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرمائی اُمی محمد ﷺ پر اور ان کی آل و ازواج، اور ان کی ذریت پر جس طرح آپ نے ابراہیم و آل ابراہیم پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو تعریفوں کا مالک اور زبردست بزرگ و بالائے ہے۔

فضائل

امام محی الدین النزوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الاذکار“ میں بیان فرمایا ہے کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے، کیونکہ اس صلاۃ کا ثبوت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

الصلاة الثالثة

③ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — (الشفاء صف ۵)

صلاة نمبر ۳

ترجمہ: — اے اللہ پاک اپنی رحمت کاملہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما

اور ان کو ایسی منزل میں اتار جو منزل و ٹھکانہ روز قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

فضائل

امام طبرانی، امام احمد اور امام البزاز رحمہم اللہ نے اس درود شریف کو روایع بن ثابت الانصاری سے روایت کیا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ

④ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ

وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ

(القول البديع صف ۳۲)

صلوة نمبر ۴

ترجمہ: — اے مالکِ رحمت، تمام رُوحوں میں رُوحِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر رحمتِ کاملہ بھیج، اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسمِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام قبروں میں سب سے اعلیٰ ترین صلاۃِ قبرِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج۔

فضائل

امام الشعرا نے رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمانِ رسولِ عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اس درود سے میری رویت نصیب ہوگی۔ یہ درود میری

شفاغت کا باعث . توف سے سیرابی کی وجہ سے اور پڑھنے والے کے جسم کو روزی
پر حرام کرنے والا ہے۔

الصلاة الخامسة

⑤ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَفِي الْمَلَائِكَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

(الحزب الاعظم صفت ۳)

صلاة نمبر ۵

ترجمہ: — اے پروردگار! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہم
پر زمانہ اول و آخر اور عالم ملکوت میں، روزِ محشر تک رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس طرح سلام کیا ”السلام علیکم
یا اهل العز الشامخ والکرم الباذخ“ سرکارِ دو عالم نے اس کو اپنے
اور ابوبکرؓ کے بیچ بٹھا لیا۔ حاضرانِ مجالس اس حصولِ قربت پر متعجب ہوئے۔ سید
موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک
ایسا درود پڑھتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ
”یا رسول اللہ! اس درود کی کیا کیفیت ہے؟“ تو حضرت شاہ کونین صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے مندرجہ بالا درود شریف بیان فرمایا۔ مکمل واقعہ گزشتہ کسی صفحہ پر ذکر ہو چکا ہے۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ

⑥ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً
تَكُونُ لَكَ رِضًا وَحَقْدًا آكِلًا وَأَعْظَمَ الْوَسِيلَةَ
وَالْمَقَامَ الَّذِي وَعَدْتَ تَمًّا۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۴)

صَلَاةٌ نَمِيزَةٌ

ترجمہ: — اے باری تعالیٰ! محمدؐ اور آل محمدؑ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ پر ایسی خاص
صلوات بھیجے جو آپ کی خوشنودی و رضامندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا
پورا ادا کرنے والا ہو، اور ان کو مقام وسیلہ اور وہ مقام محمود عطا ہو جن کا وعدہ
آپ ان سے کر چکے ہیں۔

فَضَائِلُ

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا فرمانِ عالی ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر
لازم ہو گیا۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ

⑤ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البديع صف ۹۵)

صلاة نمبر ۷

ترجمہ: — اے رب العالمین! اپنے عبد و رسول محمد ﷺ پر
درود بھیجے اور تمام مومنین و مومنات، مسلمان و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی
دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بیشمار ثواب کا، اور پاکیزگی اعمال کا
سبب بنے گا۔ اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہوگا۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ

⑧ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

صلاة نمبر ۸

ترجمہ: — محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

فضائل

امام عبد الوہاب الشعرائیؒ فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار رحمت الہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظورِ نظر بزرگان بنا دیتا ہے اس درود خواں کے ساتھ وہ بغض رکھے گا جس کے قلب میں منافقت پوشیدہ ہو۔

حافظ سخاویؒ حضرت فقیہ ابی اللیث سمرقندیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضر والیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مُشرف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھا جس کا نام ”اسمویل“ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلا۔ دشمن اُسے آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ ”وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحلِ سمندر میں گھاٹی بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے“ اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحلِ سمندر میں چھپے رہے جب اسمویلؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویلؑ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو زغے میں آگئے ہیں! اسمویلؑ نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ ”صلی اللہ علی محمد“ لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسولؐ پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنانِ خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک شام سے ایک شخص نے خدمت رسول میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ میرا والد ماجد پیر فرتوت ہے، چلنے پھرنے سے عاجز ہے لیکن وہ آپ کے دیدار کا مشاق ہے“ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”ان کو میرے پاس لے آؤ“ شامی نے کہا ”وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں پاتا“ سید السادات، صاحب معجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہدو کہ متواتر سات رات یہی مذکورہ بالا درود شریف کی کثرت کرے۔ جب اُس پیر نابینا نے حکم رسول بجالایا بقدرت الہی و بمعجزہ نبوی حضرت سرکارِ دو عالم کو خواب میں دیکھ لیا۔

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ

⑨ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَكَتْ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْتُهُ مِنْ جَمَالِكَ وَأَدَّتْهَا مِنْ لَدُنِّي خَطَابِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صلوة نمبر ۹

ترجمہ: — اے اللہ پاک! رحمتِ کاملہ بھیج، ہمارے سرورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے، جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پُر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار

دل پزیر خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

فَضَائِل

علامہ دمیریؒ کی تصنیف ”شرح المنہاج“ میں ہے کہ شیخ ابی عبد اللہ بن نعمانؒ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا۔ تو شیخ مذکور نے آخری دفعہ کی زیارت میں حضرت حبیب و حاشر محمد علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت کیا کہ ”یا رسول اللہ! افضل درود کونسا ہے“ حضرت سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا کہ بولو
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأَتْ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ الْخ
 علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ سے اپنے لیے ایک خاص درود شریف کی تعلیم کی درخواست کی تو یہ درود صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا۔ لہذا اس کو ”صلاة صدیقی“ بھی کہا جاتا ہے۔

الصَّلَاةُ الْعَاشِرَةُ

(الصلاة المنجية)

① اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّبُنَا

بِهَامِنْ جَمِيعِ الْأَفْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا مِنْ

جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

﴿صلاة نمبر ۱۰﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی خاص
صلوات بھیجے جس صلوات کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکل نجات
ملے، جس صلوات کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں، اور جس کے سبب
ہماری تمام خطائیں درگزر ہو کر ہم پاک و طاہر بن جائیں، اور اس صلوات کے ذریعہ
آپ کے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس صلوات کی بدولت ہماری زندگی
اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچادیں اے ارحم
الراحمین جس رحمت کا کنارہ نہیں۔

﴿فضائل﴾

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح الدلائل“ سے نقل فرمایا
ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا،
اللہ تعالیٰ اس کی مشکل اور مصیبت کو دفع و رفع کر دے گا اور حصول مقاصد میں
کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ صریحاً فرماتے ہیں کہ میں جہاد پر بھڑکیراں کا

مسافر تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوانے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی امید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا نیز میں رسولِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف "صلاة منجية" ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر کر دی۔ پس ہم سمجھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھل گیا۔

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ یہ درود عرشِ الہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں، جو بھی حاجت چاہے دنیوی ہو یا اخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرماتے ہیں۔ یہ درود کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت و قبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیرِ اعظم و تریاقِ مجرب ہے۔ لہذا اس درود کو نا سمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

الصَّلَاةُ الْحَادِيْ الْعَشْرَةَ

(صلاة نور القيامة)

① اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ اَنْوَارِكَ

وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَّلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوِسِ مَمْلَكَتِكَ

وَأَمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَطَرِيقٍ شَرِيحَةٍ يَعْتَكِ الْمَثَلُ الَّذِي بِتَوْحِيدِكَ إِنْسَانٌ
فَخِرَ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ لِكُلِّ مَوْجُودٍ صَلَاةً تَدْرُمُ
بِدَاوَمِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لِامْتِنَانِي لِهَادُونَ عَمَلِكَ
صَلَاةً تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

﴿ صَلَاة نَمْبِر ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! اپنی رحمتِ کاملہ ہمارے آقا محمد ﷺ

پر برسا جو تیرے انوار کا سمت در ہیں اور تیرے بھیدوں کا خزینہ ہیں اور تیرے
وجود کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری خدائی کا دولہا ہیں، اور تیرے روبرو ہر وقت
حاضر رہنے والے ہیں اور تیری بادشاہی کی زینت ہے اور تیری رحمتوں کے خزینے
ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری وحدانیت کی لذت سب سے
زیادہ پائے ہوئے ہیں۔ اور جو آپ کی خدائی میں قابلِ فخر ہیں۔ اور تمام موجودات کا
باعث ہیں، ان پر رحمتِ کاملہ برسا جو تیرے دوام و بے انتہائی کے ساتھ جاری
رہے۔ اور ہماری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا کو تیرے علم کے سوا کوئی نہ
جانے ایسی صلاۃ بھیج جس سے تو راضی رہے، وہ خوش ہوں اور ہمارے بھی کام
بن جائیں۔

﴿ فِضَائِل ﴾

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو

قدرتی خط کے ساتھ میں نے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ صلاۃ نور القیامت ہے کیونکہ اس درود کے ورد سے روزِ محشر ایک عظیم نور حاصل ہوگا اور بعض کابر اولیاء کا قول ہے کہ یہ درود شریف چودہ ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ عَشْرَةٌ

⑫ اللَّهُمَّ رَاحِلٌ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ

الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَكَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ
(القول البديع صفحہ ۱۲۹)

صلاة نمبر ۱۲

ترجمہ: — اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتِ کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

فضائل

یہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔

حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ”اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟“ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ”مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔“ دو لہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا۔

ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا و دلہن پر نشاہ کیا جاتا ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ ”اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟“ تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ ”اس کی کتاب الرسالہ میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔“

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعی نے حضرت امام سیدنا ادریس الشافعیؒ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یا رسول اللہ! امام شافعیؒ نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب و کتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا۔“

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ عَشْرَةَ

⑬ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِيَّاسَاقِ
لِلْخَلْقِ نُورًا وَالْحَمِيمِ الْعَالَمِينَ ظُهُورًا عَدَدَ
مَنْ مَضَى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعَدَ مِنْهُمْ
وَمَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيطُ بِالْحَدِّ
صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً

بِكَ فَاَمِكَ وَعَلَى الْاِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

(القول للبيوع ص ۳۸)

صلاة نمبر ۱۳

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیسری مخلوق کے لیے نور سابق ہیں۔ یعنی پہلا نور ہیں، اور جن کا ظہور دونوں جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے آپ کی طرف سے اتنی تعداد میں صلاۃ ہو جتنی آپ کی مخلوق دنیا سے گزر چکی ہے اور جتنے باحیات اور حیات میں آنے کے لیے باقی ہے اتنی تعداد کی درود ہوں جتنی مخلوق آپ کی نیک ہیں اور جتنی بد ہیں اتنی صلاۃ ان پر ہو جو شمار کو غائب کر دے اور جو حد کو گھیر لے ایسی صلاۃ جس کی انتہا و غایت نہ ہو بلکہ صلاۃ دائمہ ہوں تیری دوامیت کی اسی طرح ان کے آل و اصحاب پر ہو۔ خوب سلامتی کے ساتھ۔

فضائل

”شرح الدلائل“ میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد اور حزب کو ختم کرتے تھے۔ یہ درود شریف ثواب میں دس ہزار درودوں کے برابر ہے۔

حضرت امام محی الدین جو جنید الیمین سے معروف ہیں فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس دس بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا حقدار ہوگا۔ اور اس پر رحمت الہی کی بارش ہوگی اور حفظ الہی کے سایہ تلے رہے گا۔

الصلاة الرابعة عشر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَتَرِيْقِ

الْأَخْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لِمُخْتَارِ وَالِهِ
الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ عَدَدِ نِعْمِ اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ

صلاة نمبر ۱۴

ترجمہ: — اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیدوں کے بھید پر،
غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر، جو کہ
ہمارے آقا محمد ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر، اور برگزیدہ
صحابیوں پر، اتنی تعداد میں جو آپ کی نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

فضائل

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ کا
ہے۔ وہ اس درود شریف کا اکتار فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے
ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو قضاے حاجات،
کشف کرامات، دفع معضلات اور حصول انوار و اسرار میں مجرب پایا ہے۔ بلکہ
ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے اس کے ورد کی عدد ہر روز ایک سو دفعہ ہے۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ عِشْرَةُ

①۵ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَحَبِيْبِهِ
وَسَلِّ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزَيْنَتَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ

صَلَاةُ نَمْبِر ①۵

ترجمہ: — اے مولائے کل! درود بھیجے محمد صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو نبی اصل موجودات
ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ کے علاوہ سلامتی بھی عطا کیجئے اتنی صلاۃ
جتنی عدد آپ کے علم میں ہے اور اس قدر وزنی و بھاری صلاۃ جو آپ کے علم
میں ہے اور اس قدر زیادتی کے ساتھ ہو جیسا کہ آپ کا علم بکیراں ہے۔

فَضَائِل

یہ صلاۃ سیدی شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے جو اسرار
و عجائب سے اس قدر معمور ہے کہ حد شمار سے باہر ہے۔ امام عبد الوہاب الشعرانی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کی تعریف میں بات کو طول دینا ہمیں پسند
نہیں لہذا عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

حضرت سید شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو
ایک بڑے خیمہ کے اندر اولیاء کے جمگھٹ میں خلق کثیر کے ساتھ خواب میں دیکھا

اچانک آواز آئی کہ یہاں محمد حنفیؑ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پاس بٹھایا پھر ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص میرا پیارا ہے مگر اس کی سخت اور بے تکی پگڑی پسند نہیں۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کر لی کہ اس کو عمامہ لپیٹ دے۔ ابو بکر صدیقؓ نے اپنی پگڑی اتار کر سید محمد حنفیؑ کے سر پر لپیٹ دی۔ اور بایاں طرف شملہ چھوڑ دیا۔ حضرت سرور دو عالمؐ نے فرمایا کہ اس مرتبت کی نشانی وہ درود ہے جو وہ مجھ پر بھیجا کرتا ہے۔ وہ درود مندرجہ بالا درود شریف ہے۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ عَشْرَةَ

(صلاة مصباح الظلام)

①۶ اللَّهُمَّ رَحِمِ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ
أَبْلَى مِنْ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَأُزْرِ الشَّجَرِ

﴿صلاة نمبر ۱۶﴾

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

جو سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقائے کونین پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقائے نبی مکرمؐ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتوں کی تعداد میں۔

فضائل

حضرت شیخ علی نور الدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ درود شریف ہے جس کو اسی ٹبرس تک جامع ازہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ ان کی حیات میں اور ان کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ میں اس درود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ ”مصباح الظلام“ کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا۔

حضرت شیخ امام عبدالوہاب الشعرائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شاعر عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سنا جبکہ میں سو رہا تھا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام شیخ نور الدین شونی کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسولؐ کو دیکھنا چاہے وہ شیخ نور الدین شونی کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے میں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا اور اندر چلا گیا دوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سلام کرتے ہوئے اندر کی طرف میں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نور الدین الشونی کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے شیخ شونی کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شوئی کے سامنے مہبوت کھڑا رہ گیا اور ان کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رخسارِ مبارک اور پورے جسمِ اقدس کو، صاف و شفاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، میں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا۔ رسول پاک نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیّت و نصیحت مجھ سے کیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ جھٹ حاضر ہو کر حضرت شیخ نور الدین شوئی کی خدمت میں یہ واقعہ جو مجھ پر گزرا شروع سے لیکر آخر تک میں نے سنا دیا پس حضرت شیخ شوئی نے فرمایا ”قسمِ خدا کی آج جیسی خوشی و مسرت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہ زار زار رونے لگے اور اس قدر آنسو بہائے کہ ان کی داڑھی مبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شوئی کو بعد وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ ”حضرت آپ کا کیا حال ہے؟“ فرمانے لگے کہ ”میرے پیارے! مجھے اللہ جل شانہ نے عالمِ برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اس عالمِ برزخ میں کوئی عمل ”یعنی ثوابِ ثمرہ عمل“ داخل نہیں ہوتا مگر سب سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبد المعطی السلاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردارِ کائنات محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ ”اے جبرئیل! عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندرِ روشنائی بن جائیں اور تمام درختِ قلم کی صورت حاصل کر لیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

وصفِ عمر رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعثِ موجودات
سید السادات علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکر کے حسنات
کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمرؓ کے
کل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت
میں دکھایا ہے کہ ان کے سامنے خرمے کا طبق، جوہروں کے مانند چمکدار، حاضر ہیں
اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے
افضل الاعمال واقوال کونسی شے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ ”لا الہ
الا اللہ“ کو افضل پایا۔ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے پھر دریافت فرمایا کہ
اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا کہ ”آپ پر صلوٰة کو یا رسول اللہ“
حضرت خاتم النبوت نے پھر پوچھا کہ ”اس کے بعد کونسی چیز کا درجہ ہے؟“ تو دونوں
نے جواب دیا کہ ”ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی محبت ہے یا رسول اللہ“۔

چونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ
دنیا میں میرے وزیر ہیں اور روزِ قیامت میرے دائیں ابوبکرؓ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ
ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے ذریعہ کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے
لیے محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات میں اسی طرح بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا
وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی ذات ہیں۔ چونکہ اس درود شریف
میں مدحِ نبیؐ کے ہمراہ ذکرِ وزیرانِ فخرِ المرسلینؐ بھی ہے لہذا یہ درود شریف مقامِ حداب

مامل کر کے . در قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ مقدار کہا گیا ہے ۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ عَشْرَةَ صَلَاةُ النُّورِ الذَّاتِي

① اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ النُّورِ الذَّاتِي وَالسَّارِي فِي سَائِرِ
الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

صَلَاةُ نَمِيز

ترجمہ: — اے باری تعالیٰ صلاۃ و سلام اور برکتیں بھیجے ہمارے
آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ذاتی نور میں اور تمام ناموں اور صفتوں میں سرایت
کرنے والا بھید ہیں ۔

فَضَائِل

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دُرود ”نور ذاتی“
حضرت ابی الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دادہ ہے اور ایک لاکھ دُرودوں
کا ہم پلہ ہے ۔ یہ دُرود شریف مشکل کشائی میں مجرب ہے ۔ واقع رنج و بلا ہے سامان

تسکینِ قلب و غذائے زومانی ہے

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ

صلاة الفاتح

⑱ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
إِلْفَاتِحِ مَا أُنْخَلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ
بِالْحَقِّ وَالْمَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقٌّ قَدْرًا وَ
مِقْدَارًا الْعَظِيمِ

﴿صلاة نمبر ۱۸﴾

ترجمہ: — یا الہی صلاۃ و سلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی بشرِ مکمل کو مل کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گنہگارے ہوئے تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے ہیں یعنی خاتم النبیین ہیں اور جو حق کی حق کے ساتھ مدد فرمانے والے ہیں اور جو تمہارے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ درود نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر اس کی قدر و منزلت کے مطابق اور ان کی بزرگی و قدر تو بہت ہی عظیم ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ فاتح، شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے جو مصر کے ولی کبیر اور عالم شہیر تھے۔ جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے میراث مقام صدیقیت پر فائز المرام تھے۔ اس درود کا نام ”صلاۃ فاتح“ ہے۔

اس صلاۃ کی مداومت کرنے والا، مہالک دنیا و اہوال روزِ حشر سے امن میں رہے گا۔ یہ درود شریف کل گناہوں کا کفارہ اور تمام آفات و بلیات کا محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان پاک سے املا فرمایا ہوا درود ہے۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا پیر کی رات، چار رکعات نفل نماز، پہلی رکعت میں سورۃ قدر، دوسری میں سورۃ زلزال، تیسری میں سورۃ کافروں اور چوتھی رکعت میں معوذتین یعنی سورۃ فلق و سورۃ ناس پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد درود فاتح کا ہزار بار ورد کرے گا۔ وہ نبی رحمت لقب، تسکین جان و قلب علیہ الصلوٰت والتسلیٰمات کا دیدار پائے گا۔ ورد کے وقت چاہو تو خوشبودار عود سے کمرہ کو معطر کر لو اور تجربہ کر کے آزما لو۔

”کوکب الدرّی“ میں صاحب ”عمدۃ التحقیق“ نے رقم فرمایا ہے کہ حضرت شمس الدین محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حج کو تشریف لے گئے۔ روضہ پاک کی زیارت کے بعد جب قبر شریف اور منبر مقدّس کے درمیان بیٹھے تو حضرت جناب مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اُن کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کر کے خطاب فرمایا کہ

تمہارے اور تمہاری اولاد میں اللہ پاک برکت عطا فرمائے۔“

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ حَشْرَةٌ صَلَاةُ أُولَى الْعِزْمِ

①۹ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَآدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

﴿ صَلَاةُ نَمْبِر ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صَلَاةُ وَسَلَامُ و برکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اور حضرت آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام اور ان کے درمیان جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان سب پر صَلَاةُ ہو اور سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

﴿ فضائل ﴾

اس صَلَاةُ کی تعریف مالا لایق ہے۔ اس کا نام ”صَلَاةُ أُولَى الْعِزْمِ“ ہے حضرت ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو اس کا ورد صرف تین بار کرتا ہے وہ ”دلائل الخیرات“ اول سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

۱۳۲
 ہزار بار لبثویم دین زمشک کلاب
 ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اے مہربانِ انس و جان، اے محبوبِ رب دو جہاں! اگر میں اس
 غلاطت آمیز منہ کو ہزار بار مشک اور گلاب سے دھو بھی ڈالوں پھر بھی آپ
 کا نام لینا حد درجہ بے ادبی کی بات ہوگی۔

الصَّلَاةُ الْعِشْرُونَ

(صلاة السعادة)

۲۰ (۲۰) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ دَائِمًا تَبَدُّدًا وَأَمْرًا مَلَكَ اللَّهُ

صلاة نمبر ۲۰

ترجمہ: — اے خالقِ دو جہاں! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
 اتنی تعداد میں جو آپ کے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسی درود جو آپ کی حکومتِ دائمی
 کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔

فضائل

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ
 درودوں کا ہم پلہ ہے چونکہ یہ صلاۃ دین و دنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اس
 لیے ”صلاة السعادة“ نام رکھ دیا گیا ہے۔

جو اس صلاۃ مبارکہ کو ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہوگا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں مرقوم ہوگا۔

الصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ الرَّؤْفِ الرَّحِيمِ)

۲۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الرَّؤْفِ الرَّحِيمِ ذِي الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِمْ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَا كُلِّ حَادِثٍ وَقَاتِمٍ

﴿صَلَاةُ نَمِيزٍ﴾

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو آپ نے رؤف و رحیم اور عظیم اخلاق کے خوش لقبوں کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل و اصحاب اور ازواج پر ہر لمحہ نازل ہوں، تمام حادث و قدیم مخلوق کی تعداد کے برابر۔

﴿فَضَائِلُ﴾

اس صلاۃ شریفہ کا نام ”صلاۃ الرؤف الرحیم“ ہے۔ سید شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی فضیلتوں کا شمار و انحصار طاقت بشری سے باہر

۱۳۶
ہے۔ افضل و اشرف ہی کہہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور کثرتِ ورد کی رغبت دلاتے ہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ الْكَمَالِيَّةِ)

②۲ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ

صَلَاةُ نَمْبِر

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اس قدر جس قدر جیسا کہ آپ کا کمال ہے اور اس قدر جس قدر کہ آپ کے بے پناہ کمال کے لائق ہو۔

فَضَائِل

اس درود شریف کو ”صلاة کمالیہ“ کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے اور جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور جس کا ثواب بے نہایت ہے۔

شیخ محمد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابوالموہب ابن شیخ عبدالباقی رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ کمالیہ چودہ ہزار

درودوں کے ثواب کا ہم وزن وہم پلہ ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صلاة عالی القدر)

③ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَلِيِّ الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صلاة نمبر ۲۳

اے اللہ! صلاۃ و سلام و برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ
پر جو نبی اُمی ہیں جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور
جن کی بزرگی عظیم و بیشال ہے اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ و سلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”صلوات الدرریر“ کی شرح میں، اور علامہ
محمد الامیر التصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات
”صلاۃ عالی القدر“ کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر
میں رکھتے وقت آنحضرت ﷺ بذات خود شرکت فرمائیں گے اور
بوقت وفات اس کی رُوح پر رُوح محمدی ﷺ جلوہ فگن ہوگی۔ اور یہ

دعا و استغفار کے لیے جامع و مانع صلاۃ ہے۔

روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر صلاۃ مومنین کے لیے نفع بخش ہے اور صلوات الرسول تنویرِ قلوب کے لیے زیادہ موثر عمل ہے مگر خصوصاً آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے جب کہ مرشدینِ کاملین کی قلت ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں پر شکوک و شبہات اور وسوسے کے حملے ہوں گے۔ اس وقت صلاۃ الرسول مرشدِ کامل کا کام دے گا۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةٌ مَقْبُولَةٌ الرَّسُولِ)

۲۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَهِيَ لَهَا أَهْلٌ

﴿ صَلَاةٌ نَمِيزٌ ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صلاۃ بھیجئے ایسی بے نظیر صلاۃ جو آپ کے شایانِ شان ہو اور ایسے بے نظیر درود کے لائق ان ہی کی ذات ہے۔

﴿ فَضَائِلُ ﴾

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”القول البديع“ میں

لکھا ہے کہ ان کے شیخ حضرت ابی الطاہر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہِ نبوت سے ”مقبول الرسول“ کا خطاب پایا ہے۔ حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ فائدہ عظیم بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گنگ ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور سب کو اس درود شریف کی کثرت کرنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُونَ

②۵ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ

صَاقَتْ حِيلَتِي أَدْرِكُنِي يَا اللَّهُ بِحَقِّ رَسُولِ اللَّهِ :

﴿صَلَاةُ نَمْبِر﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں میں مایوس ہو رہا ہوں اے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں میری مدد فرمائیے۔ مجھے سہارا دیجئے۔

﴿فَضَائِل﴾

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ، اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

شے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مشہور خداترس، مفتی دمشق شیخ علامہ حامد آفندی العادریؒ کو شاہ وقت کے بعض وزیروں نے سختی کرنے کا اور قید میں رکھنے کا ارادہ کیا۔ بیچائے مفتی صاحب اس خطرناک خبر سے مطلع ہو کر، رات پریشانی میں گزار رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی اور زیارتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو تسلی دی اور یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ جب اس درود کا تو ورد کرے گا اللہ عزّ و جلّ تمہارے کرب و غم کو دور فرمادے گا۔ مفتی مذکور بیدار ہو کر اس درود کا ورد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے وزیروں کے خیالات کو بدل ڈالا۔ مقلب القلوب نے وزیروں کی بیدردی کو ہمدردی میں تبدیل فرمادیا اور مفتی صاحب نے سکون کا سانس لیا۔ شیخ مذکور نے مزید فرمایا کہ ان کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے چلتے چلتے اس درود کا ورد شروع کر دیا، ابھی تھو قدم سے زیادہ نہ طے کرنے پائے تھے کہ مسبب الاسباب نے ان کی مصیبت کو رفع دفع فرمادیا۔

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک بار زبردست فتنہ و بلوہ ہونے لگا میں نے اس صلاۃ مبارکہ کا ورد شروع کر دیا، ابھی دو سو بار ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی نے آکر مجھے خبر کر دی کہ فتنہ و فساد نے دم توڑ دیا ہے۔ میرے اس بیان کا اللہ گواہ ہے۔“



الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صلاة تفریحیہ، صلاة ناریہ و صلاة قرطبیہ)

۲۶) اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا مَّا

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُحَلِّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفْرِجُ بِهَا الْكُرْبُ

وَتَقْضِي بِهَا الْحَوَائِجُ وَتَنَالُ بِهَا الرِّغَائِبُ وَحَسْنَ لِحَوَائِمِ

وَلَيْسَتْ فِي لِعَامٍ بِوَجْهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى الْإِلَهِ وَصَحْبِهِ

فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ :

صلاة نمبر ۲۶

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ کاملہ اور سلام تمام بھیجے ہمارے
آقا محمد ﷺ پر جس صلاۃ کی بدولت مشکلات حل ہو جائیں، مصیبتیں ختم اور
گھٹن دفع ہو جائے، حاجات پوری ہوں، جائز مقاصد کا حصول ہو، ہر کام کا
انجام من پسند طریقہ پر ہو۔ اور رحمت کا بادل ”ان کے نورانی چہرے کے صدقے
میں“ ہم پر برس برس کر ہمیں آسودگی و سیرابی بخشنے اور صلاۃ نازل ہو آپ ان کے
آل و اصحاب پر ہر لمحہ ہر سانس میں اتنی تعداد میں جو آپ کے علم میں ہو۔

فوائد

شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اس صلاۃ تفریحیہ کو امام قسطلی سے "خزینۃ الاسرار" میں نقل کرتے ہوئے ترغیبی طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس بار، یا سو بار، یا اس سے زیادہ اس صلاۃ کی مداومت کرے گا التبتل شاذ و عم نوالہ اس کی مشکلوں کا حل فرمادے گا۔ تکلیفیں اور نقصانات دفع ہو جائیں گے۔ حصول مقاصد میں سہولت ہوگی۔ قدر و منزلت بڑھے گی۔ رزق میں وسعت ہوگی۔ حالتیں دن بدن اچھی ہوتی جائیں گی۔ خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے۔ خلق خدا کے دلوں میں اس کی محبت جائے گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو کچھ درخواست کریں گے عطا کیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ مداومت کریں۔

یہ درود شریف اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک عظیم خزانہ ہے۔ بلکہ خزانہ الہی کی کنجی ہے۔ اس درود شریف کا نام "صلاۃ تفریحیہ" "صلاۃ قرطبیہ" ہے۔ اہل مغرب اس کو "صلاۃ ناریہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اہل مغرب کی عادت ہے کہ جب وہ لوگ کسی مقصد کے حصول، یا کسی خوف و خطر کے دفع کا ارادہ کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ جمع ہو کر، ایک ہی مجلس میں اس "صلاۃ ناریہ" کو چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھتے ہیں اور ہمیشہ یہ نتیجہ نکلا کہ سرعت سے مطلوب کی حصولی ہوتی ہے۔

شیخ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے اس "صلاۃ ناریہ" تفریحیہ کی اجازت میرے شیخ کامل حضرت محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جبل البوقیس پر عطا فرمائی ہے۔

مزید فرماتے ہیں اگر اس کو کم سے کم روزانہ گیارہ بار پڑھنے کی عادت و مداومت کرے گا تو وعدہ الہی کے مطابق ”وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔

اگر اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ بار کی مداومت کرے گا تو اس پر اسرار الہی کے انکشاف کا آغاز ہوگا۔ اور جس شے کو ملاحظہ کرنا چاہے دیکھ پائے گا۔ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار چار سو چالیس کے عدد کو سببِ تاثیر میں اکسیر قرار دیا ہے۔

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جس شخص کو روزانہ ہزار بار ”صلاة تفریحیہ“ کے ورد کی مداومت کی توفیق ہوگی وہ ضرور اس حدیثِ رسول پاک کا مصداق بنے گا۔ ”مَالَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ مِمَّا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ“ یعنی وہ کچھ عطا و عنایت ہوگی جس کی صفت بیان کرنے سے لوگ قاصر ہوں گے اور وہ عطا و بخشش ایسی ہوگی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کا دل تصور کر سکا۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صلاة الكبرى لسيدنا عبد القادر جيلاني)

②٤ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكْرِمًا عَلَى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَتَرْجَمَانَ لِسَانِ

الْقَدَمِ وَمَنْبِجِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ صَاحِبِ
الْهِمْرِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُومِ الدُّنْيَا

﴿صَلَاةُ نَمْبِرِ﴾

ترجمہ: — اے ذات باری تعالیٰ! صلوات وسلام اور برکتیں و رحمتیں
نازل فرما ہمارے آقا سرتاجِ دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جس کی ہستی جو دو کرم
کامعدن ہے اور تیری ذات قدیم کی زبان کا ترجمان ہے، علم و علم و حکمت کا منبع
ہے تو ہی آسمانی رفتار و واقعات کا جاننے والا ہے اور آپ کو علومِ لدنیہ کا
بخشنے والا ہے۔ اور علومِ دنیا کا مالک ہے۔

الْمُصَلَّةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُونَ

②۸ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِجَرِّ

أَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ أَسْرَارِكَ وَرَوْحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الَّذِينَ

الْفَاخِرَةِ وَالْعَبْقَةِ النَّافِحَةِ لَوْلَا الْمَوْجُودَاتِ وَحَاءِ الْحَمَاتِ

وَجِيمِ الدَّرَجَاتِ وَسِيرِ السَّعَادَاتِ وَنَوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَافِ

الْكَمَالِ وَمِنْشَاءِ الْإِزْلِيَّاتِ وَخَمِّ الْإِيدِيَّاتِ الْمَشْغُولِ بِكَ

عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمَشَاهِدِ كَلِمَاتِ
الْمُسْتَقِيِّ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ الْعَالِمِ بِالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ الْخَيْرِ وَأَصْحَابِهِ الْإِبْرَارِ

﴿ صَلاة نمبر ۲۸ ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقا اور ہمارے
نبی محمد ﷺ پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں۔ اور تیرے بھیدوں کا گھر ہیں
جو تیرے نیک بندوں کی روحوں کی خوشبو ہیں، انمول موتی ہیں، سراپا ناز و مشک
سے بڑھ کر معطر ہیں۔ موجودات کا ہیرا ہیں، رمتوں کا حاکم ہیں، درجات کی جیم ہیں،
سعادت و نیک بختیوں کا سین ہیں، عنایتوں کا عین ہیں، کمالات کا کاف
ہیں، دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر جو تیرے ذکر میں مشغول ہیں، مشاہدات کے ثمرات سے
آسودہ ہونے والے اور قدسی بھیدوں سے سیراب کیے جانے والے ہیں، ہمارے سردار،
ہمارے والی محمد ﷺ پر درود ہو، اور ان کے برگزیدہ آل پر اور پرہیزگار
اصحاب پر صلاۃ و سلام جاری رہے۔

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُونَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ (۲۹)

وَرَسُولِكَ صَلَاةً مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا أَمَرْت
 أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بیچ محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے، خاص نبی اور خاص رسول ہیں۔ ایسی صلاۃ جو برکت اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ جس طرح آپ نے ہمیں ان پر صلاۃ و سلام کا حکم فرمایا ہے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

حضرت محبوب بجان، غوث صمدانی، قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی ”صلاۃ کبریٰ“ میں سے تین صلوات منتخب کر کے جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہو، عاشقان سرور کائنات اور فریفتگان صلوات سید السادات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ان کے مناقب اشہار سے بے نیاز ہیں۔ لہذا ان درودوں کے فضائل بیان کرنے سے بندہ اپنے آپ کو معذور و مجبور یقین کرتا ہے۔

الصَّلَاةُ التَّلَاوُنُ

﴿۳۰﴾ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَفْعَلُ بِمَا
أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

﴿صلاة نمبر ۳۰﴾

ترجمہ: — اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حق دار ہے اور صلاۃ بے غایت و سلام بے نہایت ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس حیثیت کی صلاۃ جس کی فرستادگی کا اہل صرف تو ہی ہے اور ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیری شایان شان ہو کیونکہ بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا مالک ہے

الصَّلَاةُ الْعَادِيَّةُ وَالثَّلَاوُنُ

﴿۳۱﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ
وَعَدِّ مَعْلُومَاتِكَ وَمِلْءْ أَرْضِكَ وَسَمَاوَاتِكَ ۝

﴿صلاة نمبر ۳۱﴾

ترجمہ: — اے خالق کائنات! حضرت محمد محبوب کل صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ پر صلاۃ بھیجے ایسی صلاۃ جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد و حساب ہو بلکہ طبقات زمین اور طبقات آسمان معمور ہو جانے تک ان پر درود و صلاۃ مرحمت

فرمانی جائے۔

فضائل

حضرت ابن عبداللہ الموصی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسولِ اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا صلوات کا ورد فرمائیں۔

الصَّلَاةُ الشَّائِنَةُ وَالشَّلَاوَةُ

③۲ جَزَى اللَّهُ عَنَّا مَحْمَدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

صلوة نمبر ۳۲

ترجمہ: — رحمتوں کے تودے (ڈھیر، انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا کو اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کہ وہ مستحق اور اہل ہیں۔

فضائل

حضرت حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشرف الموجودات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے، ثواب لکھنے والے ستر فرشتے سو دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تم تک جاتے ہیں۔

اس صلاۃ مبارکہ کو حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”عہود کبریٰ“ میں رقم کیا ہے۔ پھر مزید فرمایا ہے کہ یہ درود شریف میرے اورد میں سے ہے اور میں صبح و شام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَالثَّلَاوُونَ

صلاة الاكبريه

③ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تَقْبَلُ بِهَا دُعَائِي وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِي وَعَلَى
إِلِهِ الْشُّهُورِ وَالْعُرْفَانِ، وَأَصْحَابِهِ أَصْحَابِ
الذُّوقِ وَالْوَجْدَانِ، مَا انْتَشَرَتْ طَرَّةُ الْإِنْفَانِ
وَأَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِينِ الْعِيَانِ أَمِينِ ۳ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

﴿ صلاة نمبر ۳۳ ﴾

ترجمہ: — اے منعم حقیقی! صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلوات اللہ علیہ وسلم

پر ایسی صلاۃ جن کی بدولت ہماری نالائق دعائیں قبولیت کا درجہ پاسکیں، ہماری

تمنائیں پوری ہوں اور درود ہو ان کی آل پر جو صاحبِ مشاہدہ و عرفان ہیں، اور درود ہو ان کے اصحابِ کرام پر جو صاحبِ ذوق و وجدان ہیں اور جن سے دانشمندی میں رونق آگئی ہے، اور عقلمندوں کی پیشانی چمکی ہے۔ اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما۔ اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفوں کا مستحق پروردگارِ عالم اللہ جل شانہ و عم نوالہ ہی ہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالشَّلَاةُ

۳۴) اللَّهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ

اجْمَعْنِي بِهِ وَعَلَيْهِ وَفِيهِ

صلاة نمبر ۳۴

ترجمہ: — اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن میں جس دن میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے یعنی ”قیامت کا دن“ مجھے ملاقات نصیب فرما محمد ﷺ کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالشَّلَاةُ

۳۵) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوَّارِ مِنَ الْأَعْظَمِ

صَاحِبِ الْكَوْنِ الْمُطَّلَسِمِ وَالْغَيْثِ الْمُطَطَّرِ وَالْكَمَالِ
 الْمَكْتَمِ لِهَيْئَةِ الْجَمَالِ وَنَاسُوتِ الْوَصَالِ وَطَلْعَةِ
 الْحَقِّ هَوِيَّتِ أَنْسَانَ فِي صِفَاتِ نَشْرٍ مَنْ لَمْ يَزَلْ مَنْ
 أَخْضَعَتْ نَوَاسِيَّتَ الْفِرْقِ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ فَصَلِّ
 اللَّهُمَّ رَبِّهِ مِنْدُفِيهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

﴿ ۳۵ ﴾ صَلَاة نَمْبَر ﴿ ۳۵ ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر جو
 ہدایت کے نورِ اعظم ہیں، خزینہ اسرارِ اطاعت ہیں، باعثِ بارانِ رحمت و برکت
 ہیں اور کئی کمالِ مخفی کے مالک ہیں۔ جمالِ لاہوتی کے منظر اور وصالِ ناسوتی کے
 درجے پر فائز ہیں۔ انسانی شکل میں حقانیت کے منظر ہیں، ازل سے خدائے لم یزل
 کی صدائے حق پھیلانے والے ہیں، جنہوں نے لوگوں کی پیشانیوں کو حق کی سمت
 جھکا دیا۔ پس صلاۃ بھیجے اے میرے اللہ پاک، اس کی طرف، ان پر اور ان میں
 اور سلامتی پر سلامتی ان پر ہو۔

﴿ ۳۶ ﴾ فضائل ﴿ ۳۶ ﴾

یہ تینوں صلوات امام العارفین، خاتمہ اولیاء و محققین شیخ اکبر حضرت
 محی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب "الفتوحات المکیۃ" کے ہیں۔ اور ان درودوں کا

نام "صلاة الاكبرية" ہے۔

حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر کے الفاظ اس درود شریف میں "نور الاکرم وکنز مطلسم" سے مراد وہ حدیث قدسی ہے۔

جو بغیر واسطہ جبرئیل علیہ السلام خود باری تعالیٰ نے بذات خود اپنے محبوب آقائے برسر

ﷺ سے سرگوشی میں فرمایا ہے کہ "كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا لَمْ أَعْرِفْ

فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ

فَبِي عَرَفُونِي

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میری ذات ایک کنز مخفی تھی جسے کسی نے نہ پہچانا،

پس مجھے اپنا ظہور پسند آیا تو میں نے ایک خاص مخلوق "ذات محمدی" کو پیدا کیا۔

اور اس کی بدولت اپنی پہچان اور شناخت کا نشان بتایا۔ "فبی" کے اندر ایک

راز پوشیدہ ہے۔ عربی حروف کے عدد جمل یعنی ا ب ج د کے حساب سے "محمد" کے

عدد ۹۲ ہے اور "فبی" کا عدد جمل بھی ۹۲ ہے تو قول الہی "بی عرفونی" کا

یہ مطلب ہوا کہ "فبم محمد عرفونی" یعنی واسطہ محمد وسیلہ احمد

ﷺ کی بدولت لوگوں نے میری شناخت اور نشان پایا۔ اگر محمد

ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو میری ذات لاشریک کا علم انسانوں کو نہ ہوتا، تو

نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے اپنے ظہور کے لیے نورانی آئینہ محمدی کو بنایا تاکہ میری قدرت کا

عکس آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے بندے دیکھ لیں لہذا اللہ جل شانہ

فرماتے ہیں "وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" جس نے رسول کی

اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضرت سرور موجودات کا فرمان ہے "من

رَأَيْتُ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ" جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا۔ جس نے
میری مانی اُس نے رب کی مان لی۔ اب عددِ جمل پر غور کیجئے :-

محمد

۸۰ =	ف	۴۰ =	م
۲ =	ب	۸ =	ح
۱۰ =	ی	۴۰ =	م
		۲ =	د
۹۲		۹۲	

أَبْحَدُ هَوَزُ حُطَى كَلِمَنْ سَعْفَمَنْ قَرَشَتْ
۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
تَحَدُ ضَطَّغُ
۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰

لیکن حقیقت محمدیؐ سے کما حقہ آشنا ہونا ناممکن ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
نے ان کو پاند جیسا دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سورج کے مانند پایا اور علی کرم اللہ وجہہ
نے شیر جیسا دیکھا اپنی اپنی طرز و حیثیت اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق پایا۔
پھر ازلی حرمانِ نصیبی سے ابو جہل، ابو لہب وغیرہ نے دیکھا ہی نہیں۔ اسے
کس طرح دیکھ پائے جس پر تاؤ مطلق نے منزل اور مڈمڈ کی چادروں سے لپیٹ رکھا ہے
۵ برائے دیدن تو چشمِ دیگرم باید

کہ ایں چشمے کہ من دارم جالت را نمی یابد

۵ عاشقِ حُسنِ خود است آں بینظیر : حُسنِ خود را خود تماشا می کند
۵ حُسنِ ہے میرے سامنے، حُسنِ کے ماسوا نہیں
عشق میں مبتلا ہوں میں، کفر میں مبتلا نہیں

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرض موت میں فرماتے تھے کہ "أَنَا مِنْ
وَرَاءِ عُقُولِكُمْ فَلَا تَقْيِسُونِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا تَقْيِسُوا أَحَدًا عَلَيَّ"
میں تم لوگوں کی عقل و فہم سے بعید ہوں، مجھے کسی دوسرے پر قیاس نہ کرو اور
کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اگر یہ حال حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ کا ہے
تو سرور کائنات، سید السادات کا بیان کوئی کرے بھی تو کیسے کرے۔

محمد ﷺ کی تطہیر سے قبل کعبہ توبت خانہ تھا۔ کعبہ کو قبلہ دنیا اور
بیت اللہ کا لقب ملا تو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے، آسمان ملا، زمین
مٹی، سورج، چاند اور ستارے ملے تو محمدؐ کی وجود سے پانی ملا، ہوا اور آگ مٹی تو محمدؐ کی
برکت سے، یثرب کو مدینہ النبی، طابہ اور طیبہ کا لقب ملا تو حضورؐ کے صدقے میں،
بیت المقدس مقدس بنا تو رسول اللہؐ کے دم قدم سے۔ حج، طواف، عمرہ، منیٰ، مزدلفہ
اور عرفات ملے تو رسول خداؐ کی رحمت سے، مسجد، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو
فیض محبوب الہیؐ سے، اذان، تکبیر، نماز، رکوع، سجدے اور قعدے ملے تو آمنہ
کے لال کے وجود باوجود سے، جنت، دوزخ، صراط، حوض اور میزان کی خبر مٹی تو
سرور عالم کی زبان سے۔ جمعہ، عیدین، خطبے، برأت اور قدر کی راتیں تسبیح و احرام
ملا تو فخر موجوداتؐ کی وجہ سے۔ سدرہ، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ملائکہ کی داستانیں
سنیں تو فخر کائناتؐ کے فہم مبارک سے۔ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو روح مٹی
تو محمد عربیؐ کی خاطر۔ غرض تم کو مولا کے کل و رب دو جہاں کا نشان بتایا تو یتیم انی طالب
نے اور بالآخر تم کو خدا ملا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت و برکت سے تو جس پر خدا تعالیٰ
نے اپنی خدائی گونشا کر دیا اور "لولاک" کا لقب عطا کیا۔ اس کو بقدر خشیت و قابلیت

تھوڑی سی شناختگی کے لیے صلوات بھیجئے سے دریغ کرو گے تو دنیا و آخرت میں ناکام رہو گے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کا فرمان قدیم ہے کہ جو میرے محبوب کے جمال و جلال کو اس دنیا میں تھوڑا بھی نہ دیکھو پایا تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہ جائے گا۔

”مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ“
جو حق کی شناخت سے یہاں بیگانہ رہے گا وہ کل کی ابدی زندگی میں بھی نابینا کے مانند بھٹکتا پھرے گا۔

ان کے ہر حکم پر مٹ جائے ❖ ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا ❖ ایسے پیارے سے محبت کیجئے
من رآنی وتدر الحق جو کہے ❖ کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے
آپ سلطان جہاں، ہم بے نوا ❖ یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے

درود ثانی ”اللَّهُمَّ يَا جَامِعُ النَّاسِ الْخ“ حضرت خضر علیہ السلام نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کو ورد کرنے کے لیے عطا کیا تھا جس کی بدولت دولت دیدار سید کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نصیت ہوا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس درود کی تلقین فرمائی اس صلاۃ کے ورد سے ان کی تمنائیں پوری ہوئیں۔ اور ذاتِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی دولت خواب میں ملی۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالْثَلَاثُونَ

③۶ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي إِطَاعَتِهَا

طِبُّ الْقُلُوبِ وَدَوَائُهَا وَعَافِيَةُ الْبَدَانِ وَشِفَائُهَا
وَنُورُ الْبَصَارِ وَضِيَاءُهَا وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صلوة نمبر ۳۶

ترجمہ: — اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی اطاعت دلوں کے لیے سکون و علاج ہے اور جسموں کے لیے عافیت و شفا ہے اور آنکھوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر سلام ہو۔

فضائل

اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب و جگر شبہات، متردات اور شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات سے دُور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد آلودگی جرم و خطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی کہ اسرار قدرت الہی و جلوہ رفعتِ محمدی دیکھنے اور تحمل کر سکنے کی نوبت آئیگی۔ تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ ”طبِ نبوی“ ہے اس کے درد سے دلوں کی بیماریاں آرام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات و بلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی و تنومندی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی جلن و سوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

الصلوة السابعة والثلاثون

۳۷ اللَّهُ رَبُّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبُّ الْمَشْعَرِ

الْحَرَامِ وَرَبُّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَرَبُّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ

وَرَبُّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

مِنَّا السَّلَامُ

صلوة نمبر ۳۷

ترجمہ: — اے خالقِ دو جہاں! اے مالکِ حِلِّ و حرام، اے مالکِ مشعرِ حرام، اے مالکِ شہرِ حرام، اے رکن و مقامِ ابراہیم کے مالک، اے بیتِ الحرام کے مالک، براہِ کرم ہماری طرف سے ہمارے آقا و والی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمارا سلام پہنچا دیجئے۔

فحوائض

زیارتِ خانہ کعبہ سے مشرف ہونے کے لئے یہ صلاۃ کی کثرت اکثر ممدُ معاون ثابت ہوتی ہے۔ سفر بیت اللہ کا دل میں ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر مسببِ الاسباب کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ سفر حج و زیارتِ رسول کی یافتگی شہل ہو جاتی ہے۔ کم از کم دیدارِ کعبۃ اللہ اور نظارہٴ روضہٴ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ہو ہی جاتا ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالشَّلَاوَةُ

۳۸) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَلَى قَلْبٍ رَحِيْبٍ فِيهَا

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی محبت جس قدر ان سے ہے۔ اسی اندازہ کے موافق صلاۃ بھیجئے۔

الصَّلَاةُ الثَّاسِيَةُ وَالشَّلَاوَةُ

۳۹) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَلَى مَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

الصَّلَاةُ الرَّبْعُونَ

۴۰. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ ذَا بَعَثْتَهُ
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ إِذْ تَجَلَّى
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَابًا نَرَكِيًّا
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَرْضِيًّا
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ كَانَ فِي الْهَدْيِ صَبِيًّا

صلاة نمبر ۴۰

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں جب
 اندھیرے کا پردہ گر جائے۔ اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پر دن میں جب روشنی پھیل جائے۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پر رحمتیں بھیج۔ عرصہ دنیا اور عرصہ آخرت بھر۔ اور درود بھیج آقا پر پاکیزہ جوانی کی مدت
 میں اور درود بھیج آقا کے دو عالم پر ادریس پرین کی عمر کے عرصہ میں اور صلاۃ ہوں آقا کے
 دو جہاں پر اس وقت سے جبکہ وہ جہولے میں بچے کی صورت میں تھے۔

الصَّلَاةُ الْحَادِيثَةُ وَالْأَرْبَعُونَ

۴۱) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مَلِكِ السَّمَوَاتِ وَمَلِكِ الْأَرْضِ وَمَلِكِ مَا شِئْتَ

مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ ۴۱﴾

ترجمہ: — اے اللہ! درود بھیجے ہمارے آقا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم پر اس قدر کہ تمام طبقاتِ آسمان بھر جائیں اور تمام طبقاتِ زمین تحت الشریٰ تک معمور ہو جائیں اس کے بعد آپ جتنا بھرنا چاہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَّةُ وَالْأَرْبَعُونَ

۴۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مِنْ تَهَامَةٍ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالْإِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيعِ

لِأَهْلِ الذُّنُوبِ فِي عُرْصَاتِ الْقِيَامَةِ

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ ۴۲﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مکہ المکرمہ

سے مبعوث ہونے ہیں۔ جو یہ کھیلانی اور نیکی اور استقامت کا حکم فرمانے والے ہیں اور جو قیامت کے میدانوں میں خطا کاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَاللَّابِعُونَ

۴۳) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً

كَأُمَّةٍ مُتَّصِلَةٍ تَتَوَالَى وَتَدُورُ

﴿صَلَاةٌ نَمْبِرُ﴾

ترجمہ: اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسی صلاۃ

بھیجئے جو ہمیشہ لگاتار اور متصل رہے اور ہمیشہ پے درپے جاری رہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَاللَّابِعُونَ

۴۴) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ

قُطْبُ الْجَلَالَةِ وَشَمْسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْهَادِي

مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجَهَنَّمِ وَعَلَى

اللَّهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صلوة نمبر ۲۴

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بزرگی و جلالت کا قطب ہیں اور نبوت و رسالت کا آفتاب ہیں اور جو گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت دکھانے والے ہیں اور جہالت سے بچانے والے ہیں۔

الصلوة الخامسة والاربعون

(۲۵) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أَسْرَقَتْ
بِنُورِ الظُّلْمِ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّيَادَةِ وَالرَّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ
اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْمَخْصُوصِ جِوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ
الْحِكْمِ وَأَنْشَقَّ لَهُ الْقَدْرُ وَكَلِمَةُ الْحَجْرِ وَأَقْرَبَ رِسَالَتِهِ
وَحَمَمَتِهِ ————— (الحزب اللعظم صفحہ ۳۱۲)

صلوة نمبر ۲۵

ترجمہ: — اے الہ العالمین ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی بے حد و حساب رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے تمام اندھیرے روشن و منور ہو گئے جنہیں لوح و قلم پیدا کرنے سے بھی پہلے آپ نے سرداری اور رسالت

کے لیے پسند فرمایا تھا۔ جو آپ کی تمام مخلوقات میں خاص ترین علمتوں اور مع ترین کلمات کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے اور جن کے لیے چاند شق ہو گیا اور جن سے پتھروں نے بات کی اور انکی رسالت کا اقرار کر کے پتھر بھیر خاموش ہو گئے۔

الصَّلَاةُ الْمَفَاتِيحُ الْخَزَائِنِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَانْعَمِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سَيِّدِ الْقَاسِمِينَ وَمَحْبُوبِ صَاحِبِ مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! صلاۃ و سلام و رحمتیں و برکتیں نچھا اور کھجئے، ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نعمتِ دنیوی و اخروی بانٹنے والوں کے سردار ہیں اور جو آسمانوں اور زمینوں کے خزانوں کی کنجیوں کے مالک کے محبوب ہیں۔ اور ان کے آل و ازواج و اصحاب پر صلاۃ و سلام ہو۔

﴿ خُصُوصِي سِرِّ فِرَازِي ﴾

اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے اس درود پاک کو میرے دل پر القاف فرما کر مجھنا چیز کی زبان سے جاری فرمایا ہے۔ بندہ اس درود میں لذت پاتا ہے امید ہے کہ ورد کرنے والے بھی انعامات ربانی سے سرفراز ہوں گے۔

(حَبِيبُ الْبَشَرِيَّةِ)

الْأُمِّيَّةُ

قوله تعالى "الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ"

پ ۹ سورۃ اعراف

اس مبارک لفظ "امی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لیے لغتِ عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔	أُمُّ الدِّمَاغِ
بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف	أُمُّ الرَّاسِ
مہانداری کی ماں یعنی آگ	أُمُّ الْقُرَى
کیونکہ آگ کے بغیر مہانوں کی خاطر تواضع نہیں ہو سکتی۔	أُمُّ الْقُرَى
اصل اشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر۔	الْأُمُّ
ماں کی صفت ماں کی مامتا	الْأُمِّيَّةُ
عربی میں "مامتا" کو اُمِّيَّة اور اُمُوْمَةٌ کہا جاتا ہے۔	

چونکہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں اس لیے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اس لفظ "امی" سے پہچان دلوا یا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو

پہاری خدا کی خدائی عالم وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر ”محمد“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے یا اطہارِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور الہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا زور دیکر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو نبیِ الٰہیؐ کا دونوں لفظ حضورؐ استعمال کیا کرو۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصل مخلوقات و جوہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ تمام انبیاء، ملائکہ، اولیاء، سہرچ، چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی روح میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت، طاقت اور لطافت بلکہ ہر شئی کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے ”امی“ کی تشریحی عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لیے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

”وصف نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالأمیۃ۔ کان علیہ الصلاة والسلام أمیا بان کان قبل الکلون فی بحر الوصلۃ ومہد القریۃ شرب البان النبوة والرسالة والاصطفائیۃ من تری مرتبة خاصة الازل کان أمیا کالولد العزیز فی حجر أمہ لایجرى علیہ ما یؤذیه کان فی حجر الازل رباه بطفہ ونور شاہدہ واسرہ مقدسانی وقایۃ کرمہ عن المکر والقہر الاتری کیف قال علیہ السلام ”اللہم اقیۃ لواقیۃ الولید“ وصفہ تقدس رسالۃہ ولطف نبویۃ عن جمع علیہ الاکتساف تملق من فلق شرف العنایۃ بکلمات الازلیۃ بلا واسطۃ الحدیث لایلیقت الی علم المکتسب من الحدیث استغراقہ فی بحار علوم الرحمان۔“

قال ابن عطار رضی اللہ عنہ الامی ہوالاعلیٰ قال اعجمیا عماد ونا عن البناء، وبما نزل غیبین کلامنا وحقایقنا۔ وقال الامی من لم یعلم من الدنیا شیئا ولا من الآخرة الا ما علمتہ ربتہ حالتہ مع اللہ حالہ وامدہ وہی الطہارۃ بالافتقار الیہ والاستغناء عن سواہ“

ترجمہ :- اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اُمیت یعنی ماں کی مامت سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے اگر ان کی مامت نبیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی کی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بننا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن سکتا جب تک ان کی مامت انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لیے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعیٹ فرمائیے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

”سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اے جابر! اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور ”نورِ محمّدی“ سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا، اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقامِ قرب میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا پھر اس نور کو چار حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ محبت میں بارہ برس حاضر رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم، دوسرے حصہ سے لوح، تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ خوف میں بارہ ہزار برس قائم رکھا۔ بعد اس کا بھی چار حصہ فرمائے ایک حصہ سے فرشتے، دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصے سے

ستاروں کو پیدا فرمایا۔ پھر جو تھے حصہ کو مقام رجا (مقام امتیاد) میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں بانٹا۔ پہلے حصہ سے عقل کو دوسرے حصہ سے علم اور علم کو، تیسرے حصہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصہ کو مقام حیا میں بارہ برس ترتیب دی۔ اس کے بعد اس حصہ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال و جمال الہی سے پسینے لگا۔ اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی رُوحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی رُوحیں سانس لینے لگیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے ولیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مومنوں کی رُوحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر سمجھ لے! کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ کربوبین اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں ہیں سب میرے نور سے ہیں۔ عقل، علم، علم، عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی رُوحیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین کی رُوحیں میرے نور سے ہیں نہیں نہیں، بلکہ میرے نور کے نتیجے اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ ان کی رُوحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد، اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ نورانی پردے قائم فرمائے اور میرے نور کو ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لیے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقامات عبودیت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

★ حجاب کرامت ★ حجاب سعادت ★ حجاب بہتیت ★ حجاب حرمت

حجابِ رافت ★ حجابِ علم ★ حجابِ حلم ★ حجابِ خندار ★ حجابِ سکینہ (اطمینان)
 ★ حجابِ ضمیر ★ حجابِ صدق ★ حجابِ یقین۔

میرا وہ نور ہر پردے میں ہزار برس اللہ کی عبادت بجالایا جب میرا وہ نور ان
 تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم کی مٹی میں
 مجھے سوار کرایا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی اس کے بعد حضرت
 شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کر دیا گیا پھر اسی طرح پیشانی یہ پیشانی نقل ہوتے
 ہوئے عبد اللہ بن عبد المطلب کی پیشانی سے میری ماں، میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا
 پھر مجھے دنیا میں سید المرسلین، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین کا ظاہر فرمایا۔
 اے جابر! اسی شکل و صورت میں تیرے نبی کی آغاز تخلیق ہوئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آمنہ کو "اُمّی" کے لفظ سے یاد فرمایا
 جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ
 نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "مُحْتِ عَرَبِي" صلی اللہ علیہ وسلم ہے
 لفظ "اُمّی" کا معنی "ٹھکانا" پناہ کی جگہ اور "جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے
 ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کی صفت اُمّی اس لیے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خدا کی
 پوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لفظ "کن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحر وصال عیسیٰ
 "ملن کے سمندر" میں تھا یعنی اللہ جل پاک سے جدا نہ تھا۔ اور قربت و نزدیکی کے جھولے
 میں جھولتے رہے اور شراب نبوت اور رسالت کا دودھ پیتے رہے۔ خاص ازل کے
 بستان سے برگزیدگی کا دودھ نوش فرمایا۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس
 طرح پیایا، لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں

ہو سکتی وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی اور مشاہدہ الہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مقدس بن کر ہر مکرو فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعائیں فرماتے تھے ”اللّٰهُمَّ وَاٰقِيَةَ لُوَاٰقِيَةِ الْوَالِدِ“ اے اللہ مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی۔ اور ان کی نبوت کو ہر قسم کی دھندلا پن اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالا خانہ کی روشندان سے ازلی کلمات برسائے کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اور اپنے محبوب کو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگا کر علم الاولین و آخرین کا حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّی کے معنی اعمیٰ یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذات الہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔ غیر خدا سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے اُمّی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود خدا نے تعلیم دی ہے۔

اس لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ ”اَدَسْنِي رَبِّي فَاحْسِنْ تَادِيْبِي“ مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اللہ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے جیسی وہ اپنے طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ کے ساتھ

ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کل سے بے نیاز ہے اسی طرح محبوب خدا، خدا کے سوا کل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالق نور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور خالق ہیں۔ بے نیاز مولیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ علیم و خبیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صاحب علم الاولین و آخرین ہیں۔ بیت المعمور کے مالک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیت اللہ کے کنوالات ہیں۔ مالک کل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مالک میدان حشر ہیں۔ خالق عرش کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرش کی زینت ہیں۔ رب العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحمۃ للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر ختم ہو جاتی ہے، حد بے حدی تک پہنچ کر سیدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خود بخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکه باعثِ کل، اصل موجودات اور جوہر مخلوقات ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہذا اللہ پاک نے ایک نازک اور لطیف لقب ”امی“ کا عنایت فرما کر دو جہاں پر ثابت کر دیا کہ ”جوہر“ صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب کیلئے ہے باقی سب ”عدم“ اور فنا کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزانِ گرامی! بڑا مشکل اور نازک مقام ہے، مجھ میں اتنی استطاعت کہاں؟ کہ نبی الہی کی کماحقہ تشریح کر سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور جذبہ حبیبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھامے چند سطریں پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

حبیب البشر خیرى - رنگون

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ يَا سَيِّدَ السُّبْحِ
مِنْ جِبَالِ الْمُنِيرَةِ نُورِ الْاَمْرِ

لَا يَكُنْ لَكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ حَقُّهُ

بَعْدَ اَنْ خُذَ بَرْكَتُكَ لِي مَخْتَصِرًا

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند
آپ ہی کے نورِ افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی
ایک زبان ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں!
اس (بے پناہ) داستانِ کویوں مُختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جسارتِ لالی یعنی تعارفِ خیری

از قلم (علامہ) حبیب البشر خیری زاد شرف

حضرت خالق باری نے بہر اظہارِ قدرتِ جبروتی و ماتحتِ مصلحتِ پیمانی، ملک برہما خطہ ارکان کے شہر ”اکیاب“ سے کچھ دور ایک گاؤں میں ۶ جون ۱۹۳۳ء کو بوقت صبح صادق اس دنیائے دُوں کا چہرہ زبوں دکھلایا۔

والد ماجد حضرت علامہ حفیظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ رام پور کے فارغ التحصیل جید عالم اور خوش الحان قاری تھے کہ انہیں ”طاؤس القراء“ کا خطاب ملا تھا۔ فقر و زہد اور صدق و توکل کا ایک جیسا جاگتا اعلیٰ نمونہ تھے۔

زندگی کے چوتھے سال اپنے زمیندار نانکے محترم ضلع کے رئیس اعظم، الحاج ابوالخیر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے گورنمنٹ اردو اسکول ”زینت الاسلام“ میں داخل کرادیا۔ چوتھی جماعت تک شانِ امتیازی سے کامیابی حاصل کی۔ بعدہ دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہونے لگا، اور تسلیم کر گئی۔

چونکہ نو عمری تھی اس لیے جاپانیوں کی بولی جلد زبان پر چڑھ گئی، اس افراتفری کے دور میں جاپانی بھی نظرِ کرم فرماتے رہے اور قسم قسم کی امداد بھی ملتی رہی۔ جاپانی زبان بولنا، لکھنا، پڑھنا، اپنے چند رشتہ دار اور ہمسیاروں کے ساتھ سیکھتا رہا اور ایک حد تک ترقی بھی کر لی۔ پھر جب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جاپان پسپا ہوا اور علاقہ پر سلطنتِ برطانیہ کا دوبارہ تسلط ہو گیا اور امن و امان کا دور دورہ ہوا تو مقامی ”دارالعلوم“ میں درسِ نظامی کے درجات میں داخل کر دیا گیا۔ چونکہ بفضلِ ایزدی ذہانت و ذکاوت میسر ہوئی تھی۔ لہذا جلد ہی مقامی

مدرسے امتیازی شان سے فارغ ہو کر مشرقی پاکستان میں جامعہ عالیہ ڈھاکہ کے درس نظامی کے درجہ "عالم" میں داخلہ نصیب ہوا۔ اسی ادارہ سے عالم، فاضل اور کابل (ممتاز المحدثین) کی سندیں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔

بعدہ "گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول چانگام" سے نویں اور دسویں جماعت یعنی "میٹرک" پاس کر کے "گورنمنٹ کالج چانگام" سے انٹرمیڈیٹ کی سند حاصل کی۔

مادرِ محترمہ کے اصرار پر وطن واپس آیا اور رنگون یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بی۔ اے (انگلش لئنگویج اینڈ لٹریچر) کی ڈگری حاصل کی۔

قادر مطلق نے یونیورسٹی سے سیدھا محراب و منبر پر لاکھڑا کیا۔ بقیہ تیس سالہ زندگی خدمتِ محراب و منبر اور درس و تدریس اور پند و موعظت پر قریب قریب گزر چکی ہے۔ اور گزر رہی ہے۔

بقول حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ سے

خاموش شو، خاموش شو، در عشق اوند ہوش شو

از حال خود بیخوش شو، باز آرزو نہ کر مامضیٰ

ترجمہ: خاموش ہی خاموش رہ، محبت میں اُس کی مدہوش رہ، اپنی حالت سے

بے گانہ بن جو کچھ گزر گیا اُس کے فکر سے پلٹ آ۔

اور حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ

آلِ مریمِ درد مند باید : تازہ رطبِ ترجمے را

زایماں اگر ت مراد امنست : در عزلت جوئے ایمنے را

بے تگہ چیت ؛ خانہ دل : در دل خود گیسر سائے را

خاموش کن و فنِ خاموشی گیر : بجز اولادِ تولاں پر فنی را

عبرہ: ۱۔ اگر تم حضرت مریم علیہا السلام کی مانند درد مند اور پریشان رہ سکو تو غیب سے

تازی کھجور کا رزق ملے گا۔

☆ — ایمان سے اگر تمہارا مقصد امن ہے تو تنہائی اور گمنامی کے دروازے کو ڈھونڈ لو، اور آفتبائے ارضی و سماوی سے محفوظ ہو جاؤ۔

☆ — دل کے گھر کو ماسوائے اللہ کے خالی کر دینے کا نام ہی یکسوئی و گمنامی ہے۔ اپنے دل میں صرف ایک (باقی رہنے والے) اللہ ہی کو بسالو۔

☆ — چپ رہو اور چپ رہنے کا ڈھنگ سیکھو، فن کاری کی ڈینگیں مارنے کی عادت کو نظر انداز کر دو۔

حبیب البشر خیری، رنگون

اضافہ از ناشر

یہ علامہ خیری کا کمال ہے کہ اپنی پیدائش، نشوونما، تعلیم و تعلم کا ذکر کس طرح چلتے چلاتے کیا ہے، حالانکہ دیدہ بینا رکھنے والے خوب جانتے ہیں اس اجمال کی تفصیل کو، اللہ اللہ کیا کسبِ نفسی ہے؟ جس واعظِ شیریں بیان اور خطیبِ دوراں نے محراب و منبر کو برسوں رونق بخشی اور نورِ خداوندی اور حُبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داستانوں کے ذریعہ ہائیے ہزار ہا بندگانِ خدا کو سچے ایمان سے متعارف کرایا، سینوں میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمعیں منور کر دیں، زبان میں اللہ نے وہ تاثیر بخشی اور دل میں وہ سوز نہاں دیا کہ اتفاقاً ایک دفعہ ہی خطبہ جمعہ سن کر ماہی بے آب ہو گیا۔ اتفاقی ملاقات نے وہ نقوش بکھیرے کہ مدامی تعلق پیدا ہو گیا۔ یہ محبت مادی نہ تھی بلکہ سچی اور روحانی تھی اس میں دنیا کے سود و زیاں کو قطعی دخل نہ تھا اس کی بنیادِ اخلاص، تعلق مع اللہ اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی چنانچہ مجموعہ ”درد و سلام“ مرتب فرمانے کی درخواست کی جس کا اظہار میں ”احوالِ واقعی“ میں کر چکا ہوں۔ آپ مطالعہ فرمائیں گے۔

وعظ و نصیحت اور تشنگانِ علوم دینی کی رات دن کی خدمات بھلا اتنی فرصت و

مہلت کہاں دیتی ہیں، تاہم ازراہِ برمِ آبِ آمادہ ہوئے اور یہ مجموعہ درود و سلام مرتب ہو گیا۔ یہ سب کچھ شرفِ فضلِ خداوندی کا اور فیضِ تقارحمتِ عالمِ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اللہم صلِّ وسلم علی حبیبک خیر البیت۔ پھر دنیائے روحانیت کا یہ کرشمہ دیکھا کہ جس طرح یہ مجموعہ بے مثال تھا اس کی ترتیب تدوین بھی خدا نے ایسے احسن طریقے پر انجام دلائی۔ فالحمد لله

اعین عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسے آنکھوں میں بسائیں، دل کی گہرائیوں میں اتار لیں اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کہ درود شریف کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ تین نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ ۳۰ دنیاوی حاجات پوری ہوتی ہیں اور ۷۰ آخرت میں عطا فرمائے جانے کے لیے محفوظ ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ میرے دل کی عاجزانہ دلی کیفیت کو ابوالمجدد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اخبار الاخیار" کے آخری مضمون "مناجات بہ درگاہِ قاضی الحاجات" باب کے صفحہ ۶۲۲ میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فسادِ نیت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ حقیر و فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذاتِ پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت "شاندار" ہے اور وہ یہ ہے کہ مجسّم میلاد کے موقع پر "میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں" اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر "درود و سلام" بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلادِ مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے چکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی "درود و سلام" پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔"

خدا کرے ہم سب بھی شب و روز "درود و سلام" کا ورد کر کے کونین کی کامیابیوں اور دنیا کی سرفرازیوں سے ہم کنار ہو جائیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

امین
کیپٹن عبدالستار احمد پراگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفرائض

فصل فی

ارکے گا اللہ تعالیٰ پر سو وہی کافی ہے



